سُلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر کا

نعتیہ کلام

جبلِ نور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

سُلطان الواعظین مولانا ابُوالنور محمد بشیر کا نعتیہ کلام

جَبَلِ نُور

جس میں

سُلطان الواعظین کے والدِ گرامی حضرت فقیہہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ کلام
سُلطان الواعظین کے فرزند عطاء المصطفٰے جمیل کی چند نعتیں اور
اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے چند نعتیہ اَشعار
کی تشریح بھی شامل ہے

ناشر
فرید بُک سٹال
اُردو بازار ـــــــــــ لاہور

marfat.com

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب: ——— جبلِ نور
مصنف: ——— سلطان الواعظین ابوالنور محمد بشیر
صفحات: ——— ۳۰۴
کتابت: ——— دارالکتابت حضرت کیلیانوالہ (گوجرانوالہ)
ایڈیشن: ——— بار اوّل فروری ۱۹۹۶ء
قیمت: ——— -/۶۹ روپے
ناشر: ——— فرید بک سٹال اُردو بازار، لاہور

marfat.com

فہرست

پہلی نظر ——— صفحہ ۵

سلطان الواعظین کا کلام ——— ۱۰ تا ۹۶

تضمینات ——— ۹۷ تا ۱۱۴

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ——— ۱۱۵ تا ۱۳۵

متفرقات ——— ۱۳۶ تا ۱۶۵

بزبانِ پنجابی ——— ۱۶۶ تا ۱۹۶

صاحبزادہ عطاء المصطفےٰ جمیل کی چند نعتیں ——— ۱۹۷ تا ۲۱۶

لمعات

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے چند نعتیہ اشعار کی تشریح ۲۱۷ تا ۲۷۳

تبرکات

فقیہہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹلوی کا کلام

۲۷۴ تا ۳۰۳

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

پہلی نظر

آجکل بعض گستاخ نعت گوئی ونعت خوانی کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ ـــــ شاید وہ نہیں جانتے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں جملہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ بھی حضور کی نعت ہے۔ کلمہ طیبہ میں کیا ہے؟ یہی نا! کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ آپ کے وصفِ رسالت کا ذکر ہے۔ اور ہماری نعتوں میں کیا ہوتا ہے؟ یہی تو کہ حضور کا ذکر کرکے آپ کے اوصاف وکمالات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اگر ہماری نعتیں بدعت ہیں تو پھر کلمہ پڑھنا بھی بدعت قرار دینا پڑے گا۔ اس لیے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہہ کر حضور کی نعت پڑھ دی گئی۔ اگر یہ کہا جائے کہ نعت میں ردیف وقافیہ کا وجود موجبِ بدعت ہے۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ اوّل تو کلمہ طیّبہ کے دونوں جملوں کو ہی دیکھ لیجئے۔ دونوں میں ردیف "اللّٰہ" ہے یونہی قرآن مجید کے اسلوب کلام کو بھی دیکھ لیجئے۔ بالعموم آیات ہم قافیہ الفاظ پر ختم ہوتی ہیں۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ میں تَضْلِیْل۔ اَبَابِیْل۔ سِجِّیْل۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ میں وَانْحَرْ اور اَبْتَرُ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ میں صَمَدُ اور یُوْلَدْ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں "وَسْوَاسْ" "خَنَّاسْ" اور سورۃ رحمٰن کو آخر تک پڑھیئے تو فَبِاَیِّ آلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن کی مقدس تکرار کے ساتھ ساتھ ہم قافیہ الفاظ پر اختتامِ آیات فصاحت و بلاغت میں چار چاند لگا کر کیا ہی روحانی کیف وسرور پیدا کرتا ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ

marfat.com

معاذ اللہ قرآن میں اشعار ہیں۔ مجھے تو یہ بتانا ہے کہ ہمارے اشعار نعتیہ میں وجود قافیہ کوئی ناجائز بات نہیں، بلکہ اچھی ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے۔ کہ کسی بدنصیب کا نفسِ نعت ہی سے قافیہ تنگ ہوتا ہو۔ تو ایسے بدبخت کا تو کلمہ پڑھنا بھی بے کار ہے۔ ایسوں ہی کے لیے اعلیٰحضرت نے فرمایا ہے ؎

ذیابُ فی ثیابِ لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

ردیف و قافیہ کی پابندی کے ساتھ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و تعریف کوئی نئی بات یا بدعت نہیں بلکہ ایسی نعت خوانی خود حضور کے سامنے ہوتی رہی اور حضور سنا کرتے اور اپنے نعت خواں کے لیے دُعا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درباری نعت خواں حضرت حسّان رضی اللہ عنہ حضور کے سامنے کفار کی ہجو کرتے اور نعت پڑھتے۔ اور حضور خوش ہو کر دعا فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُس مشکوۃ شریف ص ۴۱۱

اے اللہ حسان کی روح قدس سے مدد فرما۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ بردہ شریف جو مشہور و معروف قصیدہ نعتیہ ہے۔ صاحبِ شرح قصیدہ بُردہ حضرت خرپوتی نے لکھا ہے کہ امام بوصیری کو فالج ہو گیا تھا کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ آخر انہوں نے یہ قصیدہ نعتیہ لکھا۔ رات کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور نے یہ قصیدہ نعتیہ خود امام بوصیری سے سنا اور پھر انعام میں چادر عطا فرمائی اور فالج سے شفا بھی۔ بردہ عربی زبان میں چادر کو کہتے ہیں۔ اس لیے اس قصیدہ کا نام قصیدہ بردہ شریف ہو گیا۔

اسی طرح بڑے بڑے اولیاء کرام حضور کی نعت خوانی میں رطبُ اللسان رہے۔ اور ہیں۔ فاروق اعظم۔ امام اعظم۔ غوث اعظم۔ مولانا جامی۔ مولانا رومی۔ امام احمد رضا وغیرہم

marfat.com

رضی اللہ عنہم۔ ان سب بزرگوں نے نعتیں لکھیں اور پڑھیں۔ اور ان کے قصائد نعتیہ مشہور ہیں۔ یہ تو مخلوق کی بات ہے۔ خود خالق کائنات نے قرآن میں حضور کی نعتیں بیان فرمائیں۔ کہیں فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ (پ۲۲ رکوع ۶)

اے غیب کی خبریں بتانے والے بیشک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا چراغ۔

کہیں فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (پ ۱۷)

"اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر"

کہیں فرمایا:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (پ۲۲ ع ۳:)

اے محبوب! بیشک ہم نے تم کو حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا"

کہیں فرمایا:

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ (پ۲۹ ع ۱)

"بے شک تمہاری خو بڑی شان کی ہے"

کہیں فرمایا:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پ۳۰ ع ۱۹)

"ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا"

marfat.com

کہیں فرمایا:

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ اَلْکَوْثَرَ۔ (پ۳۰ سورۂ کوثر)

"اے محبوب ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں"

الغرض قرآن پاک میں جا بجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں خدا نے بیان فرمائی ہیں۔

الحمدللہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت لکھنے اور پڑھنے کی مجھے بھی توفیق بخشی اور میں نے اردو اور پنجابی زبان میں کچھ نعتیں لکھیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضور کی نعت کے ساتھ ساتھ حضور کے دشمنوں کا رد بھی فرمایا۔ سورۂ کوثر میں فرمایا:

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالْاَبْتَرُ۔

"تمہارا دشمن ابتر یعنی مقطوع النسل ہے"

حضور کے دشمن ابولہب کے متعلق فرمایا:

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ۔

"تباہ ہو جاویں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا"

میں نے بھی حضور کی نعت میں بدعقیدہ افراد کا رد بھی لکھا ہے۔ میری یہ نعتیں ماہِ طیبہ اگر جاری رہتا تو اس میں شائع ہوتی رہتیں مگر ماہِ طیبہ بند ہو جانے کے بعد یہ نعتیں میں اپنی تقریروں میں پڑھتا اور سناتا رہا جن کو سُن کر سامعین بہت خوش ہوتے رہے۔ اکثر احباب کا بالخصوص میرے بیٹے عزیزی حکیم ضیاء المصطفےٰ[1] مالک روحانی شفاخانہ حاجی عبدالغفار خاں خیراتی مسافر خانہ کمرہ ۱۹ کانسی روڈ سبزی منڈی کوئٹہ کا اصرار تھا کہ یہ نعتیں شائع ہونی چاہئیں چنانچہ میں نے اپنی ان اردو اور پنجابی نعتوں کو جمع کر کے شائع کرنے کا ارادہ کر لیا۔

عزیزی مولوی عطاء المصطفےٰ جمیل ایم اے عربی گولڈ میڈلسٹ جب انگلینڈ میں تھا۔

---

[1] عزیزی عطاء المصطفےٰ جمیل ایم اے کا چھوٹا بھائی۔

marfat.com

میں اپنی نعتیں لکھ کر اُسے انگلینڈ بھیجا کرتا تھا۔ عزیز موصوف ماشاء اللہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ذہین ہے۔ اور شعر کہنے کا بھی ملکہ رکھتا ہے۔ میرے بعض اشعار میں اس کی اصلاح موجود ہے۔ مثلاً میں نے ایک نعت میں یہ شعر بھی لکھا۔

میلاد کی مٹھائی سے غش آگیا اسے　　کوّے کی یخنی لایئے اس کو پلایئے

تو عطاء المصطفےٰ نے پہلے مصرعہ کو اس طرح تبدیل کیا

میلاد کی مٹھائی سے غش کھا گیا ہے یہ

عزیز موصوف نے میری ان نعتوں کو پڑھ کر جن کی ردیف "یارسول اللہ" ہے۔ خود بھی اس بحر میں چند ایک نعتیں لکھ کر مجھے بھیجیں جنہیں پڑھ کر میں بڑا محظوظ ہوا۔ ماشاء اللہ ان نعتوں میں عربی و فارسی کے مصرعے بھی اس نے موزوں کیے ہیں۔ اپنی نعتوں کے بعد "یارسول اللہ" کے عنوان سے میں اس کی نعتیں بھی شائع کر رہا ہوں۔

اس مجموعہ کو مزید چار چاند لگانے کے لیے عطاء المصطفےٰ کی نعتوں کے بعد اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کے چند نعتیہ اشعار کا انتخاب کر کے ان اشعار کی میں نے مدلل تشریح کی ہے۔ اور ان اشعار اور ان کی تشریح کو "لمعات" کے عنوان سے شائع کر رہا ہوں۔

اس کے بعد والدی المعظم حضرت فقیہِ اعظم مولانا پیر ابو یوسف محمد شریف صاحب محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام کو "تبرکات" کے عنوان سے شائع کر رہا ہوں۔

میں نے اس مجموعہ کا نام "جَبَلِ نُور" تجویز کیا ہے۔ آیئے جَبَلِ نور کے زیرِ سایہ نوری کرنوں سے اپنے دل و جاں کو منور کر لیجئے۔

(ابُوالنور محمد بشیر)

marfat.com

حمد

لائقِ حمد است ربِّ دو جہاں
آنکہ مارا داد شاہِ مُرسلاں
صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

صلّی اللہ علیہ وسلّم

جبلِ نور پہ چڑھنے لگا ہوں
جانبِ جنّت بڑھنے لگا ہوں
پڑھنے لگا ہوں نعت میں اِس دم
صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی اُن کا مثل نہیں ہے
مِثل جو بنتا ہے وہ لعیں ہے
ہم جنا کی وہ نورِ مجسّم
صلی اللہ علیہ وسلم

ہر مومن کا ہے یہ عقیدہ
ان سے نہیں کچھ بھی پوشیدہ
ان پہ عیاں ہیں دونوں عالم
صلی اللہ علیہ وسلم

نامِ محمد ورد زباں ہے
مومن کیلئے راحتِ جاں ہے
شوق سے پڑھیئے سارے باہم
صلی اللہ علیہ وسلم

نامِ محمد ارفع و اعلیٰ
اس کا طالب حق تعالیٰ
نامِ محمد اسمِ اعظم
صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

سرورِ عالم کی ہے برکت — اُن کی بدولت ساری خلقت
اُن کے صدقے پیدا ہوئے ہم — صلی اللہ علیہ وسلم

یادِ مدینہ جس دم آئی — تو یہ بشیر کی حالت پائی
آنکھیں پُرنم اور ہے سر خم — صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہٖ قدر حسنہٖ وجمالہٖ

marfat.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

لگے پھول برسنے رحمت کے　　گئے کھل دروازے جنت کے
ہوں نعتِ نبی میں نغمہ سرا　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ

سرکار کی عظمت کیا کہنا　　اور عزت و رفعت کیا کہنا
ہے قدموں کے نیچے عرشِ علیٰ　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ

بے مثل ہے شانِ منیر اُن کی　　نہ شریک اُن کا نہ نظیر اُن کی
ہے اُن کا سراپا نورِ خُدا　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ

وہ پاک و منزّہ عیب سے ہیں　　اور واقف سارے غیب سے ہیں
اللہ کی ہے یہ اُن پہ عطاء　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ

بے مثل ہیں اُن کا سایہ نہیں　　مثل اُنکی خدا نے بنایا نہیں
کوئی اُن سا نہ ہوگا نہ کوئی ہُوا　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ

marfat.com

جو بے ادب سرکار کے ہیں — وہ مستحق سب نار کے ہیں
تُو اپنا دامن اُن سے بچا — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

مثل اپنی جوان کو کہتا ہے — وُہ منزلِ کفر میں رہتا ہے
مومن نے کبھی ایسا نہ کہا — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

جو ذکرِ نبی سے جلتا ہے — وہ دوزخ کے لیے پلتا ہے
ہے جلنا ہی جلنا اس کی سزا — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اِک منکرِ ختمِ نبوّت ہے — اِک منکر شانِ رسالت ہے،
اِک چھوٹا بھائی اِک ہے بڑا — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ایمان سے رشتہ فسخ ہوّا — گستاخ کا چہرہ مسخ ہوّا،
اس واسطے منہ نہ دکھایا گیا — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

مت دیو کا بندہ بن بندے — مت اپنے عقائد کر گندے
رکھ مسلک اہلِ سُنّت کا — لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

marfat.com

میلاد کے لڈو میں پاؤں　　شبرات کا حلوہ میں کھاؤں
اور تیری قسمت میں کوا　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

بدمذہبی سے دور کیا　　اور عشقِ نبی کا درس دیا
احسان ہے اعلیٰحضرت کا　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

وہ وقت بھی آئے مدینے چلوں　　درِ پاک پہ اپنی آنکھیں ملوں
یہ دعاءِ بشیرؔ ہے صبح و مسا　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ قدر حسنہٖ و جمالہٖ

marfat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

کیا نامِ محمّد پیارا ہے

تاریکی تھی سب چھائی ہوئی — یہ دُنیا تھی دھندلائی ہوئی
اس نام نے رنگ نکھارا ہے — کیا نامِ محمّد پیارا ہے

اس نام سے سب اصنام مٹے — اوہام مٹے آلام مٹے
ہر بے چارے کا چارا ہے — کیا نامِ محمّد پیارا ہے

جب نام محمّد سُنتا ہُوں — سَروجد میں آکر دُھنتا ہُوں
اس نام کو حق نے سنوارا ہے — کیا نامِ محمّد پیارا ہے

اِس نام سے غنچہ دل کا کِھلے — بیچین دلوں کو چین مِلے
یہ رحمت کا فوّارہ ہے — کیا نامِ محمّد پیارا ہے

marfat.com

اِس نام کی کوئی مثال نہیں — اِس نام کو کوئی زوال نہیں
یہ رفعت کا مینارا ہے — کیا نامِ محمّد پیارا ہے

اس نام میں کوئی عیب نہیں — اس نام سے کچھ بھی غیب نہیں
یہ نُور کا روشن تارا ہے — کیا نامِ محمّد پیارا ہے

یہ نام وہ نامِ نامی ہے — مسکینوں کا جو حامی ہے
یہ نام ہی اپنا سہارا ہے — کیا نامِ محمّد پیارا ہے

یہ نام ہمارا ناصر ہے — اس نام کا دُشمن کافر ہے
اِسے پیار سے حق نے پکارا ہے — کیا نامِ محمّد پیارا ہے

اِس نام سے جو گھبراتے ہیں — اور فتویٔ شرک لگاتے ہیں
شیطان نے اُن کو اُبھارا ہے — کیا نام محمّد پیارا ہے

اِس نام نے پائی رفعت ہے — اس نام سے عرش کی زینت ہے،
یہ نام وقار ہمارا ہے — کیا نام محمّد پیارا ہے

marfat.com

میلاد کا جشن تو بدعت ہو — صد سالہ جشن میں شرکت ہو
دو رنگا دین تمہارا ہے — کیا نامِ محمد پیارا ہے

میرے جشن میں شاہِ مدینہ ہے — ترے جشن میں اندرا لعینہ ہے
یہ قدرت کا بٹوارا ہے — کیا نامِ محمد پیارا ہے

ہے تیری لمبی داڑھی بھی — اور ساتھ ہی اندرا کی ساڑھی بھی
توحید کا کیا ہی نظارا ہے — کیا نامِ محمد پیارا ہے

جو طیّب و طاہر کھاتے ہیں — سب ہم کو دیئے وہ خدا نے ہیں
اس نام کا فیض یہ سارا ہے — کیا نامِ محمد پیارا ہے

یہ حلوہ ہے یہ مٹھائی ہے — ہر نعمت ہم نے پائی ہے
کوؤں پہ کسی کا گزارا ہے — کیا نامِ محمد پیارا ہے

اے بشیر اس نام کا ہے صدقہ — اب پھر تو مدینے جائے گا
ترا کتنا بلند ستارا ہے — کیا نامِ محمد پیارا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ قدیر حسنہ وجمالہ

marfat.com

جسے ایمان کہتے ہیں محبّت مصطفٰے کی ہے

خدا نے سرورِ عالم کو شان ایسی عطا کی ہے
جو مرضی مصطفٰے کی ہے وہی مرضی خُدا کی ہے

اطاعت کبریا ہی کی اطاعت مصطفٰے کی ہے
جسے ایمان کہتے ہیں محبت مصطفٰے کی ہے

مسلمانوں کو جنّت سے کوئی روکے تو کیوں روکے
یہ اُمّت مصطفٰے کی ہے وہ جنّت مصطفٰے کی ہے

یہ شفقت اور رحمت دیکھ لیجے انتہا کی ہے
مرے آقا نے سُن کر گالیاں پھر بھی دُعا کی ہے

محمد ہی کی ذاتِ پاک ہے جو وجہِ عالم ہے
یہی بنیاد عرش و فرش کی ارض و سما کی ہے

marfat.com

جو ہر بالا سے بالا ہے جسے سب عرش کہتے ہیں
وہاں اُن کے قدم پہنچے یہ رفعت اُن کے پاکی ہے

یہ ناممکن ہے تو محبوبِ حق کی مثل بن جائے
وہ بے شر ہیں تو باشر ہے وہ نوری ہیں تو خاکی ہے

بلائیں اور وبائیں لرزہ بر اندام بھاگ اُٹھیں
درودِ تاج کی جس وقت میں نے ابتدا کی ہے

لگے مرنے جو منکر "یا" کا تو یٰسین مت پڑھیئے
کہ اس سورت میں بھی صورت نمایاں حرفِ "یا" کی ہے

فرشتوں نے جو پوچھا کون ہیں یہ تو میں کہہ دوں گا
یہ وہ ہیں جن کی میں نے عمر بھر مدح و ثنا کی ہے

وہابیت کے مکر و خدع سے آگاہ فرمایا
یہ ہم پر مہربانی حضرتِ احمد رضا کی ہے

marfat.com

نئی تہذیب

نئی تہذیب کا رنگا ہوا مسٹر معمہ ہے
سمجھ میں ہی نہیں آتا یہ کاکا ہے کہ کاکی ہے

بڑا خوش ہے ملا کر اپنی والف کو پرایوں سے
یہ کیسی بے حیائی دیکھیے اس بے حیا کی ہے

کچھ ایسا انقلاب آکر رہا ہے اس زمانے میں
کبھی تلوار تھی جن میں اب اُن ہاتھوں میں ہار کی ہے

بشیر اپنے گناہوں کا تجھے کیوں فکر ہو جبکہ
شفاعت تجھ کو حاصل شافعِ روزِ جزا کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

رہے گا بس یہی نعرہ ہمارا یا رسُولَ اللہ

میں ہر دم ذکر کرتا ہوں تمہارا یا رسُول اللہ
خدا کو بھی یہی ہے ذکر پیارا یا رسُول اللہ
حضور اُس کی مدد کے واسطے تشریف لاتے ہیں
اگر دل سے کسی نے ہو پُکارا یا رسول اللہ
قیامت کو کوئی بھی آسرا جب ہم نہ پائیں گے
تمہی آکر ہمیں دو گے سہارا یا رسول اللہ
گنہ میں نے کیے تم مغفرت کے واسطے روئے
وہ میرا کام تھا اور یہ تمہارا یا رسول اللہ
یہ مانا میں گنہگار اور مُجرم ہُوں، مگر ہُوں تو
تمہارا یا رسول اللہ تمہارا یا رسول اللہ

marfat.com

کسی اہلِ نظر کو بھی نظر آیا نہیں اب تک
ترے بحرِ فضیلت کا کنارا یارسول اللہ

طفیلِ مصطفےٰ تو رحم فرما یا خُدا مجھ پر
تُم اپنا فضل فرماؤ خُدارا یارسول اللہ

نہ تم جیسا ہُوا کوئی نہ ہے کوئی نہ ہو کوئی
تجھے اللہ نے ایسا سنوارا یارسول اللہ

ہمیں مشرک کوئی کہتا ہے تو کہتا رہے لیکن
رہے گا بس یہی نعرہ ہمارا یارسول اللہ

یہ وہ نعرہ ہے جس کو سُن کے مُنکر یُوں تڑپتا ہے
کسی نے جیسے اُس پہ بم ہو مارا یارسول اللہ

خدا شاہد ہے رہتا ہے مرے پیشِ نظر ہر دم
وہ تیرے سبز گنبد کا نظارا یارسول اللہ

خدا نے بھی صحابہ نے بھی اور ولیوں نے بھی سب نے
تجھے پیار و محبت سے پکارا یارسول اللہ

marfat.com

تو پھر ہم کیوں رہیں چپ کیوں نہ ہم بھی جوش میں آکر
لگائیں زور سے نعرہ تمہارا یا رسول اللہ

تمنا ہے مری ہر سال کی جب ابتدا ہو، تو
مری تقدیر کا چمکے ستارا یا رسول اللہ

بشیر آیا کرے ہر سال آقا ترے قدموں میں
بغیر اس کے نہیں اب تو گزارا یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

خُدا تیرا ہے اور تُو ہے خُدا کا یا رسُول اللہ

ہُوا فضل و کرم مجھ پر خدا کا یا رسول اللہ
مِلا جذبہ تری مدح و ثنا کا یا رسول اللہ

میں پُتلا ہوں اِدھر جُرم و خطا کا یا رسول اللہ
تو پیکر ہے اُدھر جود و عطا کا یا رسول اللہ

فَرَبِّكَ اور لِعَبْدِہٖ میں دونوں نسبتیں بولیں
خدا تیرا ہے اور تُو ہے خُدا کا یا رسول اللہ

دیارِ نجدیت چاروں طرف جب پھیلتی دیکھی
بریلی بن گیا مرکز شفا کا یا رسول اللہ

ترا گستاخ نورًا دُم دبا کر بھاگتا دیکھا
لیا جس وقت نام احمد رضا کا یا رسول اللہ

marfat.com

ترے ہی اتّباع و پیار کا یہ سب نتیجہ ہے
مقام اونچا ہے جو اِن اولیا کا یا رسول اللہ

ترا نعرہ مسلماں کے لیے پیغامِ رحمت ہے!
کوئی سمجھا ہوا بم کا دھماکہ یا رسول اللہ

کوئی ملجا نہیں میرا ترے در کے سوا آقا
کوئی حامی نہیں میرا سوا تَک یا رسول اللہ

ترا نعرہ لگانے سے بلائیں دور ہوتی ہیں
یہ نعرہ نسخہ ہے دفعِ بلا کا یا رسول اللہ

جو خود گمراہ تھے وہ گمرہوں کے بن گئے ہادی
ترے آنے سے رُخ بدلا ہوا کا یا رسول اللہ

marfat.com

ردِّ رفض

ابوبکر و عمر، عثمان و حیدر کا جو دشمن ہے
وہ دشمن ہے ترا تیرے خدا کا یا رسول اللہ

بنے کیوں لومڑی ابنِ سبا کی بندہ مومن
ہے تابع جبکہ وُہ شیرِ خدا کا یا رسول اللہ

تبلیغی ٹولہ

ہے بستر سر پہ لوٹا ہاتھ میں اور دل میں نجدیت
ہے رائے ونڈی مُلّا کا یہ خاکہ یا رسول اللہ

ترے نامِ مبارک کا وسیلہ جب نہیں اس میں
تو پھر کیا فائدہ لمبی دُعا کا یا رسول اللہ

marfat.com

نئی تہذیب

منڈا کر مونچھ داڑھی جب نظر آیا مجھے مسٹر
گماں اس پہ ہوا خواجہ سرا کا یا رسول اللہ

کچھ ایسا انقلاب آیا ہے اس یورپ کے فیشن سے
کہ کاکی بھی نظر آتی ہے کاکا یا رسول اللہ

پھر آنا چاہتا ہے آپ کے در پر بشیر آقا
مدد فرمائیے اس کی فِدا کَ یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

ذکرِ رسولِ پاک کی محفل میں آیئے

نعتِ نبی سُنانے کو آیا ہوں آیئے
شانِ رسول سُن کے جلا دل کی پایئے

ذکرِ نبی کی دِل میں تڑپ پیدا کیجیے
شیطانِ بدنصیب کو تڑپاتے جایئے

سُننا ہو گر حضور کی شانوں کا تذکرہ
ذکرِ رسولِ پاک کی محفل میں آیئے

بولا قمر حضور ہو شک دور کفر کا
ہو جاؤں گا میں شق ذرا اُنگلی اُٹھایئے

نعتِ رسول ہم کو جو پڑھتے ہوئے سُنا
کہنے لگے فرشتے وہ جنت ہے جایئے

سُن کر جو نعت جلتے تھے ان کیلئے کہا
دوزخ میں ان کو ڈال کے اب پھر جلایئے

اُمت کے غم میں اشک ہے جو حضور کے
فرمایا حق نے ان سے جہنم بجھایئے

marfat.com

پہنچے قریبِ عرشِ خدا کے حبیب جب　　آئی ندا یہ عرش سے تشریف لائیے

ہے شرک اِن سے مانگنا کہتے ہیں آج جو

کل کیسے کہہ سکیں گے کہ کوثر پلائیے

marfat.com

عید میلاد

میلاد کی یہ عید ہے خوشیاں منائیے
فَلْیَفْرَحُوْا پہ کر کے عمل اَجر پائیے

بازار اور اپنی دکانیں سَجائیے
اور منکروں سے کہیئے کہ مُنہ کو سُجائیے

زندہ نبی کے ذکر سے دل زندہ کیجیئے
مُردہ دلوں سے کہیئے کہ بس مر ہی جائیے

امت تو خوش ہے آپ اگر خوش نہیں ہوئے
تو آپ شوق سے صفِ ماتم بچھائیے

marfat.com

میلاد کی مٹھائی اور گیارہویں کے چاول

میلاد کی مٹھائی سے غش کھا گیا ہے یہ
کوّے کی نخنی لائیے اس کو پلائیے

بیچین ہے یہ کوّے کے قیمہ کے واسطے
چاول یہ گیارہویں کے اِسے مت کھلائیے

چاول ہوں گیارہویں کے تو مُنہ پھیر لیجئے
ہولی کی پُوریاں ہوں تو چسکے سے کھائیے

اس منہ کو بھی تو حلوہ کے لائق بنائیے
نعتِ نبی سُنائیے اور حلوہ کھائیے

marfat.com

امام احمد رضا

گر نجدیت کے دیو کا سایہ کسی پہ ہو
احمد رضا کے نام سے اس کو بھگائیے

گستاخِ مصطفٰے

گستاخِ مصطفٰے جو مرا تو کہا گیا
یہ بے ادب کا چہرہ ہے اِس کو چھپائیے

marfat.com

غیر مقلدین کے احسان الٰہی ظہیر ہلاک ہوئے تو برائے نام اہلحدیث
غیر مقلدین نے لاہور میں احتجاجاً جلوس نکالے۔ ایک غیر مقلد مولوی
نے بھوک ہڑتال کی اور دھرنا مار تحریک بھی شروع کر دی

یہ احتجاج کے جو تمہارے جلوس ہیں — ان کا کوئی ثبوت جو ہے تو دکھائیے
شرعاً حرام ہے تری ہڑتال بھوک کی — داتا کے در پہ جائیے کچھ کھا کے آئیے
تحریک دھرنا مار کی لی کس حدیث سے؟ — ہمت ہے گر تو کوئی ثبوت اس کا لائیے
یہ سُنتیں ہیں گاندھی کی اپنائی آپ نے — خود کو محمدی نہ کبھی اب سُنائیے

قولاً محمدی ہو تو عملاً ہو گاندھوی
ہم سے حضور آنکھ تو اپنی ملائیے

marfat.com

تبلیغی ٹولہ

تبلیغ کا لباس پہن کر وہ آئے ہیں
گستاخ ہیں حضور کے دامن بچائیے

آدابِ مسجد آپ نے کیوں ترک کر دیئے
مسجد کے دائرہ میں نہ ہنڈیا پکائیے

مسجد ہی کو بنایا ہے کیوں آپ نے ہدف
تبلیغ کے لیے کبھی گرجا بھی جائیے

دل میں جو نجدیت ہے تو بستر میں دیوبند
مسجد یہ سُنّیوں کی ہے اس میں نہ آیئے

کرکٹ

اسلام چاہتا ہے کہ غازی بنایئے
فیشن یہ چاہتا ہے کہ کرکٹ کھلایئے

قرآن خواں کو دیکھ کے منہ پھیر لیجئے
عمران خاں کے نام پہ قربان جایئے

جیتے جو تم نے میچ تو ملّت کو کیا ملا
کشمیر جیت کر ہمیں قبلہ دکھایئے

marfat.com

الیکشن قریب آنے پر

سرمایہ دار بن گئے سب خادم آپ کے
اب فخر سے غریبو سر اپنا اٹھائیے

"گیٹ آؤٹ" کہہ کے آپ کو دیتے تھے جو نکال
اب آپ سے کہیں گے کہ تشریف لائیے

دیگیں پکیں گی آپ کی دعوت کے واسطے
اور عرض یوں کریں گے کہ رونق بڑھائیے

جو کچھ کھلائیں کھائیں نہ انکار کیجئے
لیکن خدا کے واسطے دھوکہ نہ کھائیے

marfat.com

ماڈرن اشعار

چہرے پہ جھُرّیاں جو پڑی ہیں تو غم نہیں
"میک اپ" سے آپ انہیں چھپایئے

عورت کو کہہ رہے ہیں برابر ہے مرد کے
پھر جنوری کو بھی تو دسمبر بنایئے

مردوں کی طرح بننا ہے تم نے جو غور تو
تو پہلے اپنے چہروں پہ داڑھی اُگایئے

جو مرد اپنی سطح پہ لاتا ہے عورتیں
اس سے کہیں کہ بچّہ تو جن کر دکھایئے

مرد اپنی جگہ پر رہے زن اپنی جگہ پر
دونوں کو ان جگہوں سے نہ ہرگز ہٹایئے

نعتِ رسول پڑھنا میرا شغل ہے بشیر
کہتے ہیں جس کا کھایئے بس اُس کا گایئے

marfat.com

ماڈرن اشعار

چہرے پہ جھُرّیاں جو پڑی ہیں تو غم نہیں
"میک اپ" سے آپ انہیں چھپایئے

عورت کو کہہ رہے ہیں برابر ہے مرد کے
پھر جنوری کو بھی تو دسمبر بنایئے

مردوں کی طرح بننا ہے تم نے جو غور تو
تو پہلے اپنے چہروں پہ داڑھی اُگایئے

جو مرد اپنی سطح پہ لاتا ہے عورتیں
اس سے کہیں کہ بچّہ تو جن کر دکھایئے

مرد اپنی جگہ پر رہے زن اپنی جگہ پر
دونوں کو ان جگہوں سے نہ ہرگز ہٹایئے

نعتِ رسول پڑھنا میرا شغل ہے بشیر
کہتے ہیں جس کا کھایئے بس اُس کا گایئے

marfat.com

کرم سب پر ہے کوئی ہو کہیں ہو

کرم سب پر ہے کوئی ہو کہیں ہو
تم ایسے رحمۃ اللعالمیں ہو

رسالت کے ہو ہالے کے قمر تم
نبوّت کی انگوٹھی کے نگیں ہو

ہیں یوسف بھی خریداروں میں تیرے
مرے محبوب تم اتنے حسیں ہو

تمہارے ہی ہیں ہم سب اور ہمارے
تمہیں ہو یا رسول اللہ تمہیں ہو

ترا دشمن بھی اس کا معترف ہے
کہ تم صالح ہو صادق ہو امیں ہو

نہ کیوں میں بے نقط اس کو سناؤں
تمہاری شان میں جو نکتہ چیں ہو

رُسل مخلوق میں ہیں سب سے بہتر
تم اُن سب بہتروں سے بہتریں ہو

marfat.com

نہیں ممکن بیاں ہو اُن کی رفعت — وہ جن کے زیرِ پا عرشِ بریں ہو
محبت سے کوئی اُن کو پکارے — وہ سُن لیتے ہیں چاہے وہ کہیں ہو

بھلا میں کیوں سمجھ لوں دور تجھ کو — کہ مومن کے لیے تو تم یہیں ہو
میں مومن ہوں مرا ایماں یہی ہے — مری تو جاں[1] سے بھی تم قریں ہو

نجدی

سمجھتے ہو اگر تم دور ان کو — تو میں کہتا ہوں تم مومن نہیں ہو
کہو جی بھر کے مشرک مومنوں کو — کہ خوانِ نجد کے تم ریزہ چیں ہو

---

[1] اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔

marfat.com

بے ادب

کہا اک بے ادب نے مجھ سے آکر
کہ کیا اس شہر کے مفتی تمہیں ہو

کہا میں نے کہ ہاں میں ہی ہوں مفتی
لو پوچھو جانتے جو تم نہیں ہو

لگا کہنے کہ میں وہ ہوں بتائیں
جواب ایسا ہو جو واضح تریں ہو

بتائیں کہ میں کیا مومن نہیں ہوں؟
میں بولا ہاں نہیں بالکل نہیں ہو

نہ ہو جس دل میں الفت مصطفٰے کی
تو ایماں کیسے اس میں جاگزیں ہو

جو ذکرِ جانِ ایماں کا ہو منکر
تو کیسے اس کے ایماں کا یقیں ہو

وہ جس کے علم کے اک دائرے میں
یہ سارے آسماں ہوں اور زمیں ہو

جو ان کے علم کا انکار کر دے
شمار اُس کا نہ کیوں مِن کافریں ہو

marfat.com

ردِّ مرزائیت

نبی اب بعد اس کے کیسے آئے؛ وہ جس کی ذات ختم المرسلیں ہو
مُسَیلَم اور اسوَد تھے کبھی جو اب اے مرزا تم اُن کے جانشیں ہو

رَدِّ رفض

کرے جو لعن اصحاب نبی پر
نہ کیوں مردود ملعون و لعیں ہو
نہیں مومن نگاہِ مومنیں میں
صحابہ کا جو رکھتا بغض و کیں ہو

marfat.com

تبلیغی ٹولہ

لیے پھرتے ہو بستر اور لوٹا — یقیناً رائے ونڈ کے تم مکیں ہو
یہ مسجد ہی تمہارا کیوں ہدف ہے — کبھی گرجے میں بھی تبلیغ دیں ہو
یہ میخانے کلب سینما و تھیٹر — وہاں تبلیغ کیوں کرتے نہیں ہو

نئی تہذیب

کہا تہذیب نو نے میرا لڑکا — پری رُو دلربا و نازنیں ہو
مری لڑکی پھرے لڑکوں کے ہمراہ — جہاں لڑکے ہوں لڑکی بھی وہیں ہو
ملاوٹ حُسن میں بھی کر رہے ہو — بنے سرخی و پوڈر سے حسیں ہو
ہے عورت کا یہ معنی جو نہاں ہو — عیاں ہو گی تو تم عورت نہیں ہو
جو غیروں سے ملے بے آبرو ہے — معزز وہ ہے، جو پردہ نشیں ہو

marfat.com

درس

تمہارا ہو گا تابع سارا عالم　　اگر تم تابعِ دینِ متیں ہو
بشیر اس طرح دنیا سے ہو رخصت
تمہارا در ہو اور اس کی جبیں ہو

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک و آلک قدر حسنک و جمالک

یا رسول اللہ

marfat.com

اللہ کی قدرت کے شہکار نظر آئے

یہ نظم ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو مسجد رحمانیہ گرجاکھی گیٹ گوجرانوالہ میں منعقدہ جلسۂ دستارِ فضیلت میں پڑھی گئی۔ جن بچوں نے قرآن حفظ کیا ان کی دستار بندی ہوئی۔ عزیزی عطاء المصطفےٰ جمیل ایم اے اسی مسجد میں خطیب ہے۔

ہر سمت مدینے میں انوار نظر آئے
نورانی گلی کوچے بازار نظر آئے

طیبہ کے جو صحرا ہیں صحرا تو ہیں وہ لیکن
عشاق کی نظروں میں گلزار نظر آئے

ہر وصف و کمال ان کو اللہ نے بخشا ہے
اللہ کی قدرت کے شہکار نظر آئے

جو حج بھی پلٹ آئے پتھر بھی پڑھیں کلمہ
سرکارِ دو عالم کے مختار نظر آئے

سرکار کی الفت سے گر دل ہے ترا خالی
اعمال ترے سارے بیکار نظر آئے

marfat.com

یہ نعرہ رسالت کا اک ہار ہے پھولوں کا
لیکن یہ وہابی کو تلوار نظر آئے

فضائلِ صحابہ

اُس روضۂ انور میں سرکار نظر آئے
سرکار کے قدموں میں دو یار نظر آئے

کفار کے دشمن تھے یارانِ نبی سارے
اُن یاروں کے دشمن اب کفار نظر آئے

سرکار قمر ہیں اور اصحاب نبی تارے
اِن سب میں جو روشن تر ہیں چار نظر آئے

سچ کہتے ہیں ہم یارو ہم یار اُسی کے ہیں
یارانِ محمد کا جو یار نظر آئے

توہین صحابہ ہو یا آلِ محمد کی
یہ راستے دونوں ہی پُر خار نظر آئے

خود قتل بھی کرتے ہیں ماتم بھی کریں خود ہی
کوفے کے یہ ظالم بھی عیّار نظر آئے

marfat.com

جدی حکومت نے جب صدام حسین کے حملہ کے خطرہ
سے امریکہ کے صدر بُش کو پکارا اور امریکی فوجوں کو حجاز مقدس
میں اتارا

اللہ کا در چھوڑا نجدی نے مصیبت میں
لینے کو مدد بُش سے تیار نظر آئے

بُش بھی تو ہے غیر اللہ کیوں اس کو پکارا ہے
کیوں اپنے ہی مذہب سے بیزار نظر آئے

اُس ارضِ مقدس پر نجدی کی نحوست سے
امریکہ کی فوجیں اور ہتھیار نظر آئے

گہوارۂ رحمت پر آفت یہ ہوئی نازل
یہ نجد کے تارے بھی دُمدار نظر آئے

دل اس نے جلائے ہیں عشاق کے اے مولا
یہ نجدی حکومت اب فی النار نظر آئے

marfat.com

تبلیغی ٹولہ

انسان ہوا غائب بستر بھی گیا اس کا
جس جگہ یہ تبلیغی فنکار نظر آئے

باتیں ہیں بہت میٹھی گھاتیں ہیں بہت گہری
تبلیغی لبادے میں مکار نظر آئے

یہ مندر و گرجا میں تبلیغ نہیں کرتے
مسجد ہی پہ بس ان کی یلغار نظر آئے

سرکار کی عظمت میں منہ پھٹ جو نظر آئیں
اُن مونہوں پہ دیکھو تو پھٹکار نظر آئے

marfat.com

ہمارے لیڈر

اس واسطے ہم دنیا میں خوار نظر آئے
لیڈر جو ہمارے ہیں میخوار نظر آئے

انگلینڈ کے پروردہ انگلش کے ہیں شیدائی
انگریزی ہی میں کرتے گفتار نظر آئے

مسجد میں نہیں آتے قرآن نہیں پڑھتے
دن رات کلبوں میں میخوار نظر آئے

انگریز نما لیڈر اسلام کرے نافذ؟
پتلون بھلا کیسے شلوار نظر آئے

ہمارے وزیر

ہر روز نئی آفت ملت کو نظر آئی
تارے یہ وزیروں کے دُمدار نظر آئے

اغوا بھی یہ کرتے ہیں لیتے ہیں مشقت بھی
اب اپنے یہ حاکم بھی خرکار نظر آئے

marfat.com

اکتوبر ۱۹۹۰ء کے الیکشن قریب آنے پر

دن آئے الیکشن کے مغرور جھکے دیکھے
ہمدرد غریبوں کے اور یار نظر آئے

جب لینے کو ووٹ آئے مسکین سی صورت تھی
جب بن گئے ممبر تو خونخوار نظر آئے

ممبر تو بنے اِن سے جا بیٹھے مگر اُن میں
یہ ووٹوں کے طالب بھی غدّار نظر آئے

وعدہ تو کیا اس سے اور ووٹ دیا اُس کو
ووٹر بھی ہمارے اب ہشیار نظر آئے

ان ووٹوں کی قوت سے ایوان جو بنتا ہے
گھوڑوں کی تجارت کا بازار نظر آئے

marfat.com

رشوت

رشوت کا کرشمہ ہے سائیکل بھی نہ تھی جس کی
نیچے اسی مسٹر کے اب کار نظر آئے
جو گھر تھا کبھی ایسا جس میں نہ تھا اک پیسہ
دولت کا اسی گھر میں انبار نظر آئے

دستار بندی

قرآن پڑھو بچّو! کہ تمہارے سروں پر بھی
دستارِ فضیلت کی دستار نظر آئے

marfat.com

اسی مسجد میں عزیم عطار المصطفےٰ جمیل خطیب ہے

اس واسطے ہے رونق اس آپ کی مسجد میں
اس میں مرے بیٹے کی للکار نظر آئے

یہ لختِ جگر میرا رکھتا ہے عبور اتنا
مضمون انوکھا ہی ہر بار نظر آئے

سُن سُن کے بیاں اس کے ہر شہر کے سب سُنّی
سرکار کی اُلفت میں سرشار نظر آئے

سُنتے ہی بیاں اس کا ملحد بھی منافق بھی
مجبور نظر آئے لاچار نظر آئے

اس مسجد کی کمیٹی کے صدر حاجی گلزار احمد صاحب ہیں

مسجد کی کمیٹی میں پھر کیسے خزاں آئے
جب بانی و صدر اس کے گلزار نظر آئے

marfat.com

۲۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء کے الیکشن میں اتحاد والے

جیت گئے اور پیپلز پارٹی والے ہار گئے

تھا فتح و حکومت کا جن جن کے گلوں میں ہار
وہ سارے کے سارے اب گئے ہار نظر آئے

کشتی جو وطن کی ہے گرداب کی زد میں ہے
چپّو ہو شریعت کا تو پار نظر آئے

گر ہاتھ لگیں کٹنے اِن ڈاکوؤں چوروں کے
پھر چور نہ کوئی بھی زنہار نظر آئے

لعنت یہ زنا کی بھی باقی نہ رہے ہرگز
گر ہوتا ہوا زانی سنگسار نظر آئے

اغوا و ڈکیتی بھی اب بند ہو یا مولا
اب کوئی نہ ڈاکو اور خبر کار نظر آئے

marfat.com

۱۱ نومبر ۱۹۹۰ء کو اپنے قصبہ کی مسجد شریفی میں بزرگانِ ڈھوڈہ شریف
کا عرس منعقد ہوا۔ حضرت پیر حیدر شاہ اس کے صدر تھے

مسجد یہ شریفی ہے اس رات مگر دیکھو
ہر سمت یہ ڈھوڈے کا دربار نظر آئے

اس گدّی میں مجھ کو اور میرے اکابر کو
سرکارِ مدینہ کے انوار نظر آئے

اب گدی نشیں ہیں جو نام انکا ہے حیدر شاہ
اس عمر میں بھی دیکھو سردار نظر آئے

مظہر ہیں یہ بھائی کے تصویر انہی کی ہے
وہی سیرت و صورت اور دستار نظر آئے

یہ رنگِ شریعت میں رنگتے ہیں مریدوں کو
اس رنگ ہی میں رنگے سب یار نظر آئے

ہے میری دعا مولا محبوب کے صدقہ میں
تا حشر سلامت یہ دربار نظر آئے

marfat.com

یہ نظم سنائی ہے سوتوں کو جگایا ہے
صد شکر کہ سُنّی بھی بیدار نظر آئے

کیا بات بشیرؔ اس کی کیا نظم سُنائی ہے
بے مثل تمہارے یہ اشعار نظر آئے

یہ بشیرؔ کی حسرت ہے وہ دن بھی خدا لائے
جب جانبِ بطحا وہ تیّار نظر آئے

marfat.com

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْحَالَنَا

یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

مشکلوں میں گھر گیا تیرا غلام　　میرے مولا میری مشکل ٹالنا

یارسول اللہ انظرحالنا

میرے داتا میں بھی ہوں در پر کھڑا　　بھیک میری جھولی میں بھی ڈالنا

یارسول اللہ انظرحالنا

پُل سے جب ہونے لگے میرا گزر　　یارسول اللہ مجھے سنبھالنا

یارسول اللہ انظرحالنا

اُن سے جو جلتا ہے جلنے کیلئے　　رب نے دوزخ میں اُسے ہے ڈالنا

یارسول اللہ انظرحالنا

بدعقیدہ کو نہ دو ہرگز زکوٰۃ　　آستیں کے سانپ کو مت پالنا

یارسول اللہ انظرحالنا

marfat.com

زندہ رہنا تیری اُلفت کے بغیر　　مُفت میں ہے عُمر اپنی گا لنا

یارسول اللہ انظر حالنا

غیر ممکن

غیر ممکن ۔ ہو عمل قرآن پر　　اور مسلماں پھر بھی ہوں خوشحال نہ

یارسول اللہ انظر حالنا

غیر ممکن ۔ محفل میلاد ہو　　اور آئے نجد میں بھونچال نہ

یارسول اللہ انظر حالنا

غیر ممکن ۔ حلوۂ شبرات ہو　　اور نجدی کی بھی ٹپکے رال نہ

یارسول اللہ انظر حالنا

غیر ممکن ۔ دُرّۂ فاروق ہو　　اور بدیوں کی اُدھڑے کھال نہ

یارسول اللہ انظر حالنا

marfat.com

غیر ممکن۔ مَیں عُمر کا نام لُوں اور شیطاں کا بُرا ہو حال نہ

یارسول اللہ انظر حالنا

غیر ممکن ہے کہ سُنّی ہو کوئی اور ہو اس کے دل میں حُبِّ آل نہ

یارسول اللہ انظر حالنا

تبلیغی ٹولہ

آئے ہیں تبلیغِ دیں کے نام سے مومنو ایمان کو سنبھالنا

یارسول اللہ انظر حالنا

اُس سے کہہ دو جانتا ہوں میں تجھے چل یہاں سے چل تو مجھ سے چال نہ

یارسول اللہ انظر حالنا

چھوڑ مجھ پر اپنے ڈورے ڈالنا میری مسجد میں تو ڈیرے ڈال نہ

یارسول اللہ انظر حالنا

marfat.com

اپنے چولہے اور ہنڈیا کو اُٹھا کہ یہاں تیری گلے گی دال نہ

یارسول اللہ انظرحالنا

نئی تہذیب

ہے نئی تہذیب کا مسٹر کو حکم رُخ پہ داڑھی مونچھ کے ہوں بال نہ

یارسول اللہ انظرحالنا

اے بشیر اشعار کہہ لیتے ہو تُم جانتے ہو تُم یہ سِکّہ ڈھالنا

یارسول اللہ انظرحالنا

❁

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

عزیزم مولوی عطاء المصطفےٰ جمیل ایم اے خطیب جامع مسجد
رحمانیہ گرجاکھی گیٹ سے نے گوجرانوالہ میں اپنی کوٹھی
تعمیر کی۔ تو اس کی مسجد میں ایک منعقدہ محفل میں
یہ نعتیہ نظم سُنائی

دل میں سرکارِ دو عالم کی اگر یاد رہے
تو یہ دل شاد رہے غم سے یہ آزاد رہے

خود خدا اور فرشتے بھی جو پڑھتے ہیں درود
کیوں نہ پھر ہوتی یہاں محفل میلاد رہے

بزمِ میلاد کی رونق نہیں جس دل کو پسند
ایسا دِل اُجڑے نہ کیوں کیوں نہ وُہ برباد رہے

آج جو ذکرِ نبی سُن کے نہیں خوش ہوتا
ایسا بدبخت نہ کیوں حشر میں ناشاد رہے

marfat.com

میں نہ چھوڑوں گا کبھی نام محمدؐ لینا
چاہے سینے پہ مرے نجد کا جلّاد رہے

گر عقیدہ ہی بُرا ہو تو ہے بے سُود عمل
ہے خطرناک مکاں کچّی جو بُنیاد رہے

ہوا گُستاخِ پیمبر جو۔ ہوا وُہ کافر
چاہے پہلے وہ فرشتوں کا بھی اُستاد رہے

یہ نئے قائد و رہبر یہ نئے مصلحِ دیں
کہ نیا فتنہ ہی بس کرتے یہ ایجاد رہے

تبلیغی ٹولہ

آ ر تبلیغ کی لے کر وہ شکاری آیا
دور مجھ سے مرے مولا مرا صیّاد رہے

marfat.com

پُختہ رکھ اپنے عقیدہ کو نہ ہو اُس میں لچک
موم کی طرح نہ ہو بلکہ وہ فولاد رہے

نجدیت

ریزہ خوانِ شہِ نجد ترے پیٹ میں ہو
اور مری پُشت پہ دستِ شہِ بغداد رہے

حلوہ شبرات کا کہتے ہیں حرام آج وہ لوگ
ساتھ گاندھی کے جو کھاتے کبھی پرشاد رہے

غوثِ اعظم سے مدد لینے کو وہ شرک کہیں
قاضیٔ شوکاں سے جو طالبِ امداد رہے

دُرّہ حضرتِ فاروق اگر آج بھی ہو
تو یہ گستاخ رہیں اور نہ یہ الحاد رہے

marfat.com

ماڈرن

جا کے یورپ میں یہ مسٹر نہیں واپس آتا
ساس کہتی ہے مرے گھر مرا داماد رہے

عزیزی عطاء المصطفٰے سے متعلق اشعار

دُعا اور نصیحت

میرا بیٹا ہے جمیل آپ کی مسجد میں خطیب
تاکہ کرتا یہ بیاں شرع کا ارشاد رہے

ذکرِ سرکارِ دو عالم یہ سُناتا ہی رہے
تاکہ سرکار کی ہر وقت ہمیں یاد رہے

اس کی تقریر میں کیوں لُطف نہ ہو پھر پیدا
ساتھ ساتھ آپ کی جب ملتی اِسے داد رہے

marfat.com

آپ کے شہر میں اب اس نے بنایا ہے مکاں
ہے دُعا میری جہاں بھی یہ رہے شاد رہے
میں دُعا کرتا ہوں اور آپ سب آمین کہیں
کہ یہ گھر اس کا سلامت رہے آباد رہے

اپنے بچّوں میں اِسے ہنستا ہُوا میں پاؤں
تا کہ خوش پا کے اِسے میرا بھی دِل شاد رہے

پوتے سلمان[1] یہ حسّان یہ ذیشان مرے
ساتھ تینوں کے سلامت میرا حمّاد رہے

اہلِسُنّت کا عَلم تھام کے یہ سارے چلیں
میرے ہی نقشِ قدم پر مری اولاد رہے

جو سبق مُجھ کو پڑھایا ہے مرے والد نے
وہ سبق سب مرے اِن بچّوں کو بھی یاد رہے

---

[1] مولوی محمد سلمان، مولوی محمد حسّان، مولوی محمد ذیشان اور مولوی محمد حمّاد

marfat.com

رہنا قائم اِسی مسلک پہ تُم اے میرے حسیں
یہ وُہ مسلک ہے کہ جس پر ترے اجداد رہے

اے بشیر اُن کی ہو یُوں دل میں محبّت راسخ
شعر پڑھتا ہوں کسی کا جو تمہیں یاد رہے

حلق پر تیغ رہے سینے پہ جلّاد رہے
لب پہ ترا نام رہے دل میں تری یاد رہے

marfat.com

یہ کوٹھی بھی عطارُ المصطفٰے ہے

کوٹھی کی خوشی میں محفل میلاد منعقد ہوئی۔ اس میں یہ نظم سنائی

نہ اِک تو ہی عطارُ المصطفٰے ہے
یہ کوٹھی بھی عطارُ المصطفٰے ہے

عطارُ المصطفٰے ہے جان میری
مری ہستی عطارُ المصطفٰے ہے

اِسے پاکر ہوا دل میرا ٹھنڈا
مرا "اے سی" عطارُ المصطفٰے ہے

مری صِحّت ہے قائم اس کے دم سے
کہ خالص گھی عطارُ المصطفٰے ہے

نہ ہوتے وہ تو پھر کچھ بھی نہ ہوتا
یہ دنیا بھی عطارُ المصطفٰے ہے

marfat.com

قیامت تک بھی جو شے پیدا ہو گی — جو ہے جو تھی عطارؔ المصطفیٰ ہے

اُتر جائے جو دل میں ایسی تقریر — فقط تیری عطارؔ المصطفیٰ ہے

کرے تردیدِ باطل علم سے جو — کوئی ہے؟ جی عطارؔ المصطفیٰ ہے

اسے سُن کر ہوئے مضبوط سُنّی — یہ وہ سُنّی عطارؔ المصطفیٰ ہے

یہ حُسنِ قرأت و جوشِ خطابت — عطا کس کی؟ عطارؔ المصطفیٰ ہے

برائے سینۂ گستاخ و ملحد — یہ اک برچھی عطارؔ المصطفیٰ ہے

بڑا مُہلک مرض ہے نجدیت کا — دوا اس کی عطارؔ المصطفیٰ ہے

وہابی بھاگ اُٹھا مجھ سے یہ سُن کر — ارے نجدی عطارؔ المصطفیٰ ہے

مئے حُبِّ نبی یہ دے رہا ہے — ارے لے پی عطارؔ المصطفیٰ ہے

خدا و مصطفیٰ ہوں تیرے حافظ — دُعا میری عطارؔ المصطفیٰ ہے

marfat.com

مرے احباب کہتے ہیں یہ مجھ سے کہ اک موتی عطار المصطفٰے ہے

بشیر آیا جو جنت میں تو بولا
یہ جنت بھی عطار المصطفٰے ہے

---

marfat.com

پیارے

تو فخرِ رُسل تو قائدِ کُل ترا رُتبہ ہے سب سے سوا پیارے
گئے سارے رسول نظر سے گزر کوئی تجھ سا مگر نہ ملا پیارے

ہاں طور پہ حضرت موسیٰ تھے اور چرخ پہ حضرتِ عیسیٰ ہیں
پر عرشِ عُلیٰ پر کون گیا ہے ایک تمہارے سوا پیارے

یہ منظر کیسا دلکش ہے رب عرش پہ جلوہ فرما ہے
اُمّت کی ہیں آنکھیں تجھ پہ لگیں تو سجدہ میں ہے جُھکا پیارے

سر سجدہ میں آنکھیں پُرنم ہیں اور چہرے پہ گیسو بکھرے ہیں
سامان نجاتِ اُمّت کے لیے بن گئی تیری ادا پیارے

marfat.com

حق عرش سے بولا اُٹھ پیارے اے اپنی اُمت کے حامی
تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں تو مانگ اور مجھ سے پا پیارے

تیرے روئے منور کی ہے قسم اور بکھری ہوئی ان زُلفوں کی
مَیں تیری رضا میں ہُوں راضی ذرا سر کو تو اپنے اُٹھا پیارے

پھر آپ یہ بولے سجدے میں مری اُمت مجرم و عاصی ہے
کر ان پہ نظر تو رحمت کی کر ان کو تو آج رہا پیارے

پھر جوش میں آیا بحرِ کرم محبوب سے یُوں ارشاد ہوا
تری اُمت کیلئے جنت کے دروازے ہیں سارے وا پیارے

ہم غرق تھے بحرِ عصیاں میں کب لائق تھے ہم جنت کے
ہوئے ایک تمہاری نسبت سے ہم موردِ لُطفِ خدا پیارے

جب حکم ہوا یہ محشر میں کہ بشیر کو ہم نے جنت دی
خود بڑھ کے کہا جنت نے مجھے مداح نبی تو آ پیارے

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ جمالہ

marfat.com

بشیر اپنا تو طیبہ کو سفر ہے

جو اُن کا نام لے وہ نامور ہے
جو اُن کی نعل پا لے تاجور ہے

رضا اللہ کی واللہ بِا للّٰہ
رضائے مصطفےٰ میں مُستتر ہے

خدا ہے لامکاں اُس کا کہاں دَر؟
محمدؐ کا ہی در اللہ کا دَر ہے

بھلا اُن کی بلندی کون جانے؟
قدم اللہ اکبر عرش پر ہے

تھی مرضی تیری تھا تیرا اشارہ
پلٹ آیا ہے سورج شق قمر ہے

مرے آقا کے در سے پھر گیا جو
ذلیل و خوار ہے وہ دَر بدر ہے

نظامِ مُصطفےٰ ہی میں ہے راحت
دِگر جو بھی ازم ہے پُر خطر ہے

نظامِ مُصطفےٰ لائے گا وہ ؛ جو
مقامِ مصطفےٰ سے بے خبر ہے

ؐ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

ہوا جن سا نہ کوئی اور نہ ہو گا — اُنہیں کہتے ہو مثل اپنی بشر ہے
مرے سر کو ٹھکانا مل گیا ہے — مرے آقا کا در ہے میرا سر ہے
مدینے کا ارادہ کر لیا ہے — مقدر اپنا لو اب اوج پر ہے

کوئی جاپان جائے کوئی یورپ
بشیرؔ اپنا تو طیبہ کو سفر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

ظہورِ نُور

تشریف نُور لایا ہے ہر سمت نُور ہے
تاریکیوں کا بُت تھا جو وُہ چُور چُور ہے

اندھوں کو روشنی سے کوئی فائدہ نہیں
یہ روز آنکھ والوں کا یومِ سرور ہے

ایمان کی نظر میں سراپا وہ نُور ہیں
تُجھ کو نظر نہ آئے تو تیرا قصور ہے

کوئی بھی شے نہیں جو نہیں اُن سے فیضیاب
ہر گُل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نُور ہے

عاشق نے جلوہ حق کا وہاں دیکھ کر کہا
میرے لیئے مدینہ انور ہی طُور ہے

marfat.com

مومن کی جان سے بھی ہیں مولا قریب تر
تو دور کہہ رہا ہے کہ تو اُن سے دور ہے

انکار معجزات کا، سائنس پر یقین
ثابت ہوا کہ عقل میں تیری فتور ہے

آقا غلام کی نہ سُنے تو سُنے گا کون ؟
میرا نبی ندا مری سُنتا ضرور ہے

اللہ سے مِلنا ہے تو رسولِ خدا سے مِل
جو اُن سے دُور ہے وُہ خدا سے بھی دُور ہے

اللہ کا حبیب ہو اور تیری مثل ہو؟
بے عقل تری عقل میں کتنا فتور ہے

کوئی کسی کے گاتا پھرے گُن مگر بشیر
موضوع اپنا ہے جو وہ شانِ حضور ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

مقامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے حاصل کیجیے عرفانِ مقامِ مصطفٰے
بعد میں پھر لیجیے نامِ نظامِ مصطفٰے

لاکھ سجدے کیجیے اللہ کو بے کار ہیں
ہو نہ جب تک دل میں پیدا احترامِ مصطفٰے

منکرِ شانِ رسالت تری یہ جنّت نہیں
دُور ہٹ یہ تو ہے جاگیر غلامِ مصطفٰے

تیری قسمت میں تو جنّت کی ہوا تک بھی نہیں
کیونکہ ہے جنّت کے ہر پتے پہ نامِ مصطفٰے

اہلِ ایماں کیلیئے ہے فرض سُننا لا کلام
ہر کلامِ حق تعالیٰ اور کلامِ مصطفٰے

marfat.com

ہے مداوا بالیقیں ہر فرد کے ہر درد کا
رحمتیں سب کے لیے لایا پیامِ مصطفٰے
ہیں وہ جلنے کیلئے ہی اُس جہاں میں بھی بشیر
جلتے ہیں جو اِس جہاں میں سُن کے نامِ مصطفٰے

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ و جمالہ

marfat.com

شانِ طیبہ

وہ ہے اللہ اکبر شانِ طیبہ
ملائک بھی ہیں مشتاقانِ طیبہ
شہنشاہ و گدا سب کھا رہے ہیں
ہر اک کے واسطے ہے خوانِ طیبہ
جواہر علم و عرفان و رضا کے
لیے آغوش میں ہے کانِ طیبہ
سہانے دن ہوائیں ٹھنڈی ٹھنڈی
یہی ہے عاشقو پہچانِ طیبہ
مزہ جنت میں کب ہے جو یہاں ہے
بہارِ خلد ہے قربانِ طیبہ

marfat.com

یہیں شاہوں کی جھکتی ہیں جبینیں
کہ شاہوں کے ہیں شہ سلطانِ طیبہ

تمنائے بہشت اس میں نہیں ہے
کہ اپنے دل میں ہے ارمانِ طیبہ

بشیر آثارِ یار اس نے دکھائے
یہ ہے عشّاق پر احسانِ طیبہ

marfat.com

مدینے کی باتیں

نہ کھانے کی باتیں نہ پینے کی باتیں
ہیں کرتا رہوں گا مدینے کی باتیں

جو سینہ مزیّن ہو عشقِ نبی سے
یہ باتیں تو ہیں ایسے سینے کی باتیں

نہک اٹھی محفل سُنائیں جو میں نے
رسولِ خُدا کے پسینے کی باتیں

یہ آبِ حیات اپنے جاموں میں بھر لو
خُدا کی قسم ہیں یہ جینے کی باتیں

محبّت کی باتیں سُناتے ہیں سُنّی
جو نجدی ہیں کرتے ہیں کینے کی باتیں

marfat.com

کہے گر کوئی یوں مدینے میں کیا ہے؛
تو سُنیئے نہ ایسے کمینے کی باتیں

بشیرؔ اِک مہینہ رہا ہوں مدینے
نہ بھولوں گا میں اُس مہینے کی باتیں

marfat.com

مدینہ ہے جنّت میں جانے کا زینہ

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
مدینے میں مرنا ہے دراصل جینا
ہے نورٌ علےٰ نور نامِ محمّد
اسی نام سے ہے منوّر یہ سینہ
یہاں من رآنی وہاں لَن ترانی
کہاں یہ مدینہ کہاں طورِ سینا
جو حج کر کے جاتا نہیں ہے مدینے
وہ کم بخت بدبخت اور ہے کمینہ
گیا جو مدینے وہ جنت میں پہنچا
مدینہ ہے جنت میں جانے کا زینہ

marfat.com

خدا نے یہاں آبِ زمزم پلایا
نبی سے وہاں آبِ کوثر ہے پینا

ہے نعمت مدینہ میں جینا بھی مرنا
مدینے کی اُلفت میں مرنا بھی جینا

مدینہ کی رفعت اگر دیکھنی ہو
تو مانگ اپنے اللہ سے چشمِ بینا

بشیرؔ اپنے مولا سے میری دُعا ہے
مروں تو زباں پر ہو وردِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

عطاء المصطفٰے جمیلؔ نے جب مدینہ منورہ میں عید کی

ہے یہ عطا حضور پہ ربِّ مجید کی
فریاد سُنتے ہیں وہ قریب و بعید کی

ایمان کا گزر ہی نہیں ایسے قلب میں
حسرت نہیں ہے جس میں مدینے کی دید کی

جنت حضور کی ہے کہ جنت ہے باب کی
محبوب کے سپرد خدا نے کلید کی

اللہ کا کلام ہے سرکار کا کلام
آیت یہ کہہ رہی ہے کلامِ مجید کی

پھر منبعِ حیات بھی زندہ ہے بالیقیں
تسلیم زندگی ہے تجھے گر شہید کی

marfat.com

گستاخیٔ رسول ہو جس شخص کا شعار
صورت خدا دکھائے نہ ایسے پلید کی

میرے جمیل تم تو بڑے خوش نصیب ہو
سرکار کے حضور میں تم نے جو عید کی

نعتِ رسول کہنا مرا فرض ہے بشیرؔ
سُنّت ادا میں کرتا ہُوں ربِّ حمید کی

صلی اللہ علیہ وسلم وآلہٖ قدر حسنہٖ وجمالہٖ

marfat.com

عطاء المصطفیٰ جمیل کے حج پر جانے کے موقع پر

اے عازمِ مدینہ!
تجھ سے ہے میرا کہنا با احترام کہنا ــــ

ــــ تیری جناب میں ہے میرا تو کام کہنا

اے عازمِ مدینہ! جب تم مدینے پہنچو
سرکارِ دو جہاں سے میرا سلام کہنا

میری طرف سے کہنا مجھ پر ہو پھر عنایت
پھر آنا چاہتا ہے تیرا غُلام کہنا

گو تین بار حاضر پہلے بھی ہو چُکا ہوں
لیکن حضور پھر بھی ہوں تشنہ کام کہنا

نظروں میں پھر رہا ہے وہ تیرا سبز گنبد
وردِ زباں ہے تیرا ہر وقت نام کہنا

marfat.com

سرِ خم اور آنکھیں پُر نم لب پر سلام جاری
روتا ہوں اب وہ کہو کر لُطفِ قیام کہنا

جا کر مدینے آؤں آ کر مدینے جاؤں
اِس سلسلہ کو آقا بخشیں دوام کہنا

میرے جمیل جب تم جالی شریف دیکھو
رو رو کے میری جانب سے بھی سلام کہنا

کہنا کہ میرے والد پھر آنا چاہتے ہیں
پھر اُن کی حاضری کا ہو انتظام کہنا

قاری منیر صاحب ہے عرض آپ سے بھی
جو کچھ سُنا ہے مجھ سے جا کر تمام کہنا

اہلِ نظر نے دیکھا اندھوں کا اندھا پن ہے
کو احلال کہنا حلوہ حرام کہنا

marfat.com

امرِ مباح کو بھی بدعت ہے کہنا ایسا
جیسے ہو صُبحِ صادق اور اُس کو شام کہنا
مثلِ حضورِ بنا گُستاخ کا ہے ایسا
آبِ نجس کو جیسے زمزم کا جام کہنا
گُستاخِ مصطفٰے کو مومن ہے کہنا ایسا
جیسے کسی طوائف کو نیک نام کہنا
یہ نعرۂ رسالت بھاتا نہیں ہے جن کو
اندرا کا اُن کو بھایا ہے رام رام کہنا

فیشن پرست لڑکی رُکتی نہیں ہے گھر پر
موزوں ہے ایسی لڑکی کو تیز گام کہنا
اوروں کا شغل دیکھا مدح و ثنائے دنیا
شغلِ بشیر نعتِ خیر الانام کہنا

marfat.com

م ح م د

محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

marfat.com

م

کلمہ میں میم اور مسلمان میں بھی میم
اسلام میں ہے میم تو ایمان میں بھی میم
جو صوم میں ہے میم تو رمضان میں بھی میم
رحمت میں ہے جو میم تو رحمان میں بھی میم

اس میم کا ہے جلوہ رحیم و کریم میں
کیا برکتیں ہیں دیکھو محمد کے میم میں

ہے آسماں میں میم زمیں میں بھی میم ہے
اور ہے مکاں میں میم مکیں میں بھی میم ہے
الہام اور روح امیں میں بھی میم ہے
راقم قلم میں نوحِ مبیں میں بھی میم ہے

اس میم کی بہار ہے باغِ نعیم میں
کیا برکتیں ہیں دیکھو محمدؐ کے میم میں

marfat.com

گر حمد میں ہے میم تو حامد میں میم ہے
اور مردِ حق میں میم مجاہد میں میم ہے

اور میم ہے نماز میں مسجد میں میم ہے
اور میم ہے مرید میں مرشد میں میم ہے

اس میم ہی کا نور ہے قلبِ سلیم میں
کیا برکتیں ہیں دیکھو محمد کے میم میں

marfat.com

"ح"

اہل حیا کو "ح" سے ہی حاصل حیا ہوئی
حاصل شہید حق کو حیات و بقا ہوئی

اور دل میں پیدا "ح" سے ہی حُبِ خدا ہوئی
"ح" سے حسیں کو حُسن کی دولت عطا ہوئی

"ح" حج میں حجرِ اسود و بیت الحرام ہے
کیا برکتیں ہیں "ح" کی محمد کے نام میں

یہ "ح" لحد میں ساتھ ہے راحت کے واسطے
محشر میں بھی ہے ساتھ یہ رحمت کے واسطے

وقتِ حساب ساتھ حمائت کے واسطے
ہر حال میں ہے ساتھ حفاظت کے واسطے

marfat.com

حل مشکلوں کو کرتی ہے ہر اک مقام میں
کیا برکتیں ہیں "ح" کی محمد کے نام میں

محبوب میں بھی "ح" ہے محبت میں بھی ہے "ح"
حاکم میں ہے جو "ح" تو حکومت میں بھی ہے "ح"

گر "ح" حکیم میں ہے تو حکمت میں بھی ہے "ح"
رحمٰن میں جو "ح" ہے تو رحمت میں بھی ہے "ح"

"ح" حیدر و حسین علیہ السلام میں
کیا برکتیں ہیں "ح" کی محمد کے نام میں

marfat.com

دوسری میم

اس میم سے مراد ملی بے مراد کو
اس میم نے ملایا ہے حق سے عباد کو
اس میم نے مٹایا ہے کفر و عناد کو
اس میم سے ہے موت جہانِ فساد کو
اس میم سے بہشت میں اپنا مکان ہے
کیا دوسری بھی میم محمد کی شان ہے
اس میم نے مٹائی ہے ظلمت قدیم کی
اس میم نے دلائی ہے رحمت رحیم کی
اور ہے یہ میم ملجا و ماوئ یتیم کی
مکہ مدینہ میں بھی تو برکت ہے میم کی

marfat.com

یہ میم مجرموں کو پیامِ امان ہے
کیا دوسری بھی میم محمد کی شان ہے

اِس میم سے تو لُطف ہے مولا کے نام میں
اِس میم ہی کا جلوہ ہے زمزم کے جام میں

اس میم ہی کا نور ہے بیت الحرام میں
اس میم سے مدد ملی مشکل کے کام میں

یہ میم ہی تو موجبِ خلقِ جہان ہے
کیا دوسری بھی میمِ محمد کی شان ہے

marfat.com

د

آدم ہوئے فرشتوں کے مسجود دال سے
کافر جنابِ حق سے ہے مردود دال سے

حامد جو دال سے تو ہے محمود دال سے
دونوں جہان ہو گئے موجود دال سے

دین اور دنیا دونوں محمد کا مال ہے
بنیاد دو جہاں کی محمد کا دال ہے

دانش میں ہے جو دال تو دانا میں دال ہے
دولت میں ہے جو دال تو داتا میں دال ہے

امداد میں ہے دال مداوا میں دال ہے
دتِ صدف میں دال ہے دریا میں دال ہے

ہر دل میں دال ہی کا تو دیکھو جمال ہے
بنیاد دو جہاں کی محمد کا دال ہے

marfat.com

اِس دال سے قبول خدا کو دُرود ہے
اِس دال سے بشیر یہ ہر اِک وجود ہے
مردِ سخی کا دال سے فیض اور جود ہے
خوش دال سے شہید پہ ربّ ودود ہے
نزدیک و دور دال کا فیضِ کمال ہے
بنیاد دو جہاں کی محمد کا دال ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

شہد سے میٹھا محمدؐ نام

میم مئے توحید پلائے　　اور "ح" حق سے آ کے ملائے　　دوسری میم مراد دلائے
اور یہ "دال" محمد یارو　　دور کرے آلام　　شہد سے میٹھا محمد نام

میم سے ہیں محبوبِ ربّ کے　　"ح" سے حاکم عجم و عرب کے　　دوسری میم سے مالک سب کے
"دال" سے داتا دونوں جہاں کے　　جُود ہے اُن کا عام　　شہد سے میٹھا محمد نام

میم سے ہیں ہر دُکھ کے مداوا　　"ح" سے حامیِ ہر بے چارا　　دوسری میم یتیم کی ملجا
"دال" بچا کر دوزخ سے　　فردوس کا دے پیغام　　شہد سے میٹھا محمد نام

میم محبت کی مے لایا　　"ح" نے حق کا جام پلایا　　دوسری میم نے مست بنایا
دال سے دل میں بشیر کے اُنکی　　یاد ہے صبح و شام　　شہد سے میٹھا محمد نام

صلی اللہ علیہ وآلہٖ قدر حسنہٖ وجمالہٖ

marfat.com

تضمینات

marfat.com

حُسنِ یُوسفؑ دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری

حُسنِ یوسف کا ہوا ایک جہاں میں چرچا
اِک نظر جس پہ پڑی اُس پہ ہوا غش طاری
حضرتِ روح نے مُردوں کو کیا ہے زندہ
قُم کہا جس کو حیات اُس میں ہوئی ہے ساری
پھیر کر ہاتھ کیا جسمِ جذامی اچھا
اور دی اُن کو بصارت جو تھے اُس سے عاری
حضرتِ موسیٰ نے حق سے یدِ بیضا پایا
نور کے چشمے ہوئے ہاتھ سے اُن کے جاری
سامنے آئی جو تصویرِ محمدؐ میرے
خوبیاں اُس میں نظر آئیں یہ مجھ کو ساری

marfat.com

ہوش کھو بیٹھا بشیرؔ اُس کا نظارہ کر کے
بے خودی میں یہ ہوا شعر زباں پر جاری
"حُسنِ یوسف دمِ عیسٰی یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری"

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

بعد از خُدا بزرگ توئی قِصّہ مختصر

لاکھوں حسین دنیا میں آئے ہمیں نظر
تیرے جمال کی ہے مگر شان ہی دِگر

یوسف کے رُعبِ حُسن نے کاٹی تھیں اُنگلیاں
اور مصطفٰے کی اُنگلی نے شق کر دیا قمر

وہ کون جلوہ گر تھا تری ذات میں حضور
سجدہ جو آ کے آپ کو کر جاتے تھے شجر

واللہ دو جہان میں اُن سا نہیں کوئی
گستاخ کہہ رہے ہیں انہیں اپنا سا بشر

سجدہ ترا خدا کو بھی کرنا فضول ہے
جب تک جُھکے نہ پہلے درِ مصطفٰے پہ سر

marfat.com

اے یارِ غار تیرے میں اثار پر نثار
قربان مصطفٰے پہ کیا جان و مال وزر

شیطاں کو آج ناز ہے اپنے عروج پر
اے کاش آج ہوتے کبھی حضرتِ عُمر

محبوبِ حق کی مدح میں جب تھک گیا بشیرؔ
بے ساختہ کہا یہ پھر اس نے پکار کر

لا یُمکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

صلی اللہ علیہ و آلہٖ قدر حسن و جمالہ

marfat.com

خسروِ اعرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

تیرے صدقے میں ملیں ہم کو یہ اپنی جانیں
جانِ جاں تم پہ ہوں صدقے یہ ہماری جانیں

ذات تیری ہے نشاں ذات وصفاتِ حق کی
تیری اک شان سے ظاہر ہیں خدا کی شانیں

تری چشمانِ مبارک ہیں کرم کے چشمے
اور ترے کان ہیں فریاد رسی کی کانیں

گرچہ ایمان بھی لے آئیں خدا پر بندے
پھر بھی کافر ہیں وہ جب تک نہ تجھے بھی مانیں

marfat.com

رفعتِ نور بیاں کرلے بشیر خاکی
"فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا"

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

آوازِ سگاں

ہم منگتے ہیں احمد کے وہ داتا ہے ہمارا
جو مانگیں گے ہم اُس سے ہمیں دے گا وُہ پیارا

گر شور مچاتے ہیں یہ مُنکر تو مچائیں
"آوازِ سگاں کم نہ کند رزقِ گدارا"

marfat.com

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز

دیوبند کے جشن صد سالہ میں جب اندرا گاندھی نے شرکت کی

ترا اے دیوبند اب کھُل گیا راز
کہ تیری اندرا گاندھی ہے دم ساز
تمہارے جشن میں وہ کیوں نہ آتی
کند ہمجنس با ہمجنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

marfat.com

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

محمدؐ باعثِ تخلیقِ افلاک
محمدؐ موردِ ارشادِ لولاک
کوئی اُن سا ہوا ہے اور نہ ہوگا
نظیر و مثل سے سرکار ہیں پاک
مگر نجدی کی جرأت کو تو دیکھو
انہیں مثل اپنی کہتا ہے یہ بیباک
بشیرؔ اِس جرأتِ نجدی پہ بولا
"چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک"

marfat.com

بے مثل آقا صلے اللہ علیہ وسلم

سرورِ عالم نہ ہوں کیوں بے نظیر
مالک و مختار وہ اور ہم فقیر
بے ادب سرکار کا ہمسر نہ بن
"کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر"

آئینۂ حق نما صلے اللہ علیہ وسلم

حق نبی را حق نما آئینہ کرد
اس پر رکھتے ہیں یقیں سب اہلِ دُرد
بے ادب! تُو اُن کو ناکارہ کہے
"حملہ بر خود مے کنی اے سادہ مرد"

marfat.com

بدعقیدہ سے بچو!

جس کو ذکرِ شانِ احمد سے ہو کَد
اس کی میٹھی بات بھی کر دے تو رَد

حکمِ اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ پہ چل
دور شَوازِ اختلاطِ یارِ بَد

marfat.com

ذیابُ فی ثیابٍ

ہیں بظاہر پارسا و حق پرست
اور بباطن بُغضِ احمد میں ہیں مست
دشمنِ احمد کی صورت پر نہ بھول
"اے بسا ابلیس آدم روئے ہست"

نرالی توحید

ذکرِ شہ سے نجدیوں کی جاں چلی
شرک و بدعت اُن کے ہاں ہر شے بھلی
اور پھر کہتے ہیں یہ توحید ہے
"گر ولی این است لعنت بر ولی"

marfat.com

حلوہ خوردن را روئے باید

کیسے حلوہ کھائے اُس کا روئے بد
جس کے دل میں مصطفٰے کا ہو حسد

نعتِ احمد پڑھ کے حلوہ کھایئے
"ہر کہ آرد قند لوزینہ خورد"

marfat.com

کمالِ حُسن

تھی تاریکی جہاں بھر میں ترے بِن
ترے جلوے سے روشن ہو گیا دِن
کمالِ حُسن کی تصویر ہے تُو
"خُلِقتَ مُبرَّأً مِن کُلِّ عَیبٍ"

تکبّر

درِ مصطفٰے پر جُھکا ہے جو فرد
بلندی کو وہ پا گیا نیک مرد
جو اِس در سے اُٹھا گرا اوندھے مُنہ
"تکبر عزازیل را خوار کرد"

marfat.com

ختمِ نبوت

ٹھیک کہتے ہو کہ ہے کافر و مُرتد و لعیں
وہ جو دروازہ نبوت کا نہیں مانتا بند
اپنی تحذیر بھی لیکن کبھی پڑھ کر دیکھی؟
"ایں گنا ہیست کہ در شہر شما نیز کنند"

marfat.com

مرزائیوں سے خطاب

اُس طرف ہو قادیاں میں اِس طرف ربوہ میں ہو
اُن کے بھی ہمراز ہو اور ہم سے بھی ہو ہمکلام
غالباً تیرے ہی حق میں ہے کوئی یوں کہہ گیا
"بامسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام"

وہ جو اپنوں کو چھوڑ کر غیروں سے جا ملے اُن سے خطاب

نکل آئے ہیں اب میداں میں سُنّی
ادھر آ اور شریکِ جنگ ہو جا
تو سُنّی ہے نہ غیروں میں نظر آ
دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

marfat.com

دیگر

اِدھر کہتے ہیں یوں سُنّی تو ہیں ہم
اُدھر غیروں سے بھی ملتے ہیں پیہم
یہ صورت دیکھ کر میں بول اُٹھا
"من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد"

marfat.com

عید میلاد النبی

صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

طلوعِ سحر

مبارک ہو مبارک ہو حبیبِ کبریا آئے
امام المرسلیں آئے نبیُّ الانبیاء آئے
برائے گمرہاں وہ مشعلِ راہِ ہُدیٰ آئے
مریضِ دردِ عصیاں کے لیے بن کر دوا آئے

وُہ مخدومِ دو عالم احمدِ مختار آیا آج
مُبارک ہو تجھے اُمت ترا غمخوار آیا آج

گُلستانِ جہاں بادِ خزاں سے سارا ویراں تھا
نہ غنچہ تھا نہ گل تھا اور نہ سنبل تھا نہ ریحاں تھا
ہوائیں گرم چلتی تھیں دلِ بُلبل پریشاں تھا
یہ سب کچھ تھا مگر پھر بھی خُدا اس کا نگہباں تھا

marfat.com

یکایک جوش میں وہ رحمتِ پروردگار آئی
کہ بطحا کی طرف سے باغ میں بادِ بہار آئی

بہار آئی پرندے اب چمن میں چہچہاتے ہیں
درختِ میوہ دار اب سر کو سجدے میں جھکاتے ہیں
خدا کے گیت گاتے ہیں خوشی سے لہلہاتے ہیں
خوشی سے پھول بھی تو اب نہیں پھولے سماتے ہیں
کہیں ربّ علیٰ ربّ علیٰ کی خوش ندائیں ہیں
کہیں صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ کی خوش نوائیں ہیں

گلِ یکتا کھلا اِس دن گلستانِ رسالت میں
نگینِ بے بہا اِس دن لگا فصِّ نبوت میں
ہوئی تکمیلِ دیں جس سے وہ ختم الانبیا آئے
کمالاتِ نبوت کے جہاں میں منتہا آئے

وہ آئے عرشِ اعظم بھی ہے شاہد جن کی رفعت کا
اَلَمْ نَشْرَحْ سے چلتا ہے پتہ سینے کی وسعت کا

marfat.com

وہ آئے جن کے سر باندھا گیا سہرا شفاعت کا
وہ آئے جن کے کوچے پر گماں ہوتا ہے جنت کا
وہ آئے ہم غریبوں کا جو ملجا ہیں سہارا ہیں
جو مظلوموں کے حامی ہیں جو بیچاروں کا چارا ہیں

کرو میلادِ آنحضرت پہ تم اظہار فرحت کا
کوئی منکر اگر فتویٰ تمہیں دے شرک و بدعت کا
تو کہہ دو علم ہے اے بے ادب تیری عداوت کا
طریقہ ہے یہ اہلِ عشق یعنی اہلِ سُنّت کا

تجھے بھی نشہ ہوتا کاش حضرت کی محبت کا
خدا شاہد ہے دیتے تم کبھی فتویٰ نہ بدعت کا
تو سچ کہتا ہے منکر واسطے تیرے تو بدعت ہے
مگر جن کو حبیبِ حق سے الفت ہے محبت ہے
دلوں پر جن کے عشقِ مصطفائی کی حکومت ہے
میسّر آج کے دن ان کو ایماں کی حلاوت ہے

marfat.com

تو جا منکر! فدایانِ محمد کو ستانا چھوڑ
نبی کا عشق پیدا کر ہمیں مشرک بنانا چھوڑ

مکینِ گنبدِ خضریٰ میں سو جاں سے ترے قرباں
مری بھی ایک حسرت ہے مرے دل کا بھی ارماں

مجھے بھی تجھ سے الفت ہے مرا بھی قلب ہے نالاں
نگاہِ لطف ہو میری طرف مجھ پر بھی ہو احساں

تمنا ہے ترے روضہ پہ میری بھی رسائی ہو
مری آنکھوں نے بھی وہ لذتِ دیدار پائی ہو

الٰہی میرے قلبِ مضطرب پر تیری رحمت ہو
مری اس چشمِ گریاں کے بھی حصہ میں زیارت ہو

میسر حاضریِ بطحا کی ہو میری یہ قسمت ہو
بہت حیراں رہا ہوں اے خدا اب دور فرقت ہو

marfat.com

رسولِ پاک کہتے ہیں کوئی مجھ کو سُنا جائے
بشیرِ منتظر بھی اب مدینہ کو چلا آئے

؎ الحمدللہ میری دُعا سنی گئی۔ اور میں چھ مرتبہ مدینہ منورہ کی حاضری سے مشرف ہو چکا ہوں تین مرتبہ حج کیلئے گیا ہوں۔ اور تین مرتبہ عُمرہ کیلئے۔ تاہم تڑپ باقی ہے۔ اور تمنا ہے کہ پھر حاضری نصیب ہو۔ آمین

marfat.com

خوب خوشیاں کیجئے

عیدِ میلاد النبی پر خوب خوشیاں کیجئے
رحمت و بخشش کے دن بخشش کا ساماں کیجئے

چشمِ ما روشن دلِ ماشاد کا دیجے ثبوت
بام و در کیجے مزیّن اور چراغاں کیجئے

مالکِ باغِ جناں آئے ہوئے دل باغ باغ
کوچہ و بازار صدر شکِ گلستاں کیجئے

محفلیں میلاد کی چاروں طرف ہوں منعقد
اُن کے ذکرِ پاک سے شیطاں کو حیراں کیجئے

منکرِ علم نبی کا جہل کیجے آشکار
سرورِ کونین کو ثابت ہمہ داں کیجئے

marfat.com

صاف ہے قرآن میں فرمانِ حق فَلْیَفْرَحُوْا
کوئی کچھ کہتا رہے تعمیلِ فرماں کیجیے

عقل کہتی ہے کہ اتنا خرچ کیوں کرتے ہیں آپ
عشق فرماتا ہے سب کچھ اُن پہ قُرباں کیجیے

جن کے صدقے میں ہمیں اللہ نے سب کچھ دیا
ان کے نامِ پاک پر صدقے دل و جاں کیجیے

اِن کی آمد حق تعالیٰ کا بڑا احسان ہے
مانیئے احسانِ حق اور شکرِ احساں کیجیے

جانِ ایماں ہے ادب اللہ کے محبوب کا
دیکھیے ضائع نہ گستاخی سے ایماں کیجیے

چھوڑیئے مشرک مسلماں کو بنانا چھوڑیئے
کافر و مشرک ہیں جو ان کو مسلماں کیجیے

اے شریکانِ جلوسِ عیدِ میلاد النبی
متحد رہنے کا اس دن عہد و پیماں کیجیے

marfat.com

مشکلیں پیدا ہوئی ہیں مغربی تہذیب سے
اتّباعِ مصطفٰےؐ سے مشکل آساں کیجیے

دعوئ اسلام رکھتے ہیں تو اپنے آپ کو
اپنے قول و فعل سے ثابت مسلماں کیجیے

آپ کی ہر نظم حق کی ترجماں ہے اے بشیر
ایسی ہی لکھ لکھ کے نظمیں حق نمایاں کیجیے

marfat.com

ہم منائیں گے یہ روزِ پُر بہار

عید میلاد النبی پھر آگئی
ہر طرف اللہ کی رحمت چھا گئی

اہلِ دل کے دل خوشی سے کھِل گئے
اہلِ کیں کینے سے ہو بے دل گئے

سب خوشی سے پھولنے پھلنے لگے
کچھ حسد کی آگ میں جلنے لگے

کیوں منائیں وہ نہ مانیں لاکھ بار
ہم منائیں گے یہ روزِ پُر بہار

ہم ہیں نوری چاہتے ہیں نُور ہی
اور تم بہتر ہو اِس سے دُور ہی

محفلِ میلاد سے غافل نہ ہو
یعنی اُن کی یاد سے غافل نہ ہو

کلمۂ توحید ہے اِک امرِ خیر
کفر ہے لیکن رسالت کے بغیر

جو زباں کرتی نہیں ذکرِ رسول
وہ خدا کا نام لے تو ہے فضول

marfat.com

جلسۂ سیرت ہو یا میلاد ہو — کوئی بھی صورت ہو اُن کی یاد ہو
خود کریں سیرت کا جلسہ منعقد — محفلِ میلاد سے پھر کیسی ضد

دور تیری تلخیاں ہو جائیں گی — کھا مٹھائی محفلِ میلاد کی
خود کھڑا ہو غیر کا دامن نہ تھام — کر قیام اور پڑھ محمد پر سلام

کم نہیں بم سے بشیر اپنا کلام
جس سے باطل کا گرا قلعہ تمام

marfat.com

معاذ اللہ یہ محفل ہے کنہیا کے جنم جیسی

خُدا کی بندگی تو نام لینا مصطفٰے کا ہے
جو اس کو شرک کہتا ہے وہ کب بندہ خدا کا ہے

ہمارے واسطے ہے زندگی نعرہ رسالت کا
عدو کے واسطے لیکن یہ اٹیم کا دھماکا ہے

معاذ اللہ یہ محفل ہے کنہیا کے جنم جیسی
یہ مفتی ہے کہ وائسرائے ہند و سبھا کا ہے

مٹھائی محفلِ میلاد کی یہ کس طرح کھائے
کہ اس بدبخت کو چسکا تو کوّے کی نذا کا ہے

marfat.com

یہاں تفسیرِ "مازاغ البصر" سے چشمِ ما روشن
وہاں اندھوں میں فکرِ "زاغ" اور اس کی غذا کاہے

سیہ رُو، تُند خو۔ اور سر منڈا اور سر بسر فتنہ
یہ گستاخِ نبی کا مختصر سا ایک خاکہ ہے

سنائے نہ کوئی یٰسین مرتے دم بھی نجدی کو
کہ یہ منکر ندا کا اور اِس پر حرف "یا" کا ہے

فریبِ اہلِ باطل سے ہمیں آگاہ فرمایا
یہ اہلِ حق پہ احسان و کرم احمد رضا کا ہے

بشیر اشعار تیرے باعثِ تقویتِ حق ہیں
کہ انجکشن ترا ہر شعر باطل کی دوا کا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہٖ جمالہ

marfat.com

مُسلماں کے لیے میلاد کا دن عید کا دن ہے

تعالےٰ اللہ کسی کا نُور کیسی شان سے چمکا
منوّر ہو گیا ہے جس سے ذرّہ ذرّہ عالم کا
مسلماں کے لیے میلاد کا دن عید کا دن ہے

کئی ایسے ہیں جنکے حق میں ہے یہ دن محرّم کا
جو امرِ خیر پہ بدعت کا فتویٰ تھوک دیتا ہے
ہے اُس خشکی کے ملّے کو مرض بدعت کی بلغم کا
مٹھائی محفلِ میلاد کی کہتا ہے بدعت ہے

مگر بٹنے لگی جس دم تو لینے کو بھی آ دھمکا
خدا کے نور کو گستاخ اپنی مثل کہتا ہے
مماثل بن رہا ہے گندہ پانی آبِ زمزم کا

marfat.com

ہمارا نعرۂ تکبیر پھر نعرہ رسالت کا
دھماکا ہے کسی کے واسطے گویا یہ ایٹم کا
بشیر اپنی دعا ہے جب مروں تو نعرۂ آخر
ہو صلّے اللہ علیک یا رسُولَ اللہ وسَلّم کا

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

ساری مخلوق مسرّت میں نظر آئی ہے

اکبرالہ آبادی کی ایک رباعی ہے:

مہر و مہ خوش ہیں روز خوش شب خوش
وحشیِ دشت خوش مہذّب خوش
ہیں غرض آپ کی ولادت سے
مسٹر ابلیس کے سوا سب خوش

۔اس رباعی کا ترجمہ میں نے یوں کیا ہے:

جشنِ میلادِ نبی ہر جگہ ہوتا دیکھا
بدنصیبوں کا نصیبہ جو تھا سوتا دیکھا
ساری مخلوق مسرّت میں نظر آئی ہے
ایک ابلیسِ لعیں ہے جسے روتا دیکھا

marfat.com

جلسۂ میلاد شریف پر میں نے لکھا ہے:

یہ مدرسے، اسکول، یہ اخبار، رسالے
سرکار نے کھولے؟ کہ صحابہ نے نکالے؟
یہ مرغ مسلّم یہ متنجن کے نوالے
سرکار نے کب کھائے ہیں؟ کر پیش حوالے
تم جو بھی کرو بدعت و ایجاد روا ہے
اور ہم جو کریں جلسۂ میلاد بُرا ہے

marfat.com

یہ عید اللہ والی ہے اور اللہ اِس کا والی ہے

ہماری عید میلاد النبی پھر آنے والی ہے
یہ عید اللہ والی ہے اور اللہ اس کا والی ہے

یہ عید اُس کی ولادت کی خوشی میں ہم مناتے ہیں
کہ جس کے در پہ ہر شاہ و گدا دیکھا سوالی ہے

اگر یہ دن نہ ہوتا تو نہ ہوتیں دونوں عیدیں بھی
حقیقت میں یہ عید اُن دونوں عیدوں سے بھی عالی ہے

جو اس دن بھی نظر آتا نہیں خوش تو سمجھ لیجے
کہ اس کا دل رسول اللہ کی اُلفت سے خالی ہے

marfat.com

۱۴ اگست اور ۱۲ ربیع الاوّل

گر چودہ اگست کو خوشیاں ساری سارے مل کے مناتے ہو
تو بارہ ربیع الاوّل کو کیوں خوشیوں سے گھبراتے ہو
گر چودہ اگست کو خرچ یہ سارا جائز ہے اور کرتے ہو
تو بارہ ربیع الاوّل کے دن خرچ سے کیوں تم ڈرتے ہو

مرحبا مرحبا مرحبا

رحمتِ دو جہاں بن کے وہ آگیا ہر طرف سے یہ آنے لگی ہے صدا
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
سارے حور و ملک قدسیانِ فلک کہہ رہے ہیں یہی مل کے سب برملا
مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

marfat.com

محبوبِ ربّ پیدا ہوئے

جنّوں میں انسانوں میں بھی — حوروں میں غلمانوں میں بھی
چرچے یہی ہونے لگے — محبوبِ رب پیدا ہوئے

رحمت غریبوں پر ہوئی — شفقت یتیموں پر ہوئی
بیواؤں کے بھی دن پھرے — محبوبِ رب پیدا ہوئے

یہ عید ہے میلاد کی — ساعت مبارکباد کی
ہیں مومنوں کے دل کھلے — محبوبِ رب پیدا ہوئے

تجھ کو مبارک ہو بشیرؔ — پیدا ہوئے بدرِ منیر
تاریکیوں کے دن گئے — محبوبِ رب پیدا ہوئے

marfat.com

شیطان۔ اُلّو اور کوّا

جب پیدا شہِ ابرار ہوئے　　سب بچ گئے سارے پار ہوئے
شیطان کا بیڑا غرق ہوا　　لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

ہوئی نورِ خدا کی جلوہ گری　　تو روشنی ہر سو پھیل گئی
بیچارہ اُلّو چھپنے لگا　　لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

جو بہار کا موسم آتا ہے　　تو بُلبُل نغمے گاتا ہے
کوّے کو بہار سے مطلب کیا　　لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ

marfat.com

متفرّقات

marfat.com

جانِ ایمان

ایک مستند روائت کا منظوم ترجمہ

ہے روائت[1] سرورِ کونین محبوبِ خدا
باعثِ ایجادِ عالم مشعلِ راہِ ہدےٰ
زینتِ بزمِ رسل صدرِ حسینانِ جہاں
جن کی فرقت کا قمر بھی دل میں رکھتا ہے نشاں
جو گلستانِ نبوت کے ہیں اک بے مثل پھول
وہ جو نبیوں کے نبی ہیں اور رسولوں کے رسول
اِک جھلک ہے جن کی پیشانی شمسِ پُر ضیا
اور جن کا آسمانی چاند ہے اِک نقشِ پا
وہ جنہیں پیار و محبت سے بلاتا ہے خدا
وہ مرے آقا مرے پیارے محمد مصطفےٰ

[1] جامع المعجزات مطبوعہ مصر

marfat.com

ایک دن تھے جلوہ فرما اپنی مسجد میں حضور
اور تھے موجود واں اصحاب بھی با صد سرور
یوں نظر آتے تھے اپنے دوستوں میں مصطفےٰ
جس طرح ہو آسماں پر چاند تاروں میں گھرا
حضرتِ روح الامیں حاضر ہوئے دربار میں
اور اِک قصہ بیاں کرنے لگے سرکار میں
عرض کی اے کہ ترا رُتبہ، سوا عالم سے ہے
اے کہ میری عزت و عظمت تمہارے دم سے ہے
اے کہ نامِ پاک ہے پیارے ترا جانِ حیات
تو اگر پیدا نہ ہوتا تو نہ ہوتی کائنات
آپ کی معراج سے پہلے اے میرے تاجِ سر
اک فرشتہ آسمانوں پر مجھے آیا نظر
اک مرصّع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار
اور فرشتے تخت کے ماحول تھے ستّر ہزار

marfat.com

سامنے اس کے کھڑے تھے صف بہ صف باندھے ہوئے
حق تعالیٰ نے بڑی عزّت عطا کی تھی اُسے
تھا یہ حاکم اور ہر اک اُن میں سے محکوم تھا
تھے وہ سارے اس کے خادم اور یہ مخدوم تھا
وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام
کر رہے تھے ذکرِ حق مل کر یہی تھا ان کا کام
اب کہ میں جو ایک دن گزرا ہوں کوہِ قاف سے
اک بڑا حیران کن منظر نظر آیا مجھے
دیکھتا ہوں کیا کہ اک آواز دردانگیز ہے
دل کے ٹکڑے کرنے میں تلوار سے بھی تیز ہے
گریہ وزاری میں ہے کوئی بہت اندوہگیں
رو رہا ہے اور رونا اس کا تھمتا ہی نہیں
کہہ رہا ہے میرے مولا میری لغزش بخش دے
ہاں خطا مجھ سے ہوئی ہے مانتا ہوں میں اسے

marfat.com

کر رہا ہے التجائیں حق سے با عجز و نیاز
میرے آقا میری دانش میں نہ آیا کچھ یہ راز
میں بڑھا آگے کہ دیکھوں تو سہی کیا راز ہے
کون ہے یہ رونے والا کس کی یہ آواز ہے
اللہ اللہ رب کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام
یا نبی یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام
تخت پر دیکھا تھا اس کو ایک دن افلاک پر
اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر
اس کے خادم تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار
آج یاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی ہے نہ یار
میں نے اس سے جا کے پوچھا کیوں ہوا تیرا یہ حال
کس لیے آیا ہے تجھ پر اے فرشتے یہ زوال
رو کے پھر کہنے لگا مجھ سے کہ اے روح الامیں
اب کسی صورت وہ ہائے وقت ہاتھ آتا نہیں

marfat.com

لیلۃُ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر
میرے آگے سے ہوُا اُن کی سواری کا گزُر
محو ذکرِ حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
بہرِ تعظیم محمدؐ رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لیے وجہِ وبال
آگیا اپنی جلالیت میں ربِّ ذوالجلال
حکم فرمایا نکل جا اے فرشتے پُر غرور
کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نُور
یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نامنظور ہے
دور ہے جو میرے احمد سے وہ مجھ سے دور ہے
وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حُبِّ رسُول
جن میں بو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاغذ کے پھول
ذکر میرے میں کوئی دن رات گر مشغول ہے
تارکِ تعظیمِ احمد ہے تو نامقبول ہے

marfat.com

تخت سے مجھ کو اتارا اور یہاں پھینکا مجھے

رونا ہے میرے لیے اب میں ہوں رونے کیلئے

اب بتا مجھ کو اے جبریلِ اَمیں میں کیا کروں

یونہی کیا مغضوبِ حق ہو کر یہاں روتا رہوں

تو ہی میری مغفرت کی کر دعا روح الامیں

بخشدے مجھ کو خدا بہرِ شفیع المذنبیںؐ

مجھ کو آیا رحم میں نے عرض کی اللہ سے

یا الٰہی رحم فرما اور اس کو بخش دے

یا رسول اللہ ترے صدقہ میں یہ میری دعا

حق تعالیٰ نے سنی اور حکم مجھ کو یوں دیا

اس سے کہہ دو چاہتے ہو تم اگر بخشش مری

گر تجھے منظور ہے کہ بخشں دوں لغزش تری

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو ورود

تو مرے محبوب پر اک بار پڑھ ڈالو درود

marfat.com

اس نے جب مجھ سے سنا یہ تو ہوا مسرور وُہ
اپنے رنج و غم بھی سب کرنے لگا پھر دور وُہ
مغفرت کا وعدہ سن کر اب بڑا خورسند تھا
یارسول اللہ اب رونا بھی اس کا بند تھا
شوق سے پڑھنے لگا پیارے وہ پھر تجھ پر درود
بس تھا پھر کیا اس پہ راضی ہو گیا ربّ ودود
آج میں نے پھر اُسے دیکھا ہے اپنے تخت پر
پڑھتا رہتا ہے درود اب آپ پر وُہ بیشتر
اے بشیرؔ اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے
کہ بجز حُبِّ نبی ذکرِ خدا مردود ہے

marfat.com

دِلوں کے ارادے تمہاری نظر میں

فتح مکہ سے دوسرے دن کا ذکر ہے۔ کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف کر رہے تھے فضالہ ابن عمیر نے موقع دیکھ کر ارادہ کیا کہ حضور کو شہید کر دے۔ اس ارادہ سے

خنجر بکف حضور کے پیچھے چلنے لگا

دل میں فضالہ نے کہا — اس دم ہیں تنہا مصطفٰے
ہیں آگے آگے وہ اگر — پیچھے کی اُن کو کیا خبر؟

کافر کو اِس کی کیا خبر — ہوتا نبی ہے باخبر
سوچا فضالہ نے وہاں — موقعہ ملے گا پھر کہاں

پیچھے سے خنجر مار دوں — فرض اپنا سر سے اُتار دوں
آیا جو دل میں یہ خیال — سوچا کہ خنجر لوں نکال

رُخ پھیر کر سرکار نے — اُس احمدِ مختار نے
ہنس کر فضالہ سے کہا — سوچا ہے دل میں تو نے کیا؟

marfat.com

میرا نگہباں ہے خُدا　　تو کیا بگاڑے گا مرا
خنجر یہ تیرے ہاتھ ہے　　اللہ وہ میرے ساتھ ہے

آگے بڑھے پھر مصطفٰے　　سینے سے سینے کو لگا
دل نور سے سب بھر دیا　　اور دور کینہ کر دیا

کافر وہیں رونے لگا　　اور اپنا دل دھونے لگا
آنکھوں سے آنسو تھے رواں　　اور کہہ رہی تھی یوں زباں

اے شاہِ کل عالی مقام　　میں بن گیا تیرا غلام
اپنا بنا لیجے مجھے　　کلمہ پڑھا دیجے مجھے

شب تھی سویرا ہو گیا　　اب سے میں تیرا ہو گیا
اللہ مہرباں ہو گیا　　اور وہ مسلماں ہو گیا

(رحمۃ للعالمین)

marfat.com

حجّاج کرامؓ کی روانگی کے موقع پر

جدھر دیکھو مدینے آنے جانے ہی کی باتیں ہیں
بڑا ہی یہ مبارک ہے مہینہ یارسول اللہ
نہ پھولوں کو مہک ملتی نہ خوشبو عطر میں ہوتی
ترا پیدا نہ ہوتا گر پسینہ یارسول اللہ
میں مکّہ سے انگوٹھی حج کی لایا ہوں مدینے میں
کہ اِس میں اَب لگا دے تو نگینہ یارسول اللہ

marfat.com

جانِ حج

ہزاروں درود اور ہزاروں سلام
بروئے محمد علیہ السّلام

کوئی کام بگڑے نہ سدھرے اگر
تو فوراً وہیں لو محمد کا نام

ترے سارے اعمال بے کار ہیں
نبی کا جو دل میں نہیں احترام

یہی جانِ حج تھا خُدا کی قسم
کیا آٹھ دن جو مدینے قیام

marfat.com

یا رسول اللہ

تِرا دربار ہے دربارِ عالی　　سنہری ہے ترے روضے کی جالی
کھڑا ہے سامنے تیرا سوالی　　رہے جھولی نہ اب اس کی بھی خالی

شبِ معراج حُکمِ حق

حکم ہے میرا میرے فرشتو　　نارِ جہنم آج بجھا دو
جنت کے دروازے کھولو　　صلے اللہ علیہ وسلم
امت کو بخشانے والا　　جنت میں لے جانیوالا
آج ہے اوپر آنے والا　　صلے اللہ علیہ وسلم
حور و غلماں اور فرشتے　　ان کے استقبال کو آئے
پڑھ رہے تھے مل کر سارے　　صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

اَغِثنی یَارَسُولَ اللّٰہ اَغِثنی

بروزِ حشر جب ہوں گا میں پیاسا
سوا نیزے پہ جب سورج یہ ہو گا
کروں گا میں اسی دم استغاثہ
اَغِثنی یَارَسُولَ اللّٰہ اَغِثنی

حضور اُمّت پہ ایسا وقت آیا
کوئی بنتا نہیں ہے اب کسی کا
ہمیں ہے آپ ہی کا اک سہارا
اَغِثنی یَارَسُولَ اللّٰہ اَغِثنی

گنہ گاروں کو آ کر اب سنبھالو
جلالِ حق تعالیٰ سے بچا لو
ہمیں اب اپنی کملی میں چھپا لو
اَغِثنی یَارَسُولَ اللّٰہ اَغِثنی

marfat.com

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

فریاد میری سنتے ہیں سرکارِ دو جہاں
شہرِ مدینہ تک مری آہ و فغاں گئی

پولیس سے مدد کے لیے تھانے کیوں گئے؟
اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن تمہاری کہاں گئی

marfat.com

تَرَحَّمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ تَرَحَّمْ

حضور امداد کا وقت آگیا ہے — تری اُمت گرفتارِ بلا ہے
کہاں جائیں ترا در چھوڑ کر ہم — تَرَحَّمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ تَرَحَّمْ

گنہ گاروں نے محشر میں جو دیکھا — شفاعت کے لیے آئے ہیں آقا
تو سب عاصی پکار اُٹھے اسی دم — تَرَحَّمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ تَرَحَّمْ

جسے تسلیم ہے عظمت نبی کی — جسے درکار ہے رحمت نبی کی
کہے گا وہ یہی با چشمِ پُرنم — تَرَحَّمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ تَرَحَّمْ

مری فریاد ہے اپنے نبی سے — مجھے اِس امر سے کیوں کوئی روکے
یہی کہتا رہوں گا میں تو ہر دم — تَرَحَّمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ تَرَحَّمْ

marfat.com

یا مُصطفٰے یا مُصطفٰے

محشر میں مَیں بے یار تھا　　کوئی نہیں غم خوار تھا
گھبرا کے میں نے یوں کہا　　یا مصطفٰے یا مُصطفٰے

میری مدد کے واسطے　　سرکار فوراً آ گئے
میں نے خوشی سے پھر کہا　　یا مصطفٰے یا مصطفٰے

عرض آپ سے کرتا ہوں میں　　مجرم ہوں مَیں ڈرتا ہوں میں
کملی میں اپنی لیں چھپا　　یا مصطفٰے یا مصطفٰے

لے کر اُٹھا تھا میں گناہ　　سرکار نے دے دی پناہ
میں بچ گیا میں بچ گیا　　یا مصطفٰے یا مصطفٰے

marfat.com

ناخُدا

بخدا حضور کو میں خدا مانتا نہیں
ہاں ناخدا ضرور ہیں اس میں خطا نہیں
بیشک خدا نہیں ہیں وُہ ابنِ خدا نہیں
اس کے سوا حضور بتاؤ کہ کیا نہیں

داتا کے پاس

کہتے تو ہیں یہی کوئی حاجت روا نہیں
ہے اُن میں کوئی جو کبھی تھانے گیا نہیں
داتا کے پاس میں گیا تھانے میں تُو گیا
تُو گر بُرا نہیں ہے تو میں بھی بُرا نہیں

marfat.com

دیگر

ہر بیٹا اپنے باپ کا کھاتا ہے دیکھئے
ہر باپ اپنے بیٹے کا داتا ہے دیکھئے

داتا کے پاس جانے کو کہتا ہے شرک جو
مشکل کے وقت تھلنے میں جاتا ہے دیکھئے

نورانی پسینہ

ایماں کا تقاضہ ہے باتیں ہوں مدینے کی
یہ باتیں ہی ایسی ہیں ٹھنڈک ہیں جو سینے کی

کستوری و عنبر سے خوشبو ہے بہت بڑھ کر
سرکارِ دو عالم کے نورانی پسینے کی

marfat.com

نامِ مصطفٰے چُومے

مرزائیوں کے خلاف صدر ضیاء الحق نے آرڈیننس جاری
کیا تو غیر مقلد وہابیوں کے مولوی عبدالقادر روپڑی نے
صدر کے ہاتھ چومے۔ اس پر یہ شعر کہے گئے

جو دیکھا ہم نے بُلبُل کو تو وہ منہ پھول کا چُومے
اور عاشق کو جو دیکھا یار کا وہ نقشِ پا چُومے
خوشامد چاپلوسی سے کوئی دستِ ضیا چُومے
مگر سُنی ہے خوش قسمت کہ نامِ مصطفٰے چُومے

marfat.com

تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا

تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا
دونوں جہاں میں راج ہے اُن کا

رب معطی ہے وہ ہیں قاسم
سارا جہاں محتاج ہے اُن کا

اُن کی رفعت کیوں نہ مانیں
پیشِ نظر معراج ہے اُن کا

کل وہ اسی کے شافع ہوں گے
دِل سے ہوا جو آج ہے اُن کا

جن کے دلوں میں پیار ہے اُن کا
بیڑہ سمجھو پار ہے اُن کا

ان کا ادب ہے ضامنِ جنت
بے ادب فی النار ہے اُن کا

ان کا ادب جو کرتے نہیں ہیں
کلمہ بھی بے کار ہے اُن کا

marfat.com

زمین و آسمان کا مکالمہ

آسمان: دیکھ اے زمین مجھ پر شمس و قمر ہیں روشن

زمین: دیکھ آسمان مجھ پر ہیں پھول اور گلشن

آسمان: مجھ پر ہے آبِ کوثر مجھ سے بہت ہے تو کم

زمین: تجھ سے نہیں ہوں میں کم ہے مجھ پر آبِ زمزم

آسمان: جبریل ہر فرشتے سے ذی وقار مجھ پر

زمین: اور بہترینِ اُمت ہے یارِ غار مجھ پر

آسمان: جنت کے باغ میں ہیں گل سبز و لال مجھ پر

زمین: گل سبز و لال تجھ پر زہرا کا لال مجھ پر

آسمان: بجلی نے گر کے مجھ سے تجھے ٹکڑے کر دیا ہے

marfat.com

زمین: مجھ پر سے مصطفٰے نے تراچاند شق کیا ہے
آسمان: فرعون بولہب اور ہامان تجھ سے نکلا
زمین: پر ان کا پیرو مُرشد شیطان تجھ سے نکلا
آسمان: جنت ہے مجھ پہ جس میں ہے نور اور اُجالا
زمین: مجھ پر ہے سبز گنبد جس میں ہے کملی والا

marfat.com

دِن اچھا کہ رات؟

دن : میں گر نہ ہوتا کوئی کیسے کماتا کھاتا؟

رات : میں گر نہ ہوتی کوئی آرام کیسے پاتا؟

دن : مجھ میں چمک ہے دیکھو اُس چہرۂ نبی کی

رات : مجھ میں جھلک ہے دیکھو زُلفِ محمدی کی

دن : صد شکر مجھ کو نسبت حُسن و جمال سے ہے

رات : صد شکر مجھ کو نسبت حضرت بلال سے ہے

دن : جمعہ کا وقت مجھ میں روزِ سرور مجھ میں

رات : شبِ قدر اور تہجد کا وقتِ نُور مجھ میں

marfat.com

دن : میلادِ مصطفٰے کی برکت ہے میرے اندر

رات : معراجِ مصطفٰے کی رفعت ہے میرے اندر

دن : میں گر نہ ہوتا دنیا کیسے یہ عید پاتی؟

رات : میں چاند نہ دکھاتی تو عید کیسے آتی؟

marfat.com

میرا رسولؐ دونوںؐ جہاں کا رسولؐ ہے

نعتِ رسول لکھنا ہمارا اصول ہے

خوشنودیٔ خدا کا اسی سے حصول ہے

ارشادِ مصطفٰےؐ پہ تو قربان عقل کر

اُن کا جو حکم ہو تو یہ کہہ دے قبول ہے

میرے رسولِ پاک کے دونوں جہان ہیں

میرا رسول دونوں جہاں کا رسول ہے

آتی نہیں نظر جسے عظمت حدیث کی

آنکھوں میں اس کی ڈال دی یورپ نے دھول ہے

marfat.com

سرِ خُدا کے واسطے دِلِ مُصطفٰے کے واسطے

جانور پیدا ہوئے تیری وفا کے واسطے

چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے

کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے

سب جہاں تیرے لیے اور تو خدا کے واسطے

جان لو ایمان کی ہے جان حُبِّ مصطفٰے

اور بجز حُبِّ نبی مردود ہے ذکرِ خُدا

سجدہ کرنا ہے تو یُوں کر کہ ہو سجدہ میں جُھکا

سرِ خُدا کے واسطے دِلِ مُصطفٰے کے واسطے

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں

اور فرشتے گر اُٹھائیں تو میں اُن سے یوں کہوں

marfat.com

کہ میں پلئے ناز سے اب اے فرشتو کیوں اُٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دلرُبا کے واسطے

قیام

منکر بھی بھاگ جانے کو فوراً کھڑا ہوا
جب ہم کھڑے ہوئے کہ پڑھیں مل کے سب سلام
"ہونا کھڑا" یہی تو ہے معنی قیام کا
مُنکر سے بھی کرا لیا اللہ نے قیام

marfat.com

سلام

نبیوں کے سرورو امام　　تجھ پر درود اور سلام
کہتے ہیں مل کے ہم تمام　　تجھ پر درود اور سلام

مشکل جو آپڑی کبھی　　تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام　　تجھ پر درود اور سلام

تیری ادا ادائے حق　　تیری قضا، قضائے حق
وحیِ خُدا ترا کلام　　تجھ پر درود اور سلام

در پر ترے جو آئے گا　　جھولیاں بھر کے جائے گا
جود و کرم ہے تیرا عام　　تجھ پر درود اور سلام

marfat.com

حشر کے دن لگے گی پیاس　　آئیں گے سارے تیرے پاس
مجھ کو بھی دینا ایک جام　　تجھ پر درود اور سلام

مانا گناہ گار ہیں　　اور ذلیل وخوار ہیں
تیرے ہیں پر ترے غلام　　تجھ پر درود اور سلام

اپنے بشیر کو بھی اب　　پاس بُلا کسی سبب
اِس کا بھی ہو کچھ انتظام　　تجھ پر درود اور سلام

marfat.com

بزبان

پنجابی

marfat.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اللہ

ردِّ وہابیہ

کیہہ اُس دی شان بیان ہووے　　جیہڑا عرشاں دا مہمان ہووے
جبریل بھی جس دا ہووے گدا　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اللہ

اس شان دے نال حضور آئے　　اوہ بن کے مجسّم نور آئے
کل عالم نور و نور ہویا　　لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اللہ

جیہڑا نور نبی نوں مَنّے ناں　　اوکدے بھی لگے بَنّے ناں
او وِچ انہیریاں غرق ہویا　　لَآ الٰـہ اِلَّا اللہ

کدے چانن دے ول جاناں ناں　　کدے نور نوں منّنا ناں ناں
ایک مسلک چام چڑکّاں دا　　لَآ الٰـہ اِلَّا اللہ

marfat.com

جدا ذکر خدا بلند کرے　　کیہڑا جیّاں اس نوں بند کرے
اس ذکر دا حافظ آپ خُدا　　لآ الٰہ اِلّا اللہ

توں ذکرِ نبی تھیں سڑنا چھڈ　　یا کلمہ نبی دا پڑھنا چھڈ
جیہڑا کلمہ پڑھے اونہیں سڑدا　　لآ اِلٰہ اِلّا اللہ

اَساں لایاں ٹُوپاں جھنڈیاں نیں　　تے مٹھائیاں وی اساں ونڈیاں نیں
ایہہ جشن ہے کملی والے دا　　لآ اِلٰہَ اِلّا اللہ

اوہ جلوہ اُس دیاں چمکاں دا　　ایہہ صدقہ اوہدیاں قدماں دا
تک جلوہ نالے صدقہ کھا　　لآ اِلٰہَ اِلّا اللہ

اساں چوک بازار سجائے نیں　　سب پتّیوں پیسے لائے نیں
مُڑ تینوں دَس کیوں وَٹ پیا　　لآ اِلٰہَ اِلّا اللہ

سانوں جشنِ میلاد مناون دے　　سانوں گیت حضور دے گاون دے
پَرے ہٹ نہ توں وچ ٹنگ اڑا　　لآ اِلٰہَ اِلّا اللہ

marfat.com

میلاد دا سُن کے ذکر و یاں　　اُسی وچہ قیام دے اُچے آں
تے کِسے دا ہٹھ بیٹھ گیا　　لآ الٰہ اِلاَّ اللہ

اِس منکرِ "یا" نوں مَرن دیو　　یٰسین دی ہُن نہ پڑھن دیو
یٰسین دے اُتے بھی ہے "یا"　　لآ اِلٰہ اِلاَّ اللہ

شیرینی دا جلوہ میرے لئی　　شبرات دا حلوہ میرے لئی
توں کاں دا قیمہ بھُن کے کھا　　لآ اِلٰہ اِلاَّ اللہ

اوہ دن بشیر پھر آون گے　　تینوں فیر حضور بُلاون گے
توں دلوں بجانوں منگ دُعا　　لآ الٰہ اِلاَّ اللہ

marfat.com

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللہ

رَدِّ رفض

وچہ دنیا بُت پرستی سی　　وچہ شرک دے ہراک وَستی سی
اَللہ دا کسے نوں نہیں سی پتا　　لَآ اِلٰـہ اِلَّا اللہ

تشریف حضور جو لے آندی　　تقدیر بدل گئی بندیاں دی
ہراک ایہہ کلمہ پڑھن لگا　　لَآ اِلٰـہ اِلَّا اللہ

جنہاں پہلاں ایمان قبول کیتا　　اَتے راضی رب دا رسول کیتا
اوہ پاک گروہ ہے صحابہ دا　　لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ

سب یار نبی دے اُچّے نیں　　او ہیرے موتی سُچّے نیں
ہے گا ہک انہاں دا آپ خُدا　　لَآ اِلٰـہ اِلَّا اللہ

marfat.com

جیہڑا دشمن یار صدیق دا اے　　گھر دوزخ اُس زندیق دا اے
بوجہل دا اوسکا اے بھرا　　لآ الٰہ اِلاَّ اللہ

جیہڑا ویری عُمر خطاب دا اے　　اوہ لائق رب دے عذاب دا اے
توں اپنے آپ نوں اُس تھیں بچا　　لآ اِلٰہ اِلاَّ اللہ

بڑی شان مرے عثمان دی اے　　اِک دنیا ایہہ گل جان دی اے
دو دِھیاں نبی دیاں ہویاں عطا　　لآ اِلٰہ اِلاَّ اللہ

ذرا سُن ایہہ کیہہ پیا بک دا اے　　بھلا ایہہ وی کدے ہو سکدا اے
حق اپنا کھو اے شیرِ خُدا　　لآ اِلٰہ اِلاَّ اللہ

جیہڑے دشمن لوکاں پاکاں دے　　اَتے ویری نبی دے ساکاں دے
نہ یاری نال اونہاں دے لا　　لآ اِلٰہ اِلاَّ اللہ

کیوں پٹنا ایں حُسین شہید نوں توں　　جے پٹناں ای پٹ یزید نوں توں
جس کیتا حُسین تے ظُلم وجفا　　لآ اِلٰہ اِلاَّ اللہ

marfat.com

ایہہ پُتاں چنگا تاں مَنّاں　　کدی اَپنیاں نُوں بھی پٹ چناں
کدے اپنے گھر بھی سیا پا لا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

جنہوں کوئی سچا غم ہووے　　اوہ نال مُراں دے کدروے
ایہہ سارا شور ہے مکر و ریا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اسی تیرا مکر ایہہ جان دے ہاں　　توں اُتوں لیں حُسین داناں
تے دل وچہ وتے زردہ پلا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اصحاب دا جس وچہ وَیر ہویا　　اس چھاتی تے نازل قہر ہویا
لگی چھُپ یاں نال اونہوں ملن سزا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کڈ گالاں نبی دے یاراں نُوں　　اونہاں جنت دے حقداراں نوں
تینوں سبق پڑھا گیا ابنِ سبا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اونہاں صدقے جاناں کیتیاں میں　　توں بھنگاں چرساں پیتیاں میں
وچہ نشے دے بکناں ایں گندبلا　　لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

marfat.com

گھوڑے سے خطاب

اج گھوڑیا تیریاں ٹوراں نیں　　کل ٹانگے اگے دوڑاں نیں
کل توں نہیں رہنا ذوالجناح　　لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اَج خدمت خوب کرالے توں　　اَج چنگا چوکھا کھالے توں
کل اوہو اڈہ اوہو ای گھا　　لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اَج تیرے تے چادر پائی نیں　　تری چُم چُم شان ودھائی نیں
کل ننگے پنڈے چھانٹے کھا　　لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

marfat.com

رافضیؒ سے خطابؒ

اَج من لے توُں بشیر دی گل — توں امام حُسین دے راہ تے چل
اوہ راہ ای راہِ صبر و رضا — لآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللہ

ساڈا کم تینوں سمجھانا ایں — جے مَن لیویں تے سیانا ایں
جے ناں منّیں تے کھماں نوں کھا — لآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللہ

marfat.com

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ

شانِ اولیاؒ اور عُرس

اے جلسہ عرسِ مقدس دا ایتھے رحمت دا ہے مینہ وَسدا
جو آیا اوہ سرسبز ہویا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ

اَسی کرنے آں عرس بزرگاں دا کدے عُرس نئیں ہوندا گُرگاں دا
کدے گاندھی دا نئیں عرس ہویا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ

بَن خادم رب دے وَلیاں دا اَتے منگتا اُنہاں دیاں گلیاں دا
رب اینہاں دے صدقے بے نیدا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ

marfat.com

کیوں ولیاں نال توں کھیناں ایں　　کیوں رب نال ٹکر لیناں ایں
ڈر اللہ کولوں بے خوفا　　لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

ایہہ پیر تے اک وسیلہ اے　　رب کولوں لین واجبہ اے
بن جیلیوں کچھ بھی نہیں ملدا　　لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

سانوں پیر دے کول جے وِہناں ایں　　تے جھٹ ایہہ فتویٰ دینا ایں
تُساں پیر نوں دِتا رب بنا　　لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

خود مشکل وچہ جد پھساں ایں　　کیوں تھانے دے ول نسناں ایں
دس تھانیدار ہے تیرا خُدا؟　　لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

جو چوں یاراں تھیں دور ہووے　　بھاویں سیّد بھی مشہور ہووے
اوہنوں کدے نہ اپنا پیر بنا　　لآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ

marfat.com

دم بھرن حسین شہید دا نیں　　کم کردے سارا یزید دا نیں
توں اینہاں تھیں اپنا آپ بچا　　لآ اِلٰہَ اِلّا اللہ

ایہہ جنگاں چرساں پینا چھڈ　　ایہہ بُغض حسد تے کینہ چھڈ
رکھ منہ تے سینہ پاک صفا　　لآ اِلٰہَ اِلّا اللہ

ایہہ وعظ لشیر سنایا ای　　دس کُجھ سمجھ وچہ آیا ای
ایہہ وعظ توں پلّے بنّھ کے جا　　لآ اِلٰہَ اِلّا اللہ

marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم

محمد رسول اللہ

کِڈّا نامِ محمّد اعلیٰ اے

اس نام نوں سُن کے میں جُمّاں — اس ناں دیاں پیّاں نیں دُھماں
شان اس دی سب تھیں بالا اے — کِڈّا نامِ محمّد اعلیٰ اے

اے ناں وے اُچّیاں شاناں دا — ایہہ جانن دُو آں جہاناں دا
وچہ قبر بھی اس دا اجالا اے — کِڈّا نامِ محمّد اعلیٰ اے

اس ناں دیاں بڑیاں شاناں نیں — قربان ایدے توں جاناں نیں
ایدا طالب حق تعالیٰ اے — کِڈّا نامِ محمّد اعلیٰ اے

جیہڑا منکر اس دی شان دا اے — گھر دوزخ اُس شیطان دا اے
منہ دوہیں جہانیں کالا اے — کِڈّا نامِ محمّد اعلیٰ اے

marfat.com

اس ناں نُوں نور نہ کیوں مَنّاں　　جِنُّوں نظر نہ آوے ہے اَنّاں
اوہدی اَکھ وچہ نُقص وا جالا اے　　کِڈا نامِ محمّد اعلیٰ اے

جیہڑا سبز گنبد نُوں ویکھ آیا　　اوہ اپنے بنا کے لیکھ آیا
اوہ بڑا ای کرماں والا اے　　کِڈا نامِ محمّد اعلیٰ اے

کِڈا سوہنا شہر مدینہ اے　　اوتھے مرجانا بھی جینا اے
اوتھے رات نوں بھی اُجالا اے　　کِڈا نامِ محمّد اعلیٰ اے

ایہہ کراں بشیر دعاواں میں　　ہر سال مدینے جاواں میں
جتھے رہندا کملی والا اے　　کِڈ انامِ محمّد اعلیٰ اے

marfat.com

میں ہر دم تیریاں نعتاں سُناواں یارسُول اللہ

میں ہر دم تیریاں نعتاں سُناواں یارسول اللہ
خداوی تیریاں کردا سَنَاواں یارسول اللہ
دنے راتیں میں تیرے گیت گاواں یارسول اللہ
کیہہ جانن سار گیتاں دی اے گاواں یارسول اللہ
قسم عشق و محبت دی میں چانواں یارسول اللہ
تری محفل سجاواں نال چانواں یارسول اللہ
میں تاں میلاد دا ایہہ دن مناواں یارسول اللہ
ترانا ں لے کے میں رب نوں مناواں یارسول اللہ
میں کر دا سُنتِ حق نوں اَداوَاں یا رسول اللہ
بیاں میں تیریاں کرناں اداواں یارسول اللہ

marfat.com

میں نجدی مارتائیں مار دا واں یارسول اللہ

جدوں میں تیرا نعرہ مار دا واں یارسول اللہ

مرے وتوں خطاواں ای خطاواں یارسول اللہ

ترے وتوں عطاواں ای عطاواں یارسول اللہ

خدا تینوں سناندا اے خدائی دی توں سُننا ایں

میں اپنے دُکھ نہ کیوں تینوں سُناواں یارسول اللہ

میں دین و دنیا دی دولت تھیں مالا مال ہویا آں

ترے در دا میں منگتا تے گداواں یارسول اللہ

توں ہر اعلیٰ تھیں اعلیٰ ایں تے ہر بالا تھیں بالا ایں

ترے ناں تو تصدق پیو تے ماواں یارسول اللہ

زمیں اسماں سجائے نیں خدا نے اک تری خاطر

نہ کیوں بازار گلیاں میں سجاواں یارسول اللہ

خبر میلاد دی سُن کے بہت شیطان رویا سی

تے اج بھی رونا ایں اس دے بھراواں یارسول اللہ

marfat.com

ترا نام لین تھیں سڑدے نیں تے میں ناں تیرا لے لے کے
اینہاں دی ہور بھی ایہہ اگ پچھاواں یا رسول اللہ

ترا نامِ مبارک سُن کے جس نُوں سُول پے جاوے
میں اُس بدبخت نوں سولی چڑھاواں یا رسول اللہ

میرے لکھاں دے وچہ اللہ نے تیرا پیار لکھیا اے
میں یا اللہ لکھا کے پھر لکھاواں یا رسول اللہ

میں منّیاں میں نہیں چنگا پر ایہہ بھی تے حقیقت اے
ترا واں یا رسول اللہ ترا واں یا رسول اللہ

ہے کعبہ دے ڈولے عشقِ حق دی موجزن گرمی
ترے روضے دیاں ٹھنڈیاں میں چھاواں یا رسول اللہ

marfat.com

رَدِّ رفض

میں تیری آل توں صدقے ترے اصحاب توں قرباں
میں تیرے چار یاراں توں فداواں یارسول اللہ

میں آل اصحاب دوہاں دادلوں جانوں فدائی آں
خروج ورفض دوہاں تھیں جداواں یارسول اللہ

ترے یاراں دے دشمن اپنی قسمت وچہ لکھا بیٹھے
زنجیراں چھُریاں تہیّے تے فغاواں یارسول اللہ

میں مومن ہاں امان وامن دامیں درس دینا ہاں
نہ خود پٹّاں نہ دوجے نوں پٹاواں یارسول اللہ

یہودی، روسی ہندو پئے مسلمان نوں راندے نیں
مسلماں کا ہدا جے میں بھی رُداواں یا رسول اللہ

بشیر اپنے دی سُن لو ایس دی بس ایہہ تمنا اے
مدینے جاواں آواں آواں جاواں یارسول اللہ

marfat.com

نجدیّت

جنہاں نوں نجدیت دی گھُرک پے جاندی اے اونہاں لئی
بریلی وِچوّں منگوایا اے چہاواں یا رسول اللہ
اجے سُوجی نہیں بھُجدی تے ایہہ بھُج جاندا پہلوں ای
میں جد شبرات دا حلوہ پکاواں یا رسول اللہ
ایہدے لئی حلوہ موہرا اے ایہدے لئی کاں دا شورا اے
ایہہ شورا پیوے تے میں حلوہ کھاواں یا رسول اللہ
مِٹھے دے ویری نوں شب قدر دا حلوہ میں کیوں دیواں
چَرَیتا گھول کے اس نوں پلاواں یا رسول اللہ
ڈرونی شکل رنگ کالا تے منہ ڈِنگا تے سَر مُنّا ں
ترے گستاخ دا حُلیہ وکھاواں یا رسول اللہ

marfat.com

ڈرونی شکل اس دی دیکھ کے بچے نیں ڈر جاندے
ایہہ کتھوں آگیاں ایتھے بلاواں یا رسول اللہ
ایہدے مُنّے ہوئے سِر تے تڑا تڑ مار دا جاواں
ہزاراں جُتیاں ، کھلّے ، کھڑاواں یا رسول اللہ
ترے جشنِ مبارک وچہ کوئی منکر نہیں دِسدا
گیاں اندراں دے وچہ ڈکیاں بلاواں یارسول اللہ
ہمیشہ بُلبُلاں نغمہ سرائی کردیاں رہنا
تے کاں کاں کردیاں رہنا اے کاواں یارسول اللہ

تبلیغی ٹولہ

اساں وچہ رائے ونڈدے ویکھیا ہر سال ایہہ منظر
ہے سُن جنیاں ہویاں کھُبیاں بلاواں یارسول اللہ

marfat.com

پھرا کے اُستراسِرتے چُکا کے بستراسِرتے
گھروں کڈیا نکمّے نوں بھراواں یارسول اللہ
کدے تبلیغ لئی ایہہ کنجراں دے گھروی جاون خاں
سکھاون بے حیاواں نوں حیاواں یارسول اللہ
کرن تبلیغ جا کے مندراں تے گرجیاں وچہ وی
پرایہناں چھڈیاں ہویاں نیں ایہہ تھاواں یارسول اللہ
ایہہ پہوں پہوں کے مسیتاں وچ ای آکے ڈیرے لاندے نیں
بنایا نیں مسیتاں نوں سراواں یارسول اللہ
مسیتاں اپنیاں وچہ کیوں انہاں نوں وڑن نیں دیواں
اِنہاں کولوں میں کیوں جوّاں پوآواں یارسول اللہ
ہے بستر بند دیوبند اُتے گند عقیدے دا
میں اس گند تھیں مسیتاں نوں بچاواں یارسول اللہ
ایہہ زہرِ نجدیت کلمے دے شربت وچہ لاندے نیں
میں اس زہروں مسلماں نوں بچاواں یارسول اللہ

marfat.com

خدا دیندا ہے پرتوں ہیں دِلاندا یارسُول اللہ

میں ہر دم وِرد کرناں تیرے ناں دا یارسول اللہ
ترا ناں میرے سینے ٹھنڈپاندا یارسول اللہ
نبی ایں توں مکان ولامکاں دا یارسول اللہ
نبوت تیں تے رب کیوں نہ مُکاندا یارسول اللہ
ایہو ایمان ہے ساڈے دلاں دا یارسول اللہ
خدا دیندا ہے پرتوں ہیں دلاندا یارسول اللہ
تری محفل نوں سُنّی جد سَجاندا یارسول اللہ
تے منکر دیکھ کے بُونتھی سُجاندا یارسول اللہ
لگاناں میں نعرہ تیرے ناں دا یارسول اللہ
کلیجہ ساڑناں میں دُشمناں دا یارسول اللہ

marfat.com

اَساں قرآن پڑھ کے ویکھیا قرآن دے اندر
خدا بھی تیریاں نعتاں سناندا یا رسول اللہ

ترا ہتھ رب دا ہتھ وے ایس وچہ ہتھ دین والے نوں
ایہہ ہتھ رب نال ہتھو ہتھ ملاندا یا رسول اللہ

تری درگاہ دا رُدیا کدے مُڑ پا نہیں سکدا
ہمیشہ رَے گا روندا تیرا راندہ یا رسول اللہ

گئے تکبیر دا نعرہ تے پھر نعرہ رسالت دا
بفضلہٖ اللہ تعالیٰ بنا دوہاں دا یا رسول اللہ

ترا نعرہ مسلماناں لئی اکسیر پایا اے
تے نہیں کئی بدنصیباں نوں سُنخاندا یا رسول اللہ

کرا کے سُنیاں تھیں منعقد ایہہ محفلاں جلسے
خدا پیا ہے ترے ڈنکے وجاندا یا رسول اللہ

ترے ذکرِ مبارک نوں کوئی بند کر کے دسے خاں
جے ہے وے کوئی پُتر اپنی ماں دا یا رسول اللہ

marfat.com

مُرے کوئی سُرے کوئی بشک فتوے جڑے کوئی
رہے گا ایہو نعرہ سُنّیاں دا یارسول اللہ

ترے میلاد دے صدقے ہوئے دووں جہاں روشن
توں جانن خاکیاں تے نوریاں دا یارسول اللہ

ایہہ بُلبل روشنی نوں دیکھ کے نغمہ سرا ہوندی
پر اُلّو روشنی تھیں منہ چھپاندا یارسول اللہ

جے پُتر چُمناں جائز وے ترے ناں نوں کیوں چُمّیے
نہ چُمناں تے ہے مسلک اوتراں دا یارسول اللہ

ترا گستاخ مویا تے چھپاندا پھر یا منہ اپنا
اوکس منہ نال منہ اپنا وکھاندا یا رسول اللہ

ایہہ کیہڑے منہ دے نال آوے گا کل اپنی شفاعت لئی
جیہڑا اج نہیں کدے تینوں بلاندا یارسول اللہ

ہووے گا نیک بندیاں نوں بھروسہ نیکیاں اُتے
ہیں توں ہی آسرا میرے جہیاں دا یارسول اللہ

marfat.com

دِنے اِتیں ترا گستاخ تاں پیا شور پاندا اے
کہ پیدا رہندا اے شورا ایہہ کاں دا یا رسول اللہ

ترے گستاخ دے نال اتحاد؟ ایہہ ہو نہیں سکدا
کوئی بدمعاش رَن نوں نئیں وساندا یا رسول اللہ

ترا جشنِ ولادت میں مناواں تے او بدعت اے
تے آپی جشنِ صد سالہ مناندا یا رسول اللہ

ایہہ خود تحذیر بھی لکھن تے مرزائی دے وی دشمن
دو رنگا دین دے دو رنگیاں دا یا رسول اللہ

مدینے پاک دے چرچے زمین و آسماں اُتے
رہیا نام و نشاں نہ قادیاں دا یا رسول اللہ

marfat.com

تبلیغی ٹولہ

کراکے ٹنڈ پھرے پنڈ پنڈ تے مُڑجانداے رائیونڈ

خدا پیا ہے ایدی چسکری پہوآندا یارسول اللہ

ہے قیدِ بامشقت ایدی ایسے لئی خُدا اِس نُوں

چُکا کے بھار بستر دا پھراندا یا رسول اللہ

ایہہ مندر تے ایہہ گرجے کافراں دے جوٹھکانے نیں

کرن تبلیغ اوتھے کیوں نئیں جاندا یارسول اللہ

ایہہ پہوں پہوں کے مسیتاں وچہ ای آکے ڈیرے لاندا اے

مسلماناں نوں آکے ورغلاندا یا رسول اللہ

مسیتاں وچہ پکاندا کھاندا سوندا تے دِنیں اُٹھ کے

طہارت خانیاں وچہ گند پاندا یارسول اللہ

بشیر ایہہ آرزو رکھدا جدوں تک میں رہاں زندہ

رہاں میں تیریاں نعتاں سناندا یارسول اللہ

marfat.com

معجزہ

مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے مثنوی شریف میں ایک حکایت درج فرمائی ہے کہ ایک یہودی عورت نے اپنے شیر خوار بچے کو گود میں لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کوئی معجزہ طلب کیا تو

بچہ جیہڑا سی اوس دا — وچہ گود پل دا پوس دا
ربّ نے دتی اُس نوں زباں — فوراً ہویا او دُرفشاں
آکھن لگا سرکار نوں — اس احمدِ مختار نوں
یا شاہِ کُل عالی مقام — میں عرض کرنا ہاں سلام
بعد السلام اعلان دے — ایہو مرا ایمان دے
سُن لو اے سننے والیو — اے گوریو تے کالیو
ایہہ ہَیں محمد مصطفےٰ — ربّ نے اینہاں نوں بھیجیا
رحمت جہاناں واسطے — ایہہ بن کے رحمت آگئے

marfat.com

کُل دنیا دے ایہہ ہین رسول
کر لو ایہناں نوں سب قبول

اے میری ماں ہُن توں بھی سُن
اس سوہنے دے گا توں بھی گُن

چھڈ کفر دا کھیڑا توں ہُن
ایمان دے موتی توں چُن

ماں نے جدوں ایہہ دیکھیا
اپنی ہی گودوں معجزہ !

آکھن لگی سرکار نوں
اُس احمدِ مختار نوں

پاناں سی جو میں پا لیا
میں صدقے کملی والیا

قربان تے میں واریاں
توں ڈیاں بیڑیاں تاریاں

قدماں دے وچہ ہُن جا ملے
جے توں میں تے خدا ملے

ایہہ کہہ کے قدمیں جُھک گئی
ساری عداوت مُک گئی

قدرت مہرباں ہو گئی
او جھٹ مسلماں ہو گئی

marfat.com

شبِ معراج

شبِ معراج لائی اے بہاراں یارسول اللہ
خدا نے کول سدیا نال پیاراں یارسول اللہ

ترے معراج دے منکر ہوئے نیں عقل دے بندے
دلوں منیاں ایں پر ایمان داراں یارسول اللہ

ایہہ جان و مال لیا اے خدا کولوں ترے صدقے
ایہہ جان و مال تیرے توں میں واراں یارسول اللہ

marfat.com

نتارا

خدا دا ناں تے عیسائی بھی ہندو سکھ بھی لیندے نیں
ترے ناں نال ہوندا اے نتارا یارسول اللہ

ترا نام مبارک سُن کے سانوں ٹھنڈ پیندی اے
سڑن والے نوں ہے اگ دا انگارا یارسول اللہ

کرم میرے نیں چنگے تیرا ناں میں لیندا رہندا ہاں
نہیں لیندا ایہہ ناں کرماں دا مارا یارسول اللہ

marfat.com

چٹاکا

بنی دے غلاماں نوں مشرک بناویں
اوئے شیخِ نجدی دیا سکیا ساکا

ہے نعرہ رسالت دا میرے لئی پُھل
تے منکر لئی زور دا اک چٹاکا

marfat.com

صاحبزادہ عطاء المصطفٰے جمیل ایم اے عربی (گولڈ میڈلسٹ) کا

نعتیہ کلام

مکن محروم عطاء المصطفٰے را

یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

عزیزی عطار المصطفیٰ جمیل ایم اے عربی گولڈ میڈلسٹ

عزیز موصوف میرا بڑا بیٹا ہے۔ درسِ نظامی سے فراغت کے بعد اس نے لاہور پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ اور خدا کے فضل سے پنجاب بھر میں اوّل آیا۔

فنِ تقریر میں اِسے بڑا ملکہ حاصل ہے۔ اس کی تقریر ٹھوس، مدلل، مربوط اور ادیبانہ رنگ لیے ہوئے ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان بھر میں علم دوست احباب زیادہ تر اس کی تقریر سننے کے شائق ہیں۔ اور نہ صرف خواص ہی بلکہ عوام بھی اس کی تقریر سے بڑے محظوظ ہوتے ہیں۔ حقانیت اسلام، ارکان اسلام کا فلسفہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وفضیلت وغیرہ نت نئے عنوانات پر وہ ایسی جامع دلکش اور مدلل تقریر کرتا ہے کہ مخالف بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

عشقِ رسول اُسے ورثہ میں ملا ہے۔ شرفِ حج سے مشرف ہو چکا ہے۔ عُمرہ کی سعادت پانچ مرتبہ حاصل کر چکا ہے۔ ایک بار پورا رمضان شریف کا مہینہ مدینہ منورہ میں رہنے اور حضور کے زیرِ سایہ عید پڑھنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔

"یارسول اللہ" کے عنوان سے اس کی چند نعتیں درج کی جا رہی ہیں۔ پڑھیے اور ایمان کو جلا بخشیے۔

ابُوالنُّور محمد بشیر

marfat.com

تو میرا آسرا میرا سہارا یا رسول اللہ

قَصَدْتُكَ رَاغِبًا فَانْظُرْ خدارا یا رسول اللہ

اَتَیْتُكَ سَائِلًا فَاعْطِ گدا را یا رسول اللہ

فَاِنْ تَكُ مُعْرِضًا عَنِّیْ فَاَیْنَ اَذْهَبُ بِمَنْ اَرْجُوْا

کمن محروم عطارا المصطفٰے را یا رسول اللہ

اَطُوْفُ الْقُبَّةَ الْخَضْرٰی اَزُوْرُ الْحُجْرَةَ الْعُلْیَا

وَاَدْعُ اللّٰهَ اَنْ اَحْضُرْ مِرَارًا یا رسول اللہ

شہنشاہا تو دانی مدعا را یا رسول اللہ

کشا بر کاسہ ام دستِ سخارا یا رسول اللہ

کریما مہربانا غم گسارا یا رسول اللہ

بیا شاہا بگیر افتادہ پا را یا رسول اللہ

marfat.com

مصوّر نے تجھے ایسا سنورا یا رسول اللہ
بنا کر تیرا پیکر خود پکارا یا رسول اللہ

خُدا آباد رکھے یہ دوارا یا رسول اللہ
جہاں ہوتا ہے منگتوں کا گزارا یا رسول اللہ

میں بد بدکار میں قسمت کا ہارا یا رسول اللہ
تو میرا آسرا میرا سہارا یا رسول اللہ

کھڑا ہے دم بخود مجرم تمہارا یا رسول اللہ
اِدھر بھی چشمِ رحمت کا اشارہ یا رسول اللہ

بُرا ہوں یا بھلا ہوں یا رسول اللہ میں جو کچھ ہوں
تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہارا یا رسول اللہ

اَحَبَّ النَّاسْ محبوبا ترے بطحا کی حرمت پر
مرا کنبہ فدا سارے کا سارا یا رسول اللہ

گنہ کے میل دُھل جائیں مشامِ جان کھُل جائیں
برس ابرِ کرم بن کر خُدارا یا رسُول اللہ

marfat.com

چھلکتے جام سے ساقی مجھے اِک بوند کافی ہے
رہے جاری ترے کوثر کا دھارا یارسول اللہ

کروڑوں ہاتھ پھیلائے تری راہوں میں بیٹھے ہیں
ذرا رُکنا مرے اشہب سوارا یا رسول اللہ

لحد میں، حشر میں، میزان پر کوثر کے دھارے پر
جہاں پہنچا یہ دیوانہ پکارا یارسول اللہ

مری تنہائیوں میں خلوتوں خوابوں خیالوں میں
ترے قربان جاؤں بار بار آ یارسول اللہ

اندھیری قبر ہے تنہائی ہے دم گھٹتا جاتا ہے
نُما جاناں رُخِ شمس الضحیٰ را یارسول اللہ

کڑی ہے دھوپ محشر کی لوائے الحمد والے آ
بنا کر سائباں زُلفِ دوتارا یارسول اللہ

کسے ڈھونڈیں کہاں جائیں کِسے چاہیں سوا تیرے
نہیں ہے دوسرا کوئی ہمارا یارسول اللہ

marfat.com

شَفِیعَ الْمُذْنِبِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ

نَقُلْ لِلْمُذْنِبِیْنَ اَنَا لَهَا را یارسول اللہ

جو سُنّی ہیں کہیں لَیْلًا نَّهَارًا یا رسول اللہ

جو نجدی ہیں یَفِرُّوْنَ فِرَارًا یا رسول اللہ

ہوئے ہم سب تمہارے تو ہمارا یا رسول اللہ

وَهَا بِیُّوْنَ قَدْ خَسِرُوْا خَسَارًا یا رسول اللہ

اَمَنَّ النَّاسَ کا صدقہ مجھے اک بار فرمانا

اجازت ہے تجھے تُو بار بار آ یا رسول اللہ

marfat.com

پناہِ عاصیاں ہے تیرا دامن یا رسول اللہ

صَلٰوۃُ اللہ عَلَیْکَ اَبَدًا اَبَدًا یا رسول اللہ

سَلَامُ اللہ عَلَیْکَ اَلْفًا اَلْفًا یا رسول اللہ

صَبَاحًا یا رسول اللہ مَسَاءً یا رسول اللہ

نشیدِ عاشقاں سِرًّا وَجَھْرًا یا رسول اللہ

خُلِقْتَ مُحَمَّدًا خَلْقًا وَخُلُقًا یا رسول اللہ

وَاَکْمَلُ مِنْکَ لَمْ اَرَقَطُّ اَحَدًا یا رسول اللہ

مرادو ملجا و ماوٰی و مامن یا رسول اللہ

حرم تیرا مراحِصْنًا حصینًا یا رسول اللہ

سمن سُنبل گل و ریحان و سوسن یا رسول اللہ

یہ خوشبوئیں ترے قدموں کا دھوون یا رسول اللہ

marfat.com

سکونِ قلب وجاں ہے ترا مسکن یارسول اللہ

پناہِ عاصیاں ہے تیرا دامن یارسول اللہ

اَجِیئُکَ حَامِلاً ذَنْبًا کَثِیْرًا یارسول اللہ

وَھَا اَنَا قَائِمٌ بِکَ مُسْتَجِیْرًا یارسول اللہ

کجا کوئے دلآویزت کجا من یا رسول اللہ

کرم فرمودئ سرکار شکراً یا رسول اللہ

میں بے زر بے ہُنر بے کار بے فن یارسول اللہ

ندارم جز تولائے تو شَیئاً یارسول اللہ

مرے جن میرے سانول میرے ساجن یارسول اللہ

ہے تجھ سے میری ہستی میرا جیون یارسول اللہ

ہے دشوار باشد الفراق والوداع گفتن

واز کوئے تو سوئے خانہ رفتن یارسول اللہ

اگر آئی بوقتِ جاں سپردن یارسول اللہ

مریضے را شود آساں مردن یارسول اللہ

marfat.com

سجا رکھی ہے محفل تیرے کارن یارسول اللہ

تَفَضَّلْ مَرْحَبًا اَھْلًا وَّسَھْلًا یارسول اللہ

اَلَا یَا اَیُّھَا السَّاقِی اَدِرْ یَا اَیُّھَا الْقَاسِمُ

پیئے تشنہ لباں کَاْسًا وَّاَدِھَاقًا یارسول اللہ

لبوں پر گفتگو تیری دلوں میں آرزو تیری

تمناؤں کی جاں سینوں کی دھڑکن یارسول اللہ

تری دہلیز پر پہنچا تو دیوانے کو چین آیا

نہ راس آئے اسے ہالینڈ ولندن یارسول اللہ[1]

تو سب دیشوں کا راجا ہے یہ سارے تیری جنتا ہیں

جیسؔ میری مؤذن ڈیوڈ سلومن یارسول اللہ[2]

---

[1] عطار المصطفےٰ جمیل ہالینڈ ولندن سے ہوتا ہوا مدینہ منورہ حاضر ہوا۔

[2] عیسٰی علیہ السلام، مریمؑ، موسیٰ علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام

marfat.com

کبھی کہتا ہے نجدی مُتّ، مونّا یا رسول اللہ
کبھی کہہ ڈالتا ہے لَستَ حَیًّا یا رسول اللہ
کبھی بکتا ہے ظالم صِرتَ طِینًا یا رسول اللہ
بڑا گستاخ ہے قولاً و فِعلاً یا رسول اللہ
نہ نکلے جس کے منہ سے آج سَھْوًا یا رسول اللہ
کہے کل لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا یا رسول اللہ
مری مٹی لگا دینا ٹھکانے یا رسول اللہ
مدینے میں عطا فرمانا مَدفَن یا رسول اللہ

marfat.com

بھرم رکھنا عطار المصطفٰے کا یارسول اللہ

تہجد کے وقت مدینہ منورہ پہنچا۔ درج ذیل چند شعر حضور کی بارگاہ میں بطور استغاثہ کہے

وہی میں ہوں جو پتلا ہوں خطا کا یارسول اللہ
وہی تو ہے جو پیکر ہے عطا کا یارسول اللہ
وہی میں ہوں جو پاجی ہوں بلا کا یارسول اللہ
وہی تو ہے جو ناجی ہے فداکَ یارسول اللہ
ہوا مجھ پر کرم رب العلا کا یارسول اللہ
مجھے در مل گیا کہف الوریٰ کا یارسول اللہ
تجھے صدقہ کریمہ مشفقہ کا یارسول اللہ
سلام اللہ علیہا آمنہ کا یارسول اللہ

marfat.com

تجھے صدقہ خدیجہ کی وفا کا یا رسول اللہ
حمیرائے محمدؐ عائشہ کا یا رسول اللہ
تجھے صدقہ چہیتی فاطمہ کا یا رسول اللہ
اسیرِ شام زینب بنتہا کا یارسول اللہ
وسیلہ ثانیِ اثنین اِذ ھما کا یارسول اللہ
عمر عثمان علی المرتضیٰ کا یا رسول اللہ
تجھے صدقہ نواسوں کی ولا کا یارسول اللہ
پناہا! واسطہ غوث الوریٰ کا یارسول اللہ
چلا آیا ہے مستوجب سزا کا یا رسول اللہ
بھرم رکھنا عطارا المصطفیٰ کا یارسول اللہ
مریضے، چارہ جوئے، مستمندے، آرزومندے
نخواہد، ہیچ درمانے سوا کَ یارسول اللہ
یَقُوْلُ لَکَ الْاِلٰہُ لَیْلَۃَ الْاِسْرَاءِ سَلْ تُعْطَ
اَرِنِیْ رَبَّکَ یُسَارِعُ فِی ھَوَاکَ یارسول اللہ

marfat.com

ترا سینہ الم نشرح کا سینہ یا رسول اللہ

سَلَامٌ یَا رَجَاءَ اللَّائِذِیْنَ یا رسول اللہ

سَلَامٌ یَا مَعَاذَ الْعَائِذِیْنَ یا رسول اللہ

سلام اے اَوَّلًا فِی الْاَوَّلِیْنَ یا رسول اللہ

سلام اے اٰخِرًا فِی الْاٰخِرِیْنَ یا رسول اللہ

لَقَدْ جِئْنَا اِلَیْكَ قَائِلِیْنَ یا رسول اللہ

بِجَاهِكَ لَا تَرُدُّ السَّائِلِیْنَ یا رسول اللہ

اَغِثْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ اَرِحْنَا یا رسول اللہ

تَرَحَّمْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ یا رسول اللہ

وَلَوْلَاكَ لَكُنَّا هَالِكِیْنَ یا رسول اللہ

جَزَاكَ اللّٰہُ عَنَّا اَنْتَ فِیْنَا یا رسول اللہ

marfat.com

شَہِیدًا شَاہِدًا عَوْنًا مُعِیْنًا یارسول اللہ

اَمَانًا اَمْنًا مَامُوْنًا اَمِیْنًا یا رسول اللہ

جَبِیْنًا مہ جبینًا نازنینًا یارسول اللہ

خدا کی خلق میں اے بہترینا یارسول اللہ

ترا دل مہبطِ وحی وسکینہ یارسول اللہ

ترا سینہ الم نشرح کا سینہ یارسول اللہ

تہامی ہادیا امّی حکیما یارسول اللہ

تُو آیا بن کے بُرْھَانًا مُّبِیْنًا یارسول اللہ

نگاہے سوئے مہجوراں حزیناں یارسول اللہ

نظر بر بندگانِ کمترینا ں یارسول اللہ

مری جاں تیری نعتوں کا خزینہ یارسول اللہ

مرا دل تیری یادوں کا دفینہ یارسول اللہ

بہت دشوار ہے فرقت میں جینا یارسول اللہ

مری تقدیر میں لکھ دے مدینہ یارسول اللہ

marfat.com

تری فرقت میں جینا جی کے مرنا یارسول اللہ
تری قربت میں مرنا مر کے جینا یارسول اللہ

گھٹا بن کر تو جب برسے گا ہم میلوں کچیلوں پر
وہ کب آئے گا ساون کا مہینہ یارسول اللہ

جہاں میں کون ہے ایسا سوالی یارسول اللہ
سُنی ہو آپ نے جس کی کبھی "نہ" یارسول اللہ

نہ تجھ کو ٹالنے کی کوئی عادت یارسول اللہ
نہ مجھ کو مانگنے کا کچھ قرینہ یارسول اللہ

تجھے اچھوں کا صدقہ اِس بُرے کی لاج رہ جائے
پڑا رہنے دے چوکھٹ پر کمینہ یارسول اللہ

جمیل خستہ دل تیرے بھکاری کی یہ حسرت ہے
یہ میری حاضری ہو آخری نہ یارسول اللہ

marfat.com

مدینے پہ قُربان سب کائناتیں

فدا اپنی جانیں تصدق حیاتیں
مدینے پہ قربان سب کائناتیں

منوّر منوّر مُجلّٰے مُجلّٰے
مدینے کی شامیں مدینے کی راتیں

درودوں میں صُبحیں درودوں میں راتیں
یہ میرے مقدر یہ میری براتیں

کبھی التجائیں کبھی استغاثے
عجب ہیں مرے عشق کی وارداتیں

میرے حجرۂ دل کو کھولا تو نکلیں
محمد کی یادیں مدینے کی باتیں

marfat.com

سہارا دیا ایک دستِ کرم نے
نہ تھیں پاس میرے نمازیں زکاتیں

اُٹھو جھولیاں کھولو طیبہ میں آؤ
اِدھر بٹ رہی ہیں کرم کی زکاتیں

عنایت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
یہ پیہم کرم مستقل التفاتیں

marfat.com

تشریف آوری

مبارک ہو محمد مصطفےٰ تشریف لاتے ہیں
حبیبِ خالقِ ہر دو سرا تشریف لاتے ہیں

ہوئی جن سے جہاں کی ابتدا تشریف لاتے ہیں
بنائے خلقتِ ارض و سما تشریف لاتے ہیں

ہے جن کا کبریا مدحت سرا تشریف لاتے ہیں
ہے جن پر سایۂ لطفِ خدا تشریف لاتے ہیں

دکھانے کے لیے راہِ ہدیٰ تشریف لاتے ہیں
وہ بن کر دو جہاں کے رہنما تشریف لاتے ہیں

بڑھانے دہر میں دین خدا تشریف لاتے ہیں
مٹانے دہر سے جور و جفا تشریف لاتے ہیں

marfat.com

ہے تشریف آوری جن کی بنائے عالمِ امکاں
ہے جن کی ذات ختم الانبیاء تشریف لاتے ہیں

بشارت حضرتِ عیسٰی نے دی تھی جن کے آنے کی
وہی آقا براہیمی دعا تشریف لاتے ہیں

لحد میں دیکھ کر سرکار کو میں یوں پکار اُٹھا
مرے حاجت روا مشکل کشا تشریف لاتے ہیں

جمیلِ زار اُن کے در کا اک ادنیٰ بھکاری ہے
سلاطیں جن کے در کے ہیں گدا تشریف لاتے ہیں

marfat.com

تم ملے تو حق تعالےٰ مِل گیا

مِل گیا جانِ مدینہ مِل گیا
مرحبا مقصود دل کا مِل گیا

تم ملے تو حق تعالیٰ مِل گیا
تیرے صدقے ہم کو کیا کیا مِل گیا

شاہِ شاہانِ جہاں تم پر نثار
ہم نے تم سے جو بھی مانگا مِل گیا

جاگ اٹھے ہم غلاموں کے نصیب
کالی کملی والا آقا مِل گیا

اللہ اللہ تابشِ روئے نبی
ماہ و خور کو اس سے صدقہ مِل گیا

عاصیوں کو غم ہو کیونکر حشر کا
جب کہ آقا کا سہارا مِل گیا

ہم مدینے جا رہے تھے اے جمیل
ان کے صدقے ہم کو کعبہ مِل گیا

marfat.com

اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

کے

چند نعتیہ اشعار اور ان کی تشریح موسوم بہ

شعر اعلیٰحضرت کے تشریح ابوالنور محمد بشیر کی

marfat.com

اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز

اعلیٰحضرت کسی تعارف کے محتاج نہیں تاہم آپ کی شخصیت سے متعلق "مولانا کوثر نیازی" کا ایک جامع اور مفید مضمون جو انہوں نے اعلیحضرت سے متعلق "ایک ہمہ جہت شخصیت" کے عنوان سے لکھا ہے۔ یہاں درج کیا جاتا ہے۔ یہ مضمون اعلیحضرت کی جلالتِ شان پر اچھی طرح روشنی ڈالتا ہے۔ پہلے اس مضمون کو پڑھ لیجئے۔ پھر اعلیحضرت کے چند اشعار اور ان کی تشریح ملاحظہ کیجیے۔ مضمون حسب ذیل ہے۔

اردو زبان میں جب کبھی "آں حضرت" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے سرکارِ ختمی مرتبت کا وجود باجود ذہن میں آجاتا ہے اور جب "اعلیٰ حضرت" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے سرکار کے ایک غلام "احمد رضا خاں بریلوی" کا نام سامنے آجاتا ہے، دیکھا جائے تو یہ مقام امام احمد رضا خاں کو ان کے ماننے والوں کی خوش عقیدگی سے نہیں ملا' یہ ان کے فنافی الرسول اور ایک ہمہ جہت شخصیت ہونے کا فیضان ہے، برصغیر میں یوں تو کئی جامع الصفات شخصیات گزری ہیں مگر جب ایک غیر جانبدار مبصر ان سب کا جائزہ لیتا ہے تو جیسی ہمہ صفت موصوف شخصیت امام رضا کی نظر آتی ہے ویسی کوئی دوسری نظر نہیں آتی۔

marfat.com

کونسا علم تھا جس پر انہیں دسترس نہ تھی، تفسیر، حدیث، فقہ، ہندسہ، ریاضی، سائنس، فلسفہ، علم ہیئت، جفر، طبیعیات، کیمیا، اقتصادیات، ارضیات، طب، جغرافیہ، تاریخ، سیاسیات، علم مناظرہ، منطق، جبر و مقابلہ نحو، صرف، علم معانی، علم بیان، علم صنائع، علم بدائع، قرأت، تجوید، تصوف، سلوک، لغت، شاعری، ادب، خط نسخ، خط نستعلیق۔ ان کے سوانح نگاروں نے ساٹھ کے قریب علم گنوائے ہیں جن میں انہیں مہارت تامہ حاصل تھی، وہ بیک وقت ایک عظیم ادیب بھی تھے اور خطیب بھی، مناظر بھی تھے اور متکلم بھی، محدث بھی تھے اور مفسر بھی، فقیہ بھی تھے اور سیاست دان بھی اور جب وُہ تحدیث نعمت کے طور پر کہتے ہیں تو غلط نہیں کہتے (اور اس لفظ "سخن" میں کلام کی سبھی شاخیں شامل ہیں) کہ ؎

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

گردشِ ایام کی یہ بھی ایک عجیب ستم ظریفی ہے کہ تاریخ کی اکثر و بیشتر عظیم شخصیات مقبول ہونے کے ساتھ ساتھ مظلوم بھی رہی ہیں، انہوں نے ہمیشہ اپنے باب میں لوگوں کو دو خانوں میں تقسیم کیا ہے، کسی کو غیر جانبدار نہیں چھوڑا۔ کچھ کو ان سے سخت عقیدت رہی ہے تو کچھ عداوت کی حد تک ان کے مخالف رہے ہیں، اس مخالفت میں ان کی ذات پر پروپیگنڈے کی دھول بھی اُڑائی گئی ہے، امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کو دیکھ لیجیے، نصیری نے انہیں خدا بنا دیا تو خوارج نے کافر ٹھہرایا، ہمارے قریبی دور کی مثال محمد علی جناح ہیں چاہنے والوں نے انہیں قائداعظم کہا اور فتویٰ بازوں نے انہیں کافر اعظم، یہی صورتِ حال امام احمد رضا کی شخصیت کے باب میں رہی جو ان کی شخصیت کا عرفان رکھتے ہیں ان کے نزدیک وہ برصغیر کے امام ابوحنیفہ تھے اور جو ان سے مخاصمت کی حد تک مخالفت رکھتے ہیں ان کے نزدیک وہ ایک بدعتی

marfat.com

منتشدد مفتی اور مناظر اور ایک انگریز نواز مولوی تھے، معاصرت تو ہمیشہ سے سبب منافرت رہی ہے، لیکن افسوس کہ ان کی وفات کے اکہتر سال بعد بھی نقد و نظر کا مطلع اب تک گرد آلود ہے، تعصب کی رنگین عینکیں لگا کر دیکھنے والوں نے صاف نظروں سے ابھی تک ان کا روئے تاباں دیکھنے کی کوشش نہیں کی اگر وہ انصاف کرتے تو انہیں یہ جاننے میں کوئی دشواری نہ ہوتی کہ امام رضا کے خلاف پھیلائے جانے والا پروپیگنڈا مخالفین کے اپنے دلوں پر چھائے ہوئے غبار کدورت کا نتیجہ ہے ورنہ خود امام کے زبان و قلم اور قول و فعل سے نکلا ہوا ہر ہر لفظ تو زبان حال سے یہ پکار رہا ہے ؎

نہ شبم، نہ شب پرستم کہ حدیثِ خواب گویم
چوں غلامِ آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

کیا ستم ظریفی ہے کہ جو ردِ بدعات میں شمشیر برہنہ تھا، اسے خود حامی بدعات قرار دیا گیا۔ ان کے افکار و فتاویٰ کا مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ جتنی سخت مخالفت خلاف پیغمبر راہ گزینی کی انہوں نے کی شاید ہی کسی اور نے کی ہو، ان کے ایک معاصر حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی نے "مرشد" کو سجدۂ تعظیمی کے نام سے ایک کتابچہ لکھا تو امام احمد رضا نے "حرمت سجدۂ تعظیم" کے نام سے اس کا جواب لکھا اور سو سے زیادہ آیات و احادیث سے اسے حرام ثابت کیا، عام طور پر لوگ پیری مریدی کو اسلام کا لازمہ قرار دیتے ہیں مگر آپ نے اپنی مشہور کتاب "السنیۃ الانیقہ" میں لکھا ہے کہ:

"انجام کار رستگاری کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے"

اسی طرح ہمارے ہاں قبروں پر چراغاں کیا جاتا ہے مگر امام رضا قبروں پر چراغ جلانے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ صرف اس صورت اس کے جواز کے قائل ہیں جب قبر رستے میں واقع ہو یا مسجد میں ہو اور اس کی روشنی سے مسافروں اور نمازیوں کو فائدہ

marfat.com

پہنچ سکتا ہو۔ آج کل مزاروں پر منوں اور ٹنوں کے حساب سے چادریں چڑھانے کا رواج ہے اور یہ چادریں عام طور پر وزیروں اور امیروں کی دستار بندی میں استعمال کی جاتی ہیں۔ امام احمد رضا قبر پر صرف ایک چادر چڑھانے کی حد تک اس کے جواز کے قائل ہیں ڈھیروں چادریں چڑھانے کو بطور رسم جائز نہیں سمجھتے، لکھتے ہیں :

"جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لیے محتاج کو دیں"

ناواقف لوگ آج کل کی قوالیوں کو بھی امام رضا کے مکتبِ فکر کی پہچان قرار دیتے ہیں مگر آپ نے اپنے رسالہ "مسائل سماع" میں ان قوالیوں کو ناجائز ٹھہرایا ہے جنہیں مزامیر کے ساتھ سنا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ امام احمد رضا بہت متشدد تھے، انہوں نے اپنی کتابوں میں بڑے بڑے علماء اور اکابر کو کافر ٹھہرایا ہے مگر میں کہتا ہوں یہی ایک بات تو انہیں دوسرے مکاتب فکر کے مقابلے میں ممیز اور مشخص کرتی ہے، بدقسمتی سے ہمارے ہاں اکثر لوگ انہیں بریلوی نامی ایک فرقے کا بانی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ اپنے مسلک کے اعتبار سے صرف حنفی اور سلفی ہیں اور بس، ان کے مقابلے میں جن لوگوں کو دیوبندی کہا جاتا ہے فقہی مسلک اور اکثر و بیشتر دوسرے مسائل میں وہ بھی وہی نقطہ نظر رکھتے ہیں جو مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا ہے، پیری، مریدی ان کے ہاں بھی پائی جاتی ہے فیض قبور کا وہ بھی اعتراف کرتے ہیں، عدم تقلید کے وہ بھی مخالف ہیں، امام ابو حنیفہ کی فقہ کو دوسرے تمام فقہی اصولوں پر وہ بھی ترجیح دیتے ہیں۔ اصل جھگڑا یہاں سے چلا کہ ان کے بعض اکابر کی خلافِ احتیاط تحریروں کو امام رضا نے قابلِ اعتراض گردانا اور چونکہ معاملہ عظمتِ رسول

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا، توہینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد پر انہیں فتوؤں کا نشانہ بنایا۔ دیکھا جائے تو یہی فتوے امام بریلوی اور ان کے مکتب فکر کے جداگانہ تشخص کا مدار ہیں، جس تشدد کی دہائی دی جاتی ہے وہی ان کی ذات کی پہچان اور پوری حیات کا عرفان ہے، وہ فنافی الرسول تھے اس لیے ان کی غیرت عشق احتمال کے درجے میں بھی توہین رسول کا کوئی خفی پہلو بھی برداشت کرنے کو تیار نہ تھی، دم آخرین اپنے عقیدت مندوں اور وارثوں کو جو وصیت کی وہ بھی یہی تھی کہ :

"جس سے اللہ اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ" جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو"

(وصایا شریف)

میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم و مغفور سے لیا ہے، کبھی کبھی اعلیٰ حضرت کا ذکر آجاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے "مولوی صاحب! (اور یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا خاں کی بخشش تو انہی فتوؤں کے سبب ہو جائے گی" اللہ تعالیٰ فرمائے گا "احمد رضا خاں! تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا تم نے سمجھا کہ انہوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا، جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی" کم و بیش اسی انداز کا ایک اور واقعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے میں نے سنا، فرمایا :

"جب حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع کی، مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کے لیے ہاتھ

marfat.com

اُٹھا دیئے جب دُعا کر چکے تو حاضرینِ مجلس میں سے کسی نے پوچھا وہ تو عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لیے دعائے مغفرت کر رہے ہیں، فرمایا (اور یہی بات سمجھنے کی ہے) کہ مولانا احمد رضا خاں نے ہم پر کفر کے فتوے اس لیے لگائے کہ انہیں یقین تھا کہ ہم نے توہین رسول کی ہے اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے"

حقیقت میں جسے لوگ امام احمد رضا کا تشدد قرار دیتے ہیں، وہ بارگاہ رسالت میں ان کے ادب و احتیاط کی روش کا نتیجہ ہے، شاعر نے شاعری نہیں کی شریعت کی ترجمانی کی ہے جب یہ کہا ہے کہ ؎

ادب گاہیست زیرِ آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

اور میرا اپنا ایک شعر ہے ؎

لے سانس بھی آہستہ کہ دربارِ نبی ہے
خطرہ ہے بہت سخت یہاں بے ادبی کا

ادب و احتیاط کی یہی روش امام رضا کی تحریر و تقریر کے ایک ایک لفظ سے عیاں ہے۔ یہی ان کا سوز نہاں ہے جو ان کا حرزِ جاں ہے ان کا طغرائے ایمان ہے، انکی آہوں کا دھواں ہے، حاصل کون و مکاں ہے، برتر از بیاں ہے، باعث رشک قدسیاں ہے، راحتِ قلب عاشقاں ہے، سرمہ چشم سالکاں ہے، ترجمہ کنز الایمان ہے۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى کے ترجمے کو دیکھ لو، قرآن پاک شہادت دیتا ہے، "مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَاغَوٰى" رسول گرامی نہ گمراہ ہوئے نہ بھٹکے۔ "ضَلَّ" ماضی کا صیغہ ہے، مطلب یہ ہے کہ ماضی میں آپ کبھی بھی گم گشتہ راہ نہیں ہوئے۔ عربی زبان ایک سمندر ہے اس کا ایک ایک لفظ کئی کئی مفہوم رکھتا ہے ترجمہ کرنے والے

marfat.com

اپنے عقائد وافکار کے رنگ میں ان کا کوئی سا مطلب اخذ کر لیتے ہیں۔ "وَوَجَدَكَ ضَالًّا" کا ترجمہ ماضل کی شہادت قرآن کو سامنے رکھ کر عظمت رسول کے عین مطابق کرنے کی ضرورت تھی مگر ترجمہ نگاروں سے پوچھو انہوں نے آیت قرآنی سے کیا انصاف کیا ہے۔

شیخ الہند مولانا محمود حسن ترجمہ کرتے ہیں:

"اور پایا تجھ کو بھٹکتا، پھر راہ سمجھائی"

کہا جا سکتا ہے مولانا محمود حسن ادیب نہ تھے ان سے چوک ہو گئی آیئے ادیب، شاعر اور مصنف اور صحافی مولانا عبدالماجد دریابادی کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کا ترجمہ ہے:

"اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا"

مولانا دریا بادی پرانی وضع کے اہلِ زبان تھے ان کے قلم سے صَرفِ نظر کر لیجیئے اس دور میں اردوئے معلّٰی میں لکھنے والے اہلِ قلم حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے دروازے پر دستک دیجئے، ان کا ترجمہ یُوں ہے۔

"اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی"

العیاذ باللہ پیغمبر کی گم رہی اور پھر ہدایت یابی میں جو جو وسوسے اور خرخشے چھپے ہوئے ہیں انہیں نظر میں رکھئے اور پھر "کنز الایمان" میں امام احمد رضا خاں کے ترجمے کو دیکھئے۔

بیا دید گر اینجا بود سخن دانے
غریب شہر سخن ہائے گفتنی دارد

امام نے کیا عشق افروز اور ادب آموز ترجمہ کیا ہے۔

فرماتے ہیں:

marfat.com

" اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی"

کیا ستم ہے فرقہ پرور لوگ "رُشدی" کی ہفوات پر تو زبان کھولنے سے اور عالمِ اسلام کے قدم بقدم کوئی کارروائی کرنے میں اس لیے تامل کریں کہ کہیں آقایان ولی نعمت ناراض نہ ہو جائیں، مگر امام احمد رضا کے اس ایمان پرور ترجمہ پر پابندی لگادیں جو عشق رسول کا خزینہ اور معارف اسلامی کا گنجینہ ہے۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

شاعری ایک اور میدان ہے جہاں بے اختیار ادب و احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوٹ چھوٹ جاتا ہے اور شاعری میں بھی نعت گوئی کی صنف تو ایک ایسی مشکل صنفِ سخن ہے جس میں ایک ایک قدم پُل صراط پر رکھنا پڑتا ہے، یہاں ایک طرف محبت ہے تو ایک طرف شریعت، ایک شاعر نے روضہ رسول پر اپنی حاضری کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

کس بیم و رجا کے عالم میں طیبہ کی زیارت ہوتی ہے
اک سمت محبت ہوتی ہے اک سمت شریعت ہوتی ہے

لیکن یہ کیفیت حقیقت میں صرف روضہ رسول پر حاضری کے وقت ہی طاری نہیں ہوتی، نعت کہتے وقت ہر شاعر اسی امتحان و آزمائش سے دوچار ہوتا ہے، یہاں بھی ایک طرف محبت ہوتی ہے ایک طرف شریعت، اگر صرف شریعت کو ملحوظ رکھا جائے تو شعر شعر نہ رہے وعظ و تقریر بن جائے اور اگر صرف محبت کے تقاضے پورے کیے جائیں تو ایک ایک لفظ شریعت کی جراحت کا مجرم ٹھہرے۔ عرفی شیرازی نے اس نازک صورت حال کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے ؎

عرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا
آہستہ کہ راہ بردمِ تیغ است قدم را

marfat.com

"عرفی جلد جلد قدم نہ اُٹھایہ نعت کا میدان ہے، صحرا نہیں ہے
آہستہ آہستہ چل کیونکہ تو تلوار کی دھار پر قدم رکھ رہا ہے۔"

امام احمد رضا کو بھی اس مشکل کا کامل احساس ہے وہ ملفوظات میں فرماتے ہیں:

"نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے، بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔"

اس لیے ایک جگہ فرمایا:

"قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی"

اس معیار کو سامنے رکھ کر ہم نعتیہ شاعری کے ذخائر پر نظر ڈالتے ہیں تو اس پر صرف ایک ہی شاعر پورا اترتا ہے اور وہ خود احمد رضا خان بریلوی ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں میں ادب کا طالب علم ہوں۔ بُرا بھلا شعر بھی کہہ لیتا ہوں۔ اُردو، عربی، فارسی تینوں زبانوں کا نعتیہ کلام میں نے دیکھا ہے اور بالاستیعاب دیکھا ہے میں بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ تمام زبانوں اور تمام زمانوں کا پورا نعتیہ کلام ایک طرف اور شاہ احمد رضا کا سلام۔

"مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام"

ایک طرف۔ دونوں کو ایک ترازو میں رکھا جائے تو احمد رضا کے سلام کا پلڑا پھر بھی جھکا رہے گا میں اگر یہ کہوں کہ یہ سلام اُردو زبان کا قصیدہ بُردہ ہے تو اس میں ذرہ بھر بھی مبالغہ نہ ہوگا۔ جو زبان و بیان، جو سوز و گداز، جو معارف و حقائقِ قرآن و حدیث اور سیرت کے جو اسرار و رموز، انداز و اسلوب میں جو قدرت و ندرت اس سلام میں ہے وہ کسی زبان کی شاعری کے کسی شہ پارے میں نہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اہلِ قلم نے اس جانب توجہ نہیں دی ورنہ اس کے ایک ایک شعر کی تشریح میں کئی کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔

ایک شعر پڑھتا ہوں میں دعوے سے کہتا ہوں آپ نے کسی زبان کی شاعری میں سرکارِ ختمی مرتبت کی ریش مبارک کی یہ تعریف نہ سُنی ہوگی۔ ذرا تصوّر کیجیے ایک نہر ہے

marfat.com

اس کے اردگرد سبزہ ہے۔ اس سبزے سے نہر کا حُسن دوبالا ہو گیا ہے۔ اب نہر کس کو کہا۔ سرکار کے دہن مبارک کو، نہر عربی زبان میں دریا کو کہتے ہیں، آپ کے دہن مبارک کو نہرِ رحمت قرار دیا کہ ایک رحمت کا دریا ہے جو اس دہن اقدس سے موجزن ہے۔
ایک فارسی شاعر نے کہا ہے۔

نرفت "لا" بزبانِ مبارکش ہرگز
مگر باشہدان لآ الہ اِلاَّ اللہ

آپ کی زبان مبارک سے اشہدان لا الہ الا اللہ میں جو "لا" ہے اس کے علاوہ لایعنی نہیں کا لفظ کبھی نہیں فرمایا گیا شاہ رضا کہتے ہیں؛

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

یہ دہن اقدس، یہ نہر رحمت کہ سفر طائف میں پتھروں کی بارش ہوئی، سر مبارک سے خون بہا نعلین مبارک تک آ گیا۔ مگر ہاتھ دعا کو اٹھائے۔ عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَومی فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُونْ

"اے اللہ میری قوم کو ہدایت نصیب فرما یہ لوگ نہیں جانتے علم نہیں رکھتے۔ میرے مقام اور پیغام سے بے خبر ہیں۔"

تو اس دہن اقدس کو نہر رحمت کہا اور ریش مبارک کیا ہے؟ اس نہر رحمت کے گرد لہلہانے والا سبزہ، جس نے نہر رحمت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اب ایک شعر ملاحظہ فرمائیے۔

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت رضا آگے بڑھتے ہیں۔ سرکار کی، آپ کی ازواج مطہرات کی، صحابہ کرام

marfat.com

اہلِ بیت کی اولیائے کبار کی، بالخصوص حضرت غوث الاعظم کی جو امام الاولیاء ہیں تعریف کرنے کے بعد حرف مطلب زبان پر لاتے ہیں مگر اس میں بھی کیا امتیاز و اختصاص ہے، درخواست ذاتی نہیں جماعتی ہے انفرادی نہیں اجتماعی ہے۔ صرف اپنے لیے نہیں پوری امت کے لیے ہے کہتے ہیں۔

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

اور خود کیا چاہتے ہیں؟ یہ سلام اور نعت لکھنے سے غرض کیا ہے؟ کہتے ہیں تو صرف اتنا انعام چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن جب سب آپ پر سلام بھیج رہے ہوں وہ فرشتے جو آپ کی خدمت کے لیے مقرر ہیں مجھے آواز دے کر کہیں "احمد رضا! تم بھی تو سلام سناؤ وہی سلام ..... مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ..... تو میری مزدوری وصول ہو جائے گی۔

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

بات پھیل گئی ہے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مخالفین جس بات کو شاہ احمد رضا کا تشدد کہتے ہیں وہ تشدد نہیں ان کا عشق رسول ہے۔ ان کا ادب و احتیاط ہے جو فتوے نویسی سے لے کر ترجمہ قرآن تک اور ترجمہ قرآن سے لے کر ان کی نعتیہ شاعری تک ہر جگہ آفتاب و ماہتاب بن کر ضو فشانی کر رہا ہے۔

---

marfat.com

اور کہنے والوں کی زبان کون روک سکتا ہے وہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت احمد رضا اول و آخر انگریز نواز شخصیت تھے۔ خلافت، ترک موالات، اور تحریک ہجرت اور تحریک ہجرت کی سبھی انقلابی تحریکوں میں ان کی روش انقلاب دشمنی پر مبنی تھی۔ ہندوستان کے دارالسلام اور دارالحرب ہونے کی بحث میں بھی ان کا نقطہ نظر رجعت پسندانہ تھا۔ اس لیے برصغیر کی تحریک آزادی میں انہوں نے محض منفی کردار ادا کیا اور بس!

سب سے پہلے تو اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ امام احمد رضا پالیٹیشین نہیں اسٹیٹس مین تھے، سیاسی لیڈر نہ تھے، مدبر تھے، پالیٹیشین اور سیاسی لیڈر عوام کی خواہشات کے تابع ہوتے ہیں جب کہ اسٹیٹس مین اور مدبرین پیش بینی کر کے حالات کا رخ متعین کرتے ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ مذکورہ تحریکیں اپنے اپنے وقت میں جذباتیت کا سیل رواں تھیں مگر ان تحریکوں کا نتیجہ کیا نکلا، تحریک ہجرت پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا رئیس احمد جعفری ندوی نے لکھا ہے:

"پھر ہجرت کی تحریک اُٹھی، اٹھارہ ہزار مسلمان اپنا گھر بار، جائیداد، اسباب غیر منقولہ اونے پونے بیچ کر..... خریدنے والے زیادہ تر ہندو ہی تھے، افغانستان ہجرت کر گئے وہاں جگہ نہ ملی واپس کیے گئے کچھ مر کھپ گئے۔ جو واپس آئے تباہ حال خستہ، درماندہ، مفلس، قلاش، تہی دست، بے نوا، بے یار و مددگار۔ اگر اسے ہلاکت نہیں کہتے تو کیا کہتے ہیں۔"

(حیات محمد علی جناح ص ۱۰۸)

اور تحریک ہجرت اس بحث کا منطقی نتیجہ تھی کہ ہندوستان دارالسلام ہے یا دارالحرب۔ امام احمد رضا اسے دارالحرب قرار نہیں دیتے تھے وہ جانتے تھے کہ اس سے مسلمانوں کے لیے سود کھانا تو جائز ہو جائے گا۔ مگر ہجرت اور تلوار اٹھانا ان پر لازم

marfat.com

ہو جائے گا۔ وہ اسے دارالسلام قرار دیتے ہیں سینکڑوں برس مسلمان اس پر حکمران رہے تھے اب بھی سرزمین میں امن تھا اور مسلمانوں کو دینی فرائض کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہ تھی حیرت ہے کہ جو لوگ انگریز کے زمانے میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے پر مصر تھے آج ہندو راج میں اسے دارالحرب قرار دینے کا لفظ بھی منہ سے نہیں نکالتے۔ مطلب واضح ہے انگریز کے سامنے ہندو پس پردہ ان فتوؤں کی تار ہلا رہے تھے جن میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا جا رہا تھا تاکہ مسلمان انگریز کے خلاف تلوار اٹھائیں مر کھپ جائیں اور جو باقی بچیں وہ ہجرت کر کے اس سرزمین ہی کو چھوڑ جائیں۔ آج ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا جائے تو ہندو سیکولرازم کا طلسم پاش پاش ہوتا ہے مسلمان جہاد کے نام پر برسرپیکار ہوں یا ہجرت کریں۔ سیکولرازم کے غبارے سے ہوا نکل جاتی ہے۔ اس لیے آج ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے والے مفتیان کرام کے وارث مہر بلب ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے امام احمد رضا کے فتویٰ کی تائید کر رہے ہیں۔

تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کا معاملہ بھی اس سے چنداں مختلف نہیں۔

۱۹۱۴ء میں پہلی جنگِ عظیم شروع ہوئی۔ اس میں ہندوستان سے فوجی بھرتی کرنے کے لیے برطانیہ نے اعلان کیا کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے گا ظاہر ہے اس وقت مسلمانوں کے سامنے پاکستان کا نصب العین نہ تھا ہندوستان آزاد ہوتا تو حکومت ہندو اکثریت ہی کی ہوتی یہی وجہ ہے کہ گاندھی جی نے فوجی بھرتی کی زبردست حمایت کی اور دو لاکھ کے قریب ہندو اور مسلمان سپاہی انگریزی افواج کے ساتھ مل کر لڑے۔ ترکی کو اس جنگ میں شکست ہوئی۔ فتح پانے کے بعد انگریز وعدے سے پھر گیا۔ اب گاندھی جی اسے سزا دینے کی فکر میں تھے۔ اس مقصد کے لیے خلافت کا مسئلہ ڈھونڈ نکالا گیا۔ حالانکہ سب جانتے تھے کہ ترکی کی سلطنت عثمانیہ اپنے کرتوتوں کی وجہ سے

marfat.com

خلافت کے نام پر ایک دھبے سے کم نہیں، مگر یکایک کہا جانے لگا کہ ترکی کا سلطان اسلام کا خلیفہ ہے اور اس کی خلافت ختم کرنا اسلام پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ مسلمان بپھر گئے ایک تحریک چل نکلی مگر طرفہ تماشا یہ کہ تحریک کی قیادت گاندھی جی کے ہاتھ میں تھی گویا جو ہندوستان میں ایک الگ خطہ زمین دینے کے حق میں نہ تھا وہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی خلافت بحال کرا رہا تھا۔ امام احمد رضا گاندھی کے بچھائے ہوئے اس دام ہمرنگ زمین کو خوب دیکھ رہے تھے انہوں نے متحدہ قومیت کے خلاف اس وقت آواز اُٹھائی جب اقبال اور قائداعظم بھی اس کی زلف گرہ گیر کے اسیر تھے دیکھا جائے تو دو قومی نظریہ کے عقیدے میں امام احمد رضا مقتدا ہیں اور یہ دونوں حضرات مقتدی۔ پاکستان کی تحریک کو کبھی فروغ حاصل نہ ہوتا اگر امام احمد رضا سالوں پہلے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چالوں سے باخبر نہ کرتے۔

یہی صورتِ حال تحریک ترک موالات کی تھی، گاندھی جی مسلمانوں کو ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہر قسم کے بائیکاٹ کے لیے اکسا رہے تھے۔ امام احمد رضا کا مؤقف یہ تھا کہ موالات دوستی اور محبت کو کہتے ہیں حکم مشرکین اور کفار سے دوستی اور محبت نہ کرنے کا ہے لین دین اور معاملات کے ترک کا نہیں اور جہاں تک دوستی کی ممانعت کا تعلق ہے اس میں انگریز کی تخصیص نہیں اس میں ہندو بھی شامل ہیں۔ ایک مشرک سے پیار کی پینگیں بڑھا کر دوسرے مشرک کا مقاطعہ مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا۔

قائداعظم محمد علی جناح تحریک ترک موالات کے مخالف تھے مگر مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی بہت سے مسلمان رہنما اس مسئلے میں گاندھی کے ساتھ تھے۔ امام احمد رضا کے کلمہ حق سے متاثر ہو کر یہ سیاسی اکابر بھی آہستہ آہستہ ہندو کی سیاست سے باخبر ہوتے چلے گئے۔ خود علامہ اقبال ایک زمانے میں تحریک خلافت کی صوبائی کمیٹی کے صدر تھے۔ مگر جب تحریک کے اصل ہدف سے آگاہ ہوئے تو وزارت سے استعفا دے دیا۔ ان کے یہ اشعار اسی دور کی یادگار ہیں

marfat.com

نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا
خلافت کی کرنے لگا تو گدائی
خریدیں نہ ہم جس کو اپنے لہو سے
مسلماں کو ہے ننگ وہ بادشاہی

جس زمانے میں یہ تحریکیں چل رہی تھیں، ان میں عوامی جذبات بھرے ہوئے تھے ویسے بھی ہماری قوم بدقسمتی سے انتہا پسند واقع ہوئی ہے۔ بقول شاعر

افسوس ہم چلے نہ سلامت روی کی چال
یا بے خودی کی چال چلے یا خودی کی چال

ایسے میں مخالفتوں اور الزام تراشیوں کی پروا نہ کرتے ہوئے مسلک اعتدال پر قائم رہنا اور دو قومی نظریہ کے فروغ کے لیے مدبرانہ دور بینی کی سیاست پر کاربند رہنا امام رضا خان جیسے آہنی اعصاب رکھنے والے انسان ہی کا کام تھا۔ رہا یہ کہنا کہ ان کے اقدامات انگریز نوازی پر مبنی تھے تو یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جو یا تو امام رضا کے مسلک کو سرے سے جانتا ہی نہ ہو یا جانتا ہو مگر جان کر نہ ماننا چاہتا ہو۔ ایک ایسا مرد مومن جسے انگریزی سامراج سے اتنی نفرت ہو کہ وہ اس کی کچہری میں جانے کو حرام سمجھتا ہو جو مقدمہ قائم ہو جانے کے باوجود اس کی عدالت میں نہ گیا ہو جو خط لکھتا ہو تو کارڈ اور لفافے کی الٹی طرف پتہ لکھتا ہو تاکہ انگریز بادشاہ اور ملکہ کا سر نیچا نظر آئے۔ جس نے اپنی وفات سے دو گھنٹے پہلے یہ وصیت کی ہو کہ اس دلان سے ڈاک میں آئے ہوئے وہ تمام خطوط جن پر ملکہ اور بادشاہ کی تصویر ہے اور روپے پیسے جن پر یہ تصویریں ہیں سب باہر پھینک دیے جائیں تاکہ فرشتہ ہائے رحمت کو آنے میں دشواری نہ ہو جس نے نعت گوئی میں بھی کسی کو نمونہ نہ مانا اور اسے سلطان نعت گویاں قرار دیا تو حضرت مولانا کفایت علی کافی تھے جنہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ اس سلسلے میں باقاعدہ جدوجہد کی اور ۱۸۵۸ء میں

marfat.com

مراد آباد کے چوک میں انہیں برسرِ عام پھانسی دے دی گئی۔ اس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ انگریز کا حامی تھا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ سورج ظلمت، پھول بدبو، چاند گرمی، سمندر خشکی، بہار پت جھڑ، صبا صرصر، پانی حدت، ہوا حبس اور حکمت جہالت کا دوسرا نام ہے۔

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

marfat.com

اَصل الاصُولؒ

مولا علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے

صدیق بلکہ غار میں جاں اس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جانِ فروضِ غرر کی ہے

ہاں تو نے اُن کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وُہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اُس تاجور کی ہے

مولا علی نے واری تری نیند پر نماز :

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ بِالصَّھْبَاءِ ثُمَّ اَرْسَلَ عَلِیًّا فِیْ حَاجَۃٍ . فَرَجَعَ وَقَدْ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَوَضَعَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَہٗ فِیْ حِجْرِ عَلِیٍّ وَنَامَ فَلَمْ یُحَرِّکْہُ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَبْدَکَ عَلِیًّا اَحْبَسَ بِنَفْسِہٖ عَلٰی نَبِیِّکَ فَرَدِّ عَلَیْہِ الشَّمْسَ فَطَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ

marfat.com

حَتّٰی وَقَعَتْ عَلَی الْجِبَالِ وَعَلَی الْاَرْضِ وَقَامَ عَلِیٌّ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰی الْعَصْرَ ثُمَّ غَابَتْ وَ ذٰلِكَ بِالصَّهْبَاءِ ۔

(رواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر حجۃ اللہ للنبہانی صہ ۳۹۸)

" ایک دن مقام صہبا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھ کر حضرت علی کو کسی کام کے لیے کہیں بھیجدیا۔ حضرت علی جب واپس ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھ چکے تھے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر انور حضرت علی کی گود میں رکھا۔ اور سو گئے۔ حضرت علی نے نمازِ عصر پڑھنی تھی۔ وقت جا رہا تھا۔ مگر حضور کی استراحت کا خیال کر کے حضور کو نہ ہلایا۔ حتّٰی کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور اُٹھے۔ تو فرمایا۔ اے اللہ! تیرا بندہ علی تیرے نبی کی خاطر بیٹھا رہا۔ تو سورج کو اس کے لیے لوٹا دے حضور نے اتنا کہا ہی تھا۔ کہ سورج پھر نکل آیا۔ حتّٰی کہ اس کی دھوپ پہاڑوں اور زمین پر پڑنے لگی۔ حضرت علی اُٹھے۔ وضو کیا اور نماز عصر پڑھی۔ پھر سورج غروب ہو گیا اور صہبا کا واقعہ ہے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔ کہ حضرت علی نے حضور کی نیند پر نماز قربان کر دی۔ اور نماز بھی وہ جس کے لیے اللہ نے خاص تاکید فرمائی۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ۔

(پ ۲ ع ۱۵)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور (با لخصوص) بیچ کی نماز کی" یعنی عصر کی

غور فرمایئے۔ حضور آغوش علی میں استراحت فرما ہیں۔ مولا علی نے نماز عصر پڑھنی ہے۔ وقت جا رہا ہے۔ مگر حضرت علی حضور کو نہ ہلاتے ہیں نہ جگاتے ہیں۔ گویا سوچتے ہیں ؎

نمازیں پھر ادا ہوں گر قضا ہوں
نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

marfat.com

اسی سوچ میں اپنی نماز حضور کی نیند پر قربان کر ڈالی۔ نماز، نماز عصر تھی۔ نماز ویسے بھی اہم فریضہ ہے۔ ایک نمازیں ہماری ہیں جو اہم ہیں۔ ایک نماز حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بھی ہے نمازِ کربلا! اس کی اہمیت کون بیان کرے؛ اور پھر حسین کے بھی پدر بزرگوار مولا علی رضی اللہ عنہ کی نماز؛ خود ہی سوچ لیجئے کس قدر اہم ہوگی۔ مقام صہبا میں حضور کی نیند پر یہ اتنی بڑی عظمت والی نماز قربان کی جا رہی ہے۔ اور پھر یہ نمازِ حیدر کرار کسی کی نیند پر قربان کی جا رہی ہے۔ اللہ اکبر! جس کی نیند کی عظمت کا یہ عالم ہے۔ اس سونے والے کی عظمت کو تو پھر اللہ ہی جانے۔

صدیق بلکہ غار میں جاں اس پہ دے چکے:

سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا اِنْتَہَیَا اِلَیْہِ قَالَ وَاللّٰہِ لَا تَدْخُلُہٗ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَکَ فَاِنْ کَانَ فِیْہِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَکَ فَدَخَلَ فَکَسَحَہٗ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِہٖ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَہٗ وَسَدَّھَا بِہٖ وَبَقِیَ مِنْھَا اِثْنَانِ فَاَلْقَمَھُمَا رِجْلَیْہِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ وَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِہٖ مِنَ الْحُجْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّکْ مَخَافَۃَ اَنْ یَّنْتَبِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُہٗ عَلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَ مَا یَجِدُہٗ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۸)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (شب ہجرت) جب حضور علیہ السلام

marfat.com

کے ساتھ غار تک پہنچے۔ تو حضور سے عرض کیا۔ کہ حضور! غار میں پہلے آپ تشریف نہ لے جائیں۔ پہلے میں جاتا ہوں۔ تاکہ اس میں کوئی چیز (موذی جانور وغیرہ) ہو۔ تو اس کی تکلیف مجھے پہنچے۔ آپ کو نہ پہنچے۔ چنانچہ صدیق غار میں داخل ہوئے۔ تو غار میں کئی بِل نظر آئے۔ آپ نے اپنی چادر پھاڑ پھاڑ کر ان بِلوں کو بند کر دیا۔ دو بِل باقی رہ گئے تو ان دونوں میں اپنے پیر ڈال دیئے۔ پھر حضور سے عرض کیا کہ تشریف لے آیئے۔ حضور تشریف لائے۔ تو اپنا سرِ انور صدیق کی گود میں رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ اتنے میں صدیق کے پیر پر بِل میں سے سانپ نے ڈس لیا۔ صدیق اکبر کو تکلیف ہوئی مگر ہلتے نہ تھے تاکہ حضور کی نیند میں خلل نہ آئے۔ حتّٰی کہ صدیق اکبر کے آنسو حضور پر گرے۔ تو حضور نے وجہ دریافت کی۔ تو عرض کیا۔ حضور! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ حضور نے مقام ڈنک پر اپنا لعابِ دہن شریف لگایا۔ تو صدیق اکبر کی ساری تکلیف دور ہو گئی۔

مقام صہبا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی مبارک گود میں اپنا سرِ انور رکھا اور سو گئے اور غار میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گود میں سرِ انور رکھا اور سو گئے۔ مقام صہبا میں آغوشِ علی میں حضور کے سونے کا منظر شاعر نے یوں بیان کیا ہے ؎

زمیں پر عرشِ بالا کے نشاں معلوم ہوتے تھے
علی کی گود میں دونوں جہاں معلوم ہوتے تھے

اور غار میں حضور کے آغوشِ صدیق میں سونے کا منظر میں نے یوں لکھا ہے ؎

غار کا دیکھو تو وہ منظر — کون ہے بیٹھا گود میں لے کر
سرورِ عالم کا سرِ انور — رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

یار کے نام پہ مرنے والا　　سب کچھ صدقے کرنے والا
منزلِ عشق و صدق کا رہبر　　رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

سیدُنا صدیق اکبر
رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

اور ایک دوسرے شاعر نے اس منظر کو یُوں بیان کیا ہے۔ حضور کا سرِ انور ہے اور آغوش ہے صدیق اکبر کی گویا ؎

یہ حُسن ساتھ عشق کے کیا لاجواب ہے
رکھی ہوئی رحل پہ خدا کی کتاب ہے

قرآن مجید قرآن صامت ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن ناطق۔ قرآن مجید کو کسی ناپاک جگہ رکھنا انتہائی بے ادبی اور گمراہی ہے۔ اسی طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کسی ناپاک آغوش میں تسلیم کرنا انتہائی بے ادبی اور گمراہی ہے۔ معلوم ہوا مقام صہبا میں بھی حضور پاک و مبارک آغوش میں تھے۔ اور غار میں بھی حضور پاک و مبارک آغوش میں تھے۔ جو گستاخ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ایمان پر طعن کرتے ہیں معاذ اللہ وہ اپنے ایمان کی خیر منائیں۔

غار میں صدیق اکبر کو سانپ نے ڈس لیا۔ تو صدیق ہلے تک نہیں تاکہ حضور کی نیند میں خلل نہ پڑے۔ ہاں تکلیف سے آپ کے آنسو نکل آئے۔ اور حضور نے جاگ کر پوچھا مَالَکَ تجھے کیا ہوا۔ تم روئے کیوں؟ روئیں تمہارے دشمن (چنانچہ آج تک رو رہے ہیں اور روتے رہیں گے) صدیق کے پیر میں زہر تھا۔ اور آغوش میں شفا۔ چنانچہ حضور نے اپنا تھوک مبارک مقام زہر پر لگایا۔ تو تکلیف دور ہو گئی۔ یہ ہے حضور کا تھوک مبارک رحمت و شفا اور ایک ہمارا بھی تھوک ہے بیماری و بلا۔ اسی لیے لکھا جاتا ہے "تھوکے مت اس سے بیماری پھیلتی ہے" ہمارے تھوک سے بیماریوں کا زہر پھیلے۔ اور حضور کے تھوک مبارک سے

marfat.com

سانپ کے زہر کا اثر دور ہو جائے۔ خوب فرمایا اعلیٰحضرت ہی نے ؎

جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنیں
اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ العزیز نے انہی دو واقعات کی طرف اشارہ فرما کر فرمایا ہے کہ حضرت علی نے حضور کی نیند پر نماز قربان کر دی۔ اور صدیق اکبر نے اپنی جان! جس کا بچانا سب فرائض سے اہم ہے۔ جان ہو گی۔ تو دوسرے فرائض بھی پورے کیے جا سکیں گے۔ اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔ یا رسول اللہ! اس میں شک نہیں۔ کہ ڈوبے ہوئے سورج کو لوٹا کر آپ نے حضرت علی کی نماز پھیر دی۔ اور مقام ڈنک پر اپنا تھوک مبارک لگا کر صدیق اکبر کو ان کی جان واپس دے دی۔ مگر صدیق و علی رضی اللہ عنہما تو اپنی طرف سے اپنی اپنی قربانی دے چکے تھے۔ علی نے نیندِ مصطفےٰ کے مقابلہ میں نماز کی پروا نہیں کی اور صدیق نے اپنی جان کی۔ حالانکہ یہ دونوں چیزیں بھی اعلیٰ فرائض میں داخل تھیں۔ تو گویا ان دونوں حضرات نے حضور کی مقدس نیند پر ان فرائض کو قربان کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہر فرض فرع اور شاخ ہے اور ـــــ اَصلُ الاُصُول بندگی اُس تاجور کی ہے۔

marfat.com

عرش و کعبہ سے بھی افضل

کعبہ دُلہن ہے تربتِ اطہر نئی دُلہن
وہ رشکِ آفتاب یہ غیرت قمر کی ہے
دونوں بنیں انیلی سجیلی بنی مگر
جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور کی ہے
سرسبزِ وصل یہ ہے یہ پوشِ ہجر وہ
چمکی ڈوپٹوں سے ہے جو حالت جگر کی ہے

ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ؟ اس بزرگ نے اپنا بٹوہ نکالا۔ اور کہا اس کی قیمت پانچ روپیہ ہے۔ اس میں اگر میں لاکھ روپیہ کا ہیرا جڑ دوں تو پھر اس کی قیمت بڑھ جائے گی اور بجائے پانچ روپے کے ایک لاکھ ہو جائے گی۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سب سے زیادہ قیمتی وجود حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ حضور اگر زمین پر ہوں۔ تو زمین آسمان سے افضل اور اگر حضور آسمان پر ہوں۔ تو

marfat.com

آسمان زمین سے افضل۔ اسی اصول کی بنا پر حضور اگر مکہ میں ہوں۔ تو مدینہ سے مکہ افضل۔ اور اگر حضور مدینہ میں ہوں۔ تو مدینہ مکہ سے افضل۔ فضیلت کا موجب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ با جود ہے۔ حضور مکہ میں تھے۔ تو خدائے تعالیٰ نے مکہ معظمہ کی قسم فرمائی اور فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۔ مجھے قسم ہے اِس شہر (مکہ) کی۔ کیوں؟ کیا اس لیے کہ اُس میں اُس کا گھر (کعبہ) ہے؟ نہیں۔ کیا اس لیے کہ اس میں صفا و مروہ کی پہاڑیاں ہیں؟ نہیں! کیا اس لیے کہ اس میں چاہِ زمزم ہے؟ نہیں تو پھر خدا نے اس شہر کی قسم کیوں فرمائی؟ فرمایا وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۔ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔" معلوم ہوا کہ یہ شرف مکہ کو کہ خدا تعالیٰ نے اس کی قسم فرمائی۔ حضور کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوا۔ اس اصول کو پیشِ نظر رکھ کر محدثین کرام علیہم الرحمۃ کا ایمان افروز فیصلہ ملاحظہ فرمائیے۔ ایسا فیصلہ جس پر سب کا اتفاق ہے کوئی اس کے خلاف نہیں۔

وَلَا خِلَافَ اِنَّ مَوْضِعَ قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ بُقَاعِ الْاَرْضِ كُلِّهَا بَلْ هُوَ اَفْضَلُ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْعَرْشِ وَالْكَعْبَةِ ۔

(الخفاجی فی شرح الشفا جواہر البحار ص ۵۸۵ ج ۱)

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی جگہ ساری روئے زمین سے افضل ہے بلکہ وہ آسمانوں سے عرش سے اور کعبہ سے بھی افضل ہے۔

یہ ہے بزرگانِ دین کا فیصلہ جس پر تمام محدثین نے اتفاق فرمایا ہے۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز نے اس حقیقت کو ایک انوکھے اچھوتے اور بڑے ہی پیارے انداز میں بیان فرمایا ہے۔

فرماتے ہیں۔ فرض کر لیجئے کہ کعبہ ایک دلہن ہے۔ اور قبرِ انور ایک دوسری نئی دلہن۔ یہ دونوں دلہنیں حسن و جمال میں یکتا ہیں۔ پہلی اگر رشکِ آفتاب ہے تو دوسری غیرتِ

marfat.com

قمر۔ یعنی نہ وہ اِس سے کم اور نہ یہ اُس سے کم۔ دونوں ہی کمال حسن وجمال کی مالک ہیں۔ اور دونوں ہی اپنی سج دھج میں ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ مگر؟ ان دونوں میں سے رُتبہ زیادہ کس کا ہے؟ قسمت بہتر کس کی ہے؟ اس کے جواب میں مسلک اہلسنت کے مطابق فیصلہ کے لیے جو نرالی طرز اعلیٰحضرت نے اختیار فرمائی ہے اور جو جدّت آپنے پیدا فرمائی ہے وہ قابل صد تحسین ہے۔ فرماتے ہیں۔

جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور کی ہے

یعنی یہ دیکھیئے کہ ان دونوں میں سے دولہا کس کے ہاں تشریف فرما ہے۔ اور اپنے "پی" کے پاس کون سی ہے؛ دونوں میں سے جو اپنے پی کے پاس ہے وہی خوش بخت اور دوسری سے رتبہ میں بڑھ کر ہے۔ دیکھ لیجیئے یہ فخر تربتِ اطہر ہی کو حاصل ہے کہ فخرِ انبیاء حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اس کے حصّہ میں آئی۔ لہٰذا ماننا پڑے گا۔ کہ یہی افضل واعلیٰ اور یہی رُتبے میں بالا ہے۔

پھر اس کے بعد اپنے نظریئے کی تائید میں سیاہ رنگ کے غلافِ کعبہ اور گنبد خضرا کے سبز رنگ کے غلاف کو عجیب رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

سرسبزِ وصل یہ ہے سیاہ پوشِ ہجر وہ
چمکی ڈوپٹوں سے ہے جو حالت جگر کی ہے

چونکہ سیاہ رنگ کا بالعموم ہجر و فراق سے تعلق ہے۔ اور سبز رنگ کا وصل و وصال سے اس لیے فرمایا۔ کہ پہلی دلہن (کعبہ شریف) اپنے پی سے دور ہے اور ہجر و فراق میں ہے۔ اس لیے اس کا یہ سیاہ غلاف گویا ایک سیہ ڈوپٹہ ہے۔ جو اس نے اپنے محبوب کے فراق میں اوڑھ رکھا ہے۔ اور دوسری دلہن (روضہ شریف) چونکہ اپنے محبوب کے پاس ہے۔ اور شرفِ وصال سے مشرف ہے اس لیے اس کا سبز رنگ گویا ایک سبز ڈوپٹہ ہے جو اس نے اپنے اِس وصالِ محبوب کی خوشی میں اوڑھ رکھا ہے۔ ان دونوں کی کیفیت و حالت ان دونوں کے

marfat.com

ڈوپٹوں کے مختلف رنگوں ہی سے ظاہر ہے کہ پہلی ہجر و فراق میں سیاہ پوش ہے
اور دوسری وصل و وصال سے سرسبز و شاداب۔

پس ثابت ہوا کہ کعبہ شریف سے تربتِ اطہر ہی افضل و اعلیٰ ہے کہ ؏

جو پی کے پاس ہے وہ سہاگن کنور کی ہے

marfat.com

کعبے کا کعبہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز نے اپنے اس شعر میں روضہ انور کو کعبے کا کعبہ لکھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہی واقعہ اور حقیقت ہے۔ کعبہ جو اس وقت سب کا قبلہ ہے۔ اس کا قبلہ عالم ہونا حضور مرجعِ کل سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل سے ہے۔ چنانچہ یہ قبلہ جس کی طرف منہ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پہلے ایسا نہ تھا۔ بلکہ اس سے پہلے قبلہ بیت المقدس تھا۔ اور حضور خود بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ مگر حضور کی مرضی یہ تھی۔ کہ میرا قبلہ بجائے بیت المقدس کے کعبہ مقرر ہو جائے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا:

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا (پ۲ ع۱)

یعنی ہم آپ کی مرضی کے مطابق قبلہ مقرر فرما دیں گے

اور پھر فرمایا:

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (پ۲ ع۱)

آپ ابھی اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیجئے

marfat.com

خدا کا ارشاد پاکر حضور نے نماز ہی میں اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا۔ تو اسی وقت سے کعبہ قبلۂ عالم بن گیا۔ حجاج کرام مسجد قبلتین کی زیارت کرتے ہیں۔ اس گنہ گار نے بھی کی۔ اسی مسجد میں آیاتِ مذکورہ بالا نازل ہوئیں۔ اور حضور نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہوئے کعبے کی طرف رُخ پھیر لیا۔

خدا چاہتا ہے رضائے محمد:

اس واقعہ سے معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے محبوب کی رضا چاہتا ہے۔ حضور نے چاہا کہ میرا قبلہ کعبہ بن جائے۔ خدا تعالیٰ نے حضور کا چاہا کر دیا۔ مگر کیا کہنے مولوی اسمٰعیل مصنف "تقویۃ الایمان" کے۔ کہ یوں لکھ دیا

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان ص۶۶)

حالانکہ رسول کے چاہنے سے کعبہ قبلہ بن گیا۔ اگر کوئی مولوی اسمٰعیل کی بات مانتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ آج بھی نماز منہ بیت المقدس کی طرف کر کے پڑھا کرے۔ کعبہ تو قبلہ حضور کے چاہنے سے بنا ہے۔ یہ تو ارشاد تھا خدا تعالےٰ کا۔ خود حضور نے بھی اپنے متعلق فرمایا ہے۔

لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّهَبِ۔

(مشکوٰۃ شریف ص۵۲۱)

اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنے لگیں

اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنے لگیں۔ مگر مولوی اسمٰعیل لکھتا ہے کہ:

"رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"

آہ! ع چہ بے خبر ز مقامِ محمدِ عربی است

marfat.com

یہ کعبہ جو حضور کی مرضی کے مطابق قبلہ بنا۔ اس کا عالم یہ تھا۔ کہ اس کے اندر، باہر اور اوپر بت ہی بت تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوئے۔ تو سب سے پہلے کعبہ میں تشریف لائے اور آپ نے حرم محترم کو بتوں کی آلائش سے صاف فرمایا۔ چنانچہ آپ قل جآء الحق وزہق الباطل کی تلاوت فرماتے ہوئے ایک ایک بُت کی طرف اشارہ فرماتے جاتے اور بُت گراتے جاتے۔

نکتہ:

اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی۔ کہ اللہ کا گھر جس کی طرف منہ کر کے ہماری نماز ادا ہوتی ہے۔ وہ گھر خود جب تک اس میں اللہ کے محبوب کے قدم نہ آئے۔ پاک و صاف نہ ہُوا۔ تو ایسی نماز جس میں اللہ کے محبوب کا خیال نہ رہے کب مقبول ہو سکتی ہے ع

تیرا خیال گر نہ ہو کیسے ادا نماز ہو

اسی طرح مومن کا دل بھی اللہ کا گھر ہے۔ اس میں بھی جب تک اللہ کے محبوب کے قدم نہ آئیں گے۔ وہ کبھی پاک و صاف نہ ہوگا اور ہرگز اُسے اللہ کا گھر نہ کہا جائے گا دل وہی دل ہے جس میں یاد مصطفٰے جلوہ گر ہو اعلیٰحضرت ہی فرماتے ہیں ؎

دل وہ دل ہے جو تری یاد سے معمور رہا
سر وہ سر ہے جو ترے قدموں پہ قربان گیا

دوسرا نکتہ:

کعبہ اللہ کا گھر تھا۔ جو بتوں کی آلائش سے ملوث تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے گھر سے بتوں کو نکالا نہ یہ کہ معاذ اللہ کعبے ہی کو ڈھا دیا۔ اسی طرح جلوس میلاد شریف میں اگر کوئی عاقبت نا اندیش باجا بجانے لگے یا اور کوئی غیر شرعی حرکت کرنے لگے۔ تو اس غیر شرعی حرکت سے جلوس شریف کو پاک و صاف کرنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ جلوس ہی کو بند

marfat.com

کر دیا جائے۔ سر میں درد ہو۔ تو درد کا علاج کیجئے۔ سر کو مت کٹائیے۔

کعبہ اپنے کعبہ کی طرف :

علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ کتاب شرف المصطفٰے سے نقل فرماتے ہیں:

اِنَّ الْکَعْبَۃَ تَسْتَاْذِنُ رَبَّھَا فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَاْذَنُ لَھَا۔ (نزہۃ المجالس مطبوعہ مصر ص ۱۵۲ ج ۱)

قیامت کے روز کعبہ شریف اپنے رب سے عرض کرے گا۔ کہ الٰہی مجھے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کی اجازت دے۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے اجازت دے گا۔ اور وہ حضور کے روضہ شریف کی زیارت کے لیے حاضر ہوگا۔

ع سب کا کعبہ اور ہے کعبے کا کعبہ اور ہے

کعبہ شریف کی زیارت کرنا بڑی سعادت ہے۔ لیکن خود کعبہ جس کی زیارت کے لیے حاضر ہو۔ اس کی زیارت کرنا بہت ہی بڑی سعادت ہے ؎

سارے اقطابِ جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طوافِ درِ والا تیرا
اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پہ نثار
شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

علماء کی تصریح :

اسی کتاب میں یہ بھی مذکور ہے کہ بعض علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ:

بِاَنَّ الْمَشْیِ اِلٰی قَبْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنَ الْمَشْیِ

marfat.com

اِلَی الْکَعْبَۃِ لِاَنَّ الْبُقْعَۃَ الَّتِیْ ضَمَّتْ اَعْضَاءَہٗ الطرِیۃ اَفْضَلُ مِنَ الْعَرْشِ وَالْکُرْسِیِّ ۔ (صہ ۱۵۹ ج ۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف کی طرف جانا کعبہ شریف کی طرف جانے سے افضل ہے کیونکہ زمین کا وہ حصّہ جس کے ساتھ حضور کے اعضاء مبارکہ ملحق ہیں۔ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔

الغرض کعبہ معظمہ کو ہر عزت حضور ہی کی بدولت حاصل ہوئی۔ حضور ہی نے بتوں سے اسے صاف فرمایا۔ اور چونکہ حضور نے اس کا طواف کیا۔ اسی واسطے ایک دنیا اس کا طواف بھی کرتی ہے۔ حضور نے اِسے مقام حجرِ اسود پر چوما۔ تو دنیا بھر کے مسلمان اِسے چومنے بھی لگے۔ حضور نے اپنے دستِ اقدس اور رُخِ انور سے اس کے مقام ملتزم پر مَس فرما کر اس مقام کو یہ شرف بخش دیا۔ کہ ہر شخص اِس مقام پر ہاتھ پھیلائے ہوئے اور اپنے رخسار اس پر ملتے ہوئے چپٹا بھی رہتا ہے۔ گویا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیں اس کعبہ کے لیے موجب عزت و شرافت بن گئیں۔ حضور کی نظر اگر کعبہ پر نہ پڑتی۔ تو کوئی نظر بھی ادھر نہ اٹھتی۔ یہ کعبہ کا قبلہ عالم بن جانا اس قبلہ عالم کے بھی قبلہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے۔ اسی لیے اعلیٰحضرت نے حاجیوں کو مخاطب فرما کر فرمایا ہے کہ تم کعبہ تو دیکھ چکے۔ اب آؤ جس کے صدقہ میں یہ کعبہ قبلہ عالم بن گیا۔ اس کے روضہ انور کی بھی زیارت کرو۔ خوب فرمایا ؎

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

marfat.com

عُشّاقِ روضہ

عُشّاقِ روضہ سجدے میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیّت کدھر کی ہے

حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے سجدہ کیا پھر ان کے سردار حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سجدہ کیوں نہ کریں؛ یہ ایک سوال ہے۔ جس کا جواب یہ ہے۔ کہ بیشک ہونا تو یونہی چاہیئے۔ مگر چونکہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شریعت مطہرہ نے خدا کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنے سے روک دیا ہے اس لیے باوجود اس تمنا کے کہ ہم بھی حضور کو سجدہ کریں ہم ہرگز حضور کو سجدہ نہیں کرتے۔ اور سجدۂ عبادت کو شرک اور سجدۂ تعظیم کو حرام سمجھتے ہیں۔ اعلیٰحضرت ہی فرماتے ہیں ؎

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِّ ذرائع واہ ہے اپنی شریعت کا

احادیث میں آتا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں جانور آتے تو حضور کو سجدہ کرتے۔ یہ منظر دیکھ کر صحابہ کرام نے عرض کی کہ حضور جب جانور بھی حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو آپ ہمیں بھی اجازت دیں تاکہ ہم بھی حضور کو سجدہ کریں تو سرکار نے فرمایا۔ میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے

marfat.com

شوہر کو سجدہ کرے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خواہش تو صحابہ کی بھی تھی کہ حضور کو سجدہ کریں۔ مگر شریعت نے اجازت نہ دی اس لیے رُک گئے والد ماجد حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعظ میں فرمایا کرتے تھے۔ آج بھی سچا مسلمان وہ ہے جس کا دل تو چاہے کہ میں حضور کو سجدہ کروں مگر کرے نہ اس لیے کہ شریعت نے روک دیا ہے۔

پھر کریں کیا اور اپنا شوقِ دل کیسے پورا کریں؟ ہزار ہا رحمتیں نازل ہوں اعلیٰحضرت کی روحِ پر فتوح پر کہ اِس مشکل کو اس پیارے انداز میں حل فرمایا کہ مردِ مومن پر وجد طاری ہو جائے۔ چنانچہ ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ؎

اے شوقِ دل یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجے کہ سر کو خبر نہ ہو

سمجھا کچھ آپ نے کیا فرما گئے؟ اچھا وہ سجدہ کیجے کہ سر کو خبر نہ ہو" کسی غیر خُدا کے آگے سجدہ تو سر ہی کا ممنوع ہے۔ تو چلو ہم اس تکمیل شوق کے لیے سر سے کام ہی نہیں لیتے۔ یہ شوق دل کا ہے دل ہی یہ سجدہ بھی کرے۔ گویا ؏

سر خدا کے واسطے دل مصطفٰے کے واسطے

کے مطابق اعلیٰحضرت نے یہ بھی فیصلہ فرما دیا ہے کہ نماز وہی نماز ہے جس میں اس نماز کی تعلیم دینے والے محبوب کا بھی خیال رہے اب آپ اعلیٰحضرت کا مذکورہ بالا شعر پڑھیئے اور اس شعر کے عالمانہ و عاشقانہ انداز سے کیف و سرور حاصل کیجیے گنبد خضرا کے عاشق بحکم شریعت کعبہ ہی کی طرف جھکتے ہیں۔ مگر دل؛ بس اِسے اللہ ہی جانتا ہے کہ ان عُشاق کا دل کسی وقت بھی خیالِ محبوب سے خالی نہیں رہا۔ اور یہ عشاقِ روضہ خوب سمجھتے ہیں کہ۔ ؏

کعبہ بھی ہے اُنہیں کی تجلّی کا ایک ظِل

کعبہ بھی انہی کے نور سے بنا انہیں کے جلوہ نے کعبہ کو کعبہ بنا دیا۔ تو درحقیقت کعبہ

marfat.com

وہ جلوہ محمدیہ ہے جو اس میں تجلّی فرما ہے۔ حضرت بیدم فرماتے ہیں۔

ہم سب کا رخ سوئے کعبہ سوئے محمد روئے کعبہ
کعبے کا کعبہ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عشاق روضہ کا سر تو سوئے کعبہ رہتا ہے۔ اور نیت بس ادھر ہی کی ہوتی ہے۔ جو کعبہ کا بھی کعبہ ہے۔ یہی بات فرمائی ہے اعلیٰحضرت نے کہ ؎

عشاق روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

marfat.com

چمکانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

امام قسطلانی شارح بخاری فرماتے ہیں :

هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَزَانَةُ السِّرِّ وَمَوْضَعُ نُفُوْذِ الْاَمْرِ فَلَا يَنْفُذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْهُ وَلَا يَنْقُلُ خَيْرٌ اِلَّا عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مواہب لدنیہ صـ۶ ج ۱)

یعنی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رازِ الٰہی کے خزانہ اور امرِ الٰہی کے جائے نفاذ ہیں۔ کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے۔ اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے۔

یہی بیان ہے علماء محققین کا۔ اور یہی ایمان ہے جمہور مسلمین کا۔ کہ دنیا میں کوئی بھی نعمت جس کسی کو بھی ملی حضور ہی کے دربار سے ملی۔ رسولوں کو رسالت اور نبیوں کو نبوت ملی تو یہیں سے۔ ولیوں کو ولائت۔ اماموں کو امامت، سخیوں کو سخاوت اور بہادروں کو شجاعت ملی تو یہیں سے۔ سچوں کو صداقت، عادلوں کو عدالت اور سیدوں کو سیادت ملی تو یہیں سے۔ چنانچہ اعلیٰحضرت ہی فرماتے ہیں ؎

marfat.com

لا وربِّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

اور اسی حقیقت کا اظہار اعلیٰحضرت نے اس شعر میں فرمایا کہ ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ابوبکر کو نظرِ رحمت سے دیکھا تو صدیق اکبر بنا ڈالا۔ عمر کو اسی نظر سے دیکھا تو فاروقِ اعظم بنا دیا۔ عثمان پر نورانی نظر پڑی تو عثمان ذوالنورین بن گئے۔ علی پر یہی نظر ڈالی تو شیرِ خدا بنا ڈالا جملہ صحابہ کرام بھی اسی نورانی نظر کی بدولت آسمان رشد و ہدایت کے ستارے بن گئے۔ اور ان کے لیے حضور نے فرمادیا:

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمِ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۶)

میرے صحابہ ستاروں کی مثل ہیں ان میں سے کسی کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاؤ گے۔

اعلیٰحضرت اسی لیے اپنے قاسمِ نور آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں کہ ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

اور اے میرے نورانی آقا! میں بھی تو تیرا غلام اور تیرے آستانۂ نور کا بھکاری ہوں لہٰذا ؎

مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ایک دوسرے مقام پر اعلیٰحضرت نے اس سوال کو اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ ؎

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

marfat.com

جنگ بدر میں:

جنگ بدر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھیں تیر لگنے سے ان کے رخسار پہ بہہ آئیں۔ حضرت قتادہ بارگاہ نور میں حاضر ہوئے تو

فَعَادَهُمَا مَكَانَهُمَا وَبَزَقَ فِيهِمَا فَعَادَتَا تَبْرُقَانِ۔

(حجۃ اللہ للنبہانی صہ ۴۲۴)

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دونوں آنکھوں کو خانۂ چشم میں رکھ کر ان پر اپنا لعاب دہن شریف لگا دیا تو آنکھیں روشن ہو گئیں۔

جنگ اُحد میں:

جنگ اُحد میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ، کی ایک آنکھ پھوٹ گئی وہ بارگاہ نور میں حاضر ہوئے

فَبَزَقَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ۔

(حجۃ اللہ صہ ۴۲۴)

تو حضور نے اس میں اپنا لعاب دہن شریف ڈالا تو وہ پہلی آنکھ سے بھی زیادہ صحیح ہو گئی۔

حضرت قتادہ کی دونوں آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ تو حضور کے فیضان سے دونوں چمک اُٹھیں۔ حضرت ابو ذر کی ایک آنکھ بے نور ہوئی۔ تو حضور کی شانِ تنویر نے اُسے پہلی آنکھ سے بھی زیادہ چمکا دیا۔ اسی لیے اعلیٰحضرت نے بھی عرض کیا ہے کہ ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

marfat.com

حلیمہ سعدیہ :

حلیمہ سعدیہ ایک بدویہ عورت تھی۔ گمنام تھی اُسے کون جانتا تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے جو دودھ پلایا۔ تو اس نسبتِ نور سے وہ بھی چمک اُٹھی۔ اور آج جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد شریف ہوتا ہے۔ وہاں حلیمہ سعدیہ کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ مسجدوں میں میلاد کی محفلوں میں۔ سیرت نگاروں کی کتابوں میں ہر جگہ حلیمہ سعدیہ کا ذکرِ خیر موجود ہے۔ ایک غیر معروف بدویہ عورت کو حضور نے اس قدر چمکا دیا کہ ہر مسلمان ادب و احترام کے ساتھ اس کا نام لیتا ہے۔ اور اس کا ذکر کرتا ہے۔ اسی لیے اعلیٰحضرت نے لکھا ہے کہ ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

marfat.com

کمالِ حُسنؐ

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقصِ جہاں نہیں !
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ (پ۳ ع۹)

وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے

یعنی وہ ارحام میں جس طرح خود چاہے تمہاری شکل وصورت بناتا ہے۔ چنانچہ اس نے کسی کو خوبصورت بنایا کسی کو ایسا نہ بنایا۔ کوئی پستہ قد ہے تو کوئی دراز قد۔ کسی کا رنگ گورا ہے تو کسی کا کالا۔ کوئی بینا ہے تو کوئی اندھا ہے یا کانا۔ کوئی گونگا ہے تو کوئی بہرہ خدا جسے چاہے جیسا بنائے یہ اس کی اپنی مرضی ہے اور اس نے جس کو بھی جیسا بنایا ٹھیک بنایا۔

یہ تو ہے عام مخلوق کے لیے۔ مگر اب آیئے اس کے محبوب حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔ اور دیکھیے اللہ نے اپنے محبوب کو کیسے بنایا؛ کیا اُسی عام دستور کے مطابق یعنی "كَیْفَ یَشَآءُ" یا اپنے محبوب کے لیے کوئی اور انداز اختیار فرمایا؛ اس کا جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درباری شاعر حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

marfat.com

دیتے ہیں۔ حضرت حسان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال ملاحظہ کر کے حضور کو مخاطب کر کے یوں عرض کیا ؎

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ
وَاَكْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

یعنی یارسول اللہ! آپ سے زیادہ حسین وجمیل میری آنکھ نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور دیکھنا بھی کیسے جب کہ آپ سے زیادہ حسین کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ میرے آقا! آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں۔ گویا آپ اپنی مرضی کے مطابق جیسا آپ نے خود چاہا ویسا ہی خدا نے آپ کو بنا دیا۔"

یہ حقیقت حضرت حسان نے بیان فرمائی ہے۔ کہ یہ عوام کے لیے ہے کہ جیسے خدا چاہے انہیں بنا دے۔ حضور کے لیے یہ بات نہیں۔ بلکہ اللہ نے جب محبوب کو پیدا فرمایا تو محبوب کو محبوب کی مرضی کے مطابق بنایا۔ محبوب سے پوچھ کر بنایا۔ جیسے محبوب نے چاہا ویسے ہی محبوب کو بنایا۔ اور چونکہ محبوب یہ کبھی نہیں چاہتا۔ کہ اس میں کوئی عیب ہو۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے چاہنے کے مطابق پیدا کیے گئے ہیں۔ تو لازماً آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اس ایمان افروز بیان کے پیش نظر ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو محبوب خدا ہیں۔ ہر عیب و نقص سے پاک و مبرا ہیں۔ بے عیب خالق نے اپنے محبوب کو بھی بے عیب بنایا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ: جنگ اُحد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو دانت مبارک شہید ہوا۔

marfat.com

یہ شُبہہ نہ کیا جائے۔ کہ حضور کا پورا دانت ٹوٹا اور مُنہ مبارک سے نکل آیا۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں پورا دانت اگر مُنہ سے نکل آئے۔ تو حسن و جمال میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اور حضور جب ہر نقص سے پاک ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ حضور کا پورا دانت مبارک ٹوٹ کر مُنہ سے نکل آتا۔ محدثین کرام نے تصریح فرمائی ہے۔ کہ حضور کے ایک دانت کے کنارے کو ضرب آئی۔ اور اس کا تھوڑا سا کنارہ ٹوٹا۔ جوہری ہیرے کو گھڑتے ہیں۔ تو ہیرا اور بھی زیادہ خوبصورت اور قیمتی ہو جاتا ہے۔ دانت مبارک کا کنارہ ٹوٹنے سے وہ دانت اور بھی زیادہ خوبصورت ہو گیا۔ پتھر لگنے سے حضور کا لب مبارک زخمی ہوا۔ اور اس سے خون مبارک بہا۔ دانت بذاتہٖ محفوظ اپنے مقام پر رہا۔ نکلا نہیں۔ کیونکہ آپ ہر عیب و نقص سے پاک ہیں۔ بخاری شریف کی جلد دوم کے صفحہ ۵۸۲ کے حاشیہ پر یہ تشریح موجود ہے۔ کہ دانت مبارک کا صرف تھوڑا سا کنارہ ٹوٹا۔ اور دانت محفوظ رہا۔ تاکہ حضور کے حسن و جمال کی آب و تاب میں کوئی فرق نہ پڑے۔

کان مبارک :

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرتاپا بے عیب ہیں۔ آپ کے کسی عضو شریف میں کوئی عیب نہیں۔ کان کا عیب یہ ہے کہ وہ دور کی آواز نہ سُنے۔ چونکہ حضور کے کان مبارک بھی بے عیب تھے۔ اس لیے ماننا پڑے گا کہ حضور کے کان دور کی آواز بھی سُن لیتے ہیں۔ چنانچہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ۔

(ترمذی شریف ص ۵۵ ج ۲ مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۹)

میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سُنتے۔

اس حدیث پاک میں خود حضور نے فرما دیا کہ جن آوازوں کو تم نہیں سُن سکتے۔ میں سُن لیتا ہوں

marfat.com

پنگھوڑے میں :

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضور سے عرض کی۔ یارسول اللہ! میرے اسلام لانے کا باعث آپ کے بچپن کا ایک معجزہ ہوا۔

رَاَیْتُکَ فِی الْمَھْدِ تُنَاغِی الْقَمَرَ وَتُشِیْرُ اِلَیْہِ بِاِصْبَعِکَ فَحَیْثُ اَشَرْتَ اِلَیْہِ الْمَالَ۔

میں نے آپ کو پنگھوڑے میں چاند سے باتیں کرتے ہوا دیکھا۔ آپ جس طرف اپنی انگلی کا اشارہ فرماتے چاند اسی طرف جھک جاتا۔

حضور صلی اللہ نے فرمایا :

اِنِّیْ کُنْتُ اُحَدِّثُہٗ وَیُحَدِّثُنِیْ وَیُلْھِیْنِیْ عَنِ الْبُکَآءِ وَاَسْمَعُ وَجْبَتَہٗ حِیْنَ یَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ۔

ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے سے بہلاتا اور میں اس کے گرنے کا دھما کا سنتا تھا جب وہ زیرِ عرش سجدے میں گرتا۔

(الامن والعلیٰ ص۱۱۷ اور خصائص کبریٰ ج ۱ ص۵۳)

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا واقعہ ہے بچپن میں بھی آپ کی قوت سامعہ کا یہ عالم تھا کہ چاند کے زیرِ عرش سجدہ کرنے کی آواز سُن لیتے تھے۔ عرش زمین سے کھربوں میل دور ہے بلکہ اللہ ہی جانے کس قدر دور ہے۔ پھر جو کان بچپن میں عرش تک کی آواز سُن لیتے ہیں۔ وہ ظہورِ نبوت کے بعد فرش پر کی ہزار دو ہزار میل دور کی آواز کیوں نہیں سُن سکتے سچ فرمایا اعلیٰحضرت ہی نے کہ ؎

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان　　کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

چشمانِ مبارک:

اوپر کی حدیث آپ نے پڑھی۔ حضور نے فرمایا ہے "میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سُنتے"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں بھی بے عیب ہیں جن چیزوں کو ہم نہیں دیکھ سکتے حضور دیکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو میرے لیے اٹھایا۔

فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ۔

(مواہب لدنیہ صہ ۱۹۳ جلد ۲)

پس میں اُسے اور قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اس اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا۔

(مشکوٰۃ شریف صہ ۵۰۴)

اللہ تعالیٰ نے میرے لیے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے صحابہ سے فرمایا، نماز میں کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ امامت کے دوران میں آگے ہی دیکھتا ہوں

فَوَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔

(بخاری شریف صہ ۵۹ ج ۱)

marfat.com

قسم اللہ کی تمہارے سجدے اور رکوع مجھ سے مخفی نہیں رہتے میں تمہیں
پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ۔

(مشکوٰۃ شریف ص۶۹)

قسم ہے اللہ کی میں جیسے سامنے دیکھتا ہوں ویسے ہی پیچھے بھی دیکھتا ہوں

لطیفہ:

ایک بار یہ حدیث میں نے پسرور ضلع سیالکوٹ کے ایک جلسہ میں سنائی تو بعد تقریر کے ایک منکر تعجب سے کہنے لگا۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی آگے بھی دیکھے اور پیچھے بھی۔ میں نے کہا یہ "کوئی" کی بات نہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے میں نے کہا جب حضور خود فرما رہے ہیں۔ پھر ایک مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ انکار کرے۔ تاہم تمہیں سمجھانے کے لیے میں بتاتا ہوں۔ ایسے ہو سکتا ہے۔ دیکھ لو بس کا ڈرائیور آگے بھی دیکھتا ہے اور پیچھے بھی۔ وہ بولا۔ اس کے سامنے تو آئینہ لگا ہوتا ہے۔ میں نے کہا اور جس کے سامنے نبوت کا آئینہ لگا ہو؛ وہ کیوں نہ آگے بھی دیکھتا ہوگا اور پیچھے بھی۔

الغرض اعلیٰحضرت قدس سرہٗ العزیز نے مذکورہ بالا شعر میں اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ دنیا کی حسین و جمیل چیزوں میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور نظر آتا ہے۔ چاند باوجود اپنے حسن و جمال کے ایک سیاہ دھبہ رکھتا ہے۔ پھول اپنے حسن و لطافت کے ساتھ ساتھ کانٹا بھی رکھتا ہے۔ شمع اپنے نور و روشنی کے ساتھ ساتھ دھواں بھی رکھتی ہے۔ مگر اللہ کے حسن و جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہی ایک ایسا حسن کامل ہے جس میں کسی عیب و نقص کا گمان تک نہیں۔

وہ کہ ایسا حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں

marfat.com

دوسرے پھول تو خار رکھتے ہیں۔ مگر حسن مصطفےٰ ایک ایسا پھول ہے جس میں خار نہیں شمع دھواں رکھتی ہے مگر حسن مصطفےٰ ایک ایسی نورانی شمع ہے جس میں دھوئیں کا نشان تک نہیں۔

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

marfat.com

یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیّت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
حق یہ کہ ہیں عبدِ الٰہ اور عالمِ امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِّ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حضور سرورِ کونین تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت وسلطنت اور آپ کا تصرف و اختیار کچھ اس قدر وسیع ہے کہ چشمِ فلک نے مخلوق میں اتنا بڑا اختیار و تصرف اور اتنی بڑی دو جہاں گیر حکومت کبھی دیکھی ہی نہ تھی۔ زمین و آسمان برگ و شجر، شمس و قمر، بحر و بر غرضیکہ کون و مکان کا ہر ذرہ اس سلطان ذیجاہ کے اختیار و تصرف میں ہے اور اس تاجدار ذی وقار کا ہر شے پر حکم و فرماں جاری ہے ؎

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لیے

اُدھر زمین والے اگر حضور کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ تو اُدھر آسمان والے بھی حضور کے

marfat.com

ہر ارشاد پر قربان ہونے کو تیار ہیں زمین پر اگر پتھر کلمہ پڑھ رہے ہیں درخت بلائے ہوئے چلے آرہے ہیں۔ اونٹ فریاد رسی کے لیے حاضر ہو رہے ہیں اور جانور سجدہ کر رہے ہیں۔ تو آسمان پر سورج حکم پاکر اُلٹے قدم لوٹ رہا ہے۔ چاند اشارہ پاتے ہی ٹکڑے ہو رہا ہے۔ شب معراج ہر آسمان کے دروازے کھل رہے ہیں۔ اور ملائکہ صف بصف تعظیم واستقبال کے لیے چشم براہ ہیں۔ گویا ؎

تخت ہے ان کا تاج ہے ان کا
دونوں جہاں میں راج ہے ان کا

خدا کے بعد اتنی بڑی بڑائی صرف حضور ہی کو حاصل ہے۔ اور آپ سے کوئی بڑا نہیں ؎

سارے اونچوں سے اونچا بھیجئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

باوجود اتنی بڑائی کے حضور کا سرِ اقدس اپنے بڑائی دینے والے مالک کی بارگاہ میں جھکا رہا۔ اور آپ نے باوجود تملیکِ حق مالک جنت ہونے کے خدا کی اس قدر عبادت فرمائی۔ کہ کمالِ عبادت کا ظہور آپ ہی کی ذات بابرکات سے ہوا۔ اور اس وصفِ خاص سے بھی محبوب کو موصوف فرما کر خدا تعالیٰ نے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ فرما کر اور کہیں نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ اور کہیں مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فرما کر آپ کی عبودیت کاملہ کا اعلان فرما دیا۔ اور یہ واقعہ ہے کہ جس طرح معبود حقیقی اپنی الوہیت میں وحدہٗ لاشریک ہے اور اس کا کوئی ثانی و شریک نہیں۔ اسی طرح عبد کامل (حضور علیہ السلام) بھی اپنی عبدیت کاملہ میں تنہا و بے نظیر ہیں۔ اور ان کا کوئی ثانی و مثیل نہیں ؎

یہی بولے سدرہ والے چنِ جہاں کے تھالے سبھی میں نے چھان ڈالے
ترے پایہ کا نہ پایا تجھے اک نے اک بنایا

marfat.com

مذکورہ بالا مختصر مضمون سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ خداداد قدرت و قوت حاصل ہے کہ چاہیں تو پتھروں سے کلمہ پڑھوا لیں۔ درختوں کو بُلا لیں۔ چاہیں تو غروب شدہ سورج کو لوٹا لیں اور چاند کے ٹکڑے کر دیں۔ دوسرے یہ کہ آپ نے جس قدر عظمت و رفعت پائی۔ اسی قدر آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے دکھائی گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قدرت و عبدیت ان دونوں صفتوں سے موصوف ہیں۔

اس کے بعد یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ خدا کے سوا ہر چیز ممکنات میں شمار کی جاتی ہے صرف ایک خدا کی ہستی ہے جو واجب الوجود ہے۔ اور خدا کے سوا ہر چیز پر لفظ ممکن صادق آتا ہے۔ چنانچہ اعلیٰحضرت کے شعر میں "ممکن" سے مراد ماوشما عوام الناس ہیں اور "واجب" سے مراد خدا کی ذات ہے۔

اب سُنیئے! اعلیٰحضرت نے اپنے اس شعر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت مقدسہ کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہیں؟ اور انہیں کیا سمجھا جائے؟ سو اس باب میں دو صورتیں ظاہر ہیں کہ یا تو آپ کو گستاخانِ رسالت کی طرح اپنی مثل بشر کہا جائے یا خدا کہہ کر ارتکابِ شرک کیا جائے۔ اعلیٰحضرت نے ان دونوں صورتوں کا بلیغ اور بادلیل رد فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

ممکن میں یہ قدرت کہاں:

اگر انہیں ممکن یعنی عام انسانوں کی طرح سمجھا جائے۔ تو پھر ایک عام انسان میں یہ طاقت و قدرت کہاں ہے؟ کہ وہ چاہے تو درختوں کو بلا لے۔ پتھروں سے کلمہ پڑھوا لے سورج کو لوٹا لے اور انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کر دے۔ کبھی ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دے۔ یہ قدرت ماوشما میں کہاں ہے؟ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں یقیناً ہے سہ

marfat.com

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے بدچاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

جب یہ قدرت حضور میں ہے۔ تو آپ ہماری مثل بھی ہرگز نہیں ہیں۔ کہ ہم جو ممکن ہیں ہم میں یہ قدرت کہاں ہے؟ تو پھر حضور کیا ہیں؟ کیا خدا ہیں معاذ اللہ! یہ بھی نہیں اس لیے کہ:

واجب میں عبدیت کہاں؟

اگر آپ کو واجب یعنی خدا مانا جائے۔ تو پھر خدا میں یہ عبدیت کہاں ہے؟ کہ اپنے خالق کی عبادت کرے۔ اُسے سجدے کرے۔ اور اپنی عبودیت کا اظہار کرے۔ یہ بات تو شایانِ شانِ حضور ہے۔ اور آپ ہی نے عبدیت کاملہ کا اظہار فرمایا ہے۔ اور واجب الوجود میں تو عبدیت نہیں ہے۔ اس لیے کہ معبود ہے مسجود ہے عابد و ساجد نہیں۔ لہٰذا یہ دونوں صورتیں ممکن و واجب کی بیان کر کے اعلیٰحضرت حیرانی کا اظہار فرماتے ہیں:

حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

یعنی ممکن بھی نہیں واجب بھی نہیں۔ تو پھر حضور کیا ہیں؛ چنانچہ آگے فرمایا ہے

حق یہ کہ ہیں عبداللہ اور عالمِ امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کیا ہی ایمان افروز اور کفر سوز فیصلہ ہے۔ یعنی حق تو یہ ہے کہ حضور اللہ کے تو بندے ہیں۔ اور ساری کائنات کے بادشاہ ہیں۔ خالق و مخلوق کے درمیان ایک امرِ فاصل ہیں۔ "ادھر اللہ سے واصل اُدھر مخلوق میں شامل" کے مطابق ایک ہاتھ خدا کے دستِ قدرت میں ہے۔ اور دوسرا ہاتھ مخلوق کے ہاتھ میں۔ اُدھر خدا سے لیتے ہیں

marfat.com

اِدھر خدائی میں بانٹتے ہیں۔ آپ نہ خدا ہیں نہ ہی اس سے جدا۔ خدا کی مخلوق ہیں۔ مگر ساری مخلوق سے ممتاز اور ساری مخلوق کے حاکم وسلطان ہیں۔ آپ کی رفعت وعظمت اور آپ کی حیثیت مقدسہ کو خدا ہی جانے۔ آپ ایک رازِ خدا ہیں۔ یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں یعنی ؎

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانے کیا ہو

اسی لیے حضور نے خود فرمایا :

لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَتِیْ غَیْرُ رَبِّیْ ۔

میری حقیقت کو میرا اللہ ہی جانے۔

آمَنَّا وصَدَّقْنَا ہم تو محبوب خدا۔ سِرِّ الٰہ۔ سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مختصر الفاظ میں یہی کہہ سکتے ہیں۔ جو اعلیٰحضرت ہی نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ؎

لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولےٰ کہوں تجھے

marfat.com

جانِ جہاں

جاں ہیں وہ جان کیا نظر آئے　　کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں

حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جانِ دو عالم ہیں جسم میں جان نہ ہو تو جسم بیکار اور مُردہ کہلاتا ہے اسی طرح اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے اور نہ ہوں تو عالم نہ ہوتا نہ رہتا۔ چنانچہ اعلیٰحضرت ہی ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

جان ہمارے جسم میں ایک ہوتی ہے اور ایک ہوتے ہوئے جسم کے ہر عضو میں اور بال بال میں موجود ہوتی ہے۔ جو جان ہاتھ میں ہے۔ وہی پیروں میں بھی ہے اور جو جان کانوں میں ہے وہی آنکھوں میں بھی ہے۔ اسی لیے جسم کے کسی حصّہ کو کوئی تکلیف پہنچے تو جان بے چین ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سارے جہان کی ایک ہی جان ہے۔ اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اہلِ جہاں میں سے کسی کو کوئی تکلیف ہو۔ تو حضور پر وہ شاق گزرتی ہے۔ آیت عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ اس امر پر شاہد ہے کسی عضو کی تکلیف پر ضروری ہے کہ اُس کا جان سے تعلق ہو تب جان کو اس کی تکلیف کا احساس ہوگا۔ اور اگر جسم کا کوئی حصّہ کاٹ کر جسم سے الگ کر دیا جائے تو وہ حصّہ جان سے متعلق نہیں رہتا۔ تو اب اس عضو کو چاہے

marfat.com

کیڑے مکوڑے کھا جائیں تو جان کو علم تو ہو گا۔ مگر پروا نہ ہو گی۔ یونہی جن کا تعلق حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے موجود ہے ان کی ہر تکلیف حضور پر شاق گزرتی ہے۔ اور جو اس جان سے کٹ کر الگ ہو چکے کفار و مرتدین کی طرح۔ ان کو جہنم کی آگ بھی کھا جائے۔ تو سرکار کو اس سے کیا؛ ہاں حضور اپنے غلاموں کے لیے چاہیں گے کہ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔

یہ جان جسم میں موجود ہوتی ہے۔ مگر آج تک جان کو کسی نے دیکھا نہیں۔ چنانچہ مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

تن ز جان و جان زتن مستور نیست
لیک دیدِ جان را دستور نیست

یعنی جسم سے جان اور جان سے جسم پوشیدہ نہیں۔ مگر جان کے دیکھنے کا دستور نہیں یہی وجہ ہے کہ ایک مرتبہ ابولہب کی بیوی ایک پتھر اٹھائے ہوئے اس ارادہ سے کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس سے ماروں گی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر آئی۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر کے ساتھ بیٹھے تھے باوجود سامنے تشریف فرما ہونے کے حضور زوجۂ ابولہب کو نظر نہ آئے۔ اور وہ صدیق اکبر سے پوچھنے لگی۔ کہ تمہارا دوست محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہے؛ صدیق اکبر نے فرمایا یہ میرے پاس تشریف فرما ہیں۔ وہ بولی مجھے تو وہ نظر نہیں آ رہے۔ صدیق اکبر نے فرمایا تجھے نظر آئیں آئیں حضور یہ میرے پاس تشریف فرما ہیں چنانچہ وہ مایوس واپس چلی گئی (جامع المعجزات)

شب ہجرت جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے حضور کے مکان کو گھیر لیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ یٰسین تلاوت فرماتے ہوئے ان میں سے نکل گئے۔ اور حضور کو کوئی نہ دیکھ سکا۔ اور پھر جب حضور مکہ سے پانچ میل دور کوہِ ثور کے غار میں تشریف فرما ہوئے۔ اور قریشِ مکہ آپ کی تلاش میں جب اُس غار تک آ پہنچے۔ تو باوجود

marfat.com

کافی تلاش کے وہ حضور کو دیکھ نہ سکے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ العزیز غار کے گرد کافروں کا حضورؐ کی اسی تلاش کا ذکر فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ غار کے گرد پھرنے والے اور حضور کو دیکھ لینے کی کوشش کرنے والے دشمن ناحق گردِ غار پھر رہے ہیں۔ وہ حضور کو ہرگز دیکھ اور پا نہ سکیں گے۔ اس لیے کہ حضور جان ہیں۔ اور جان کسی کو نظر آجائے ؛ یہ مشکل ہے ؎

جاں ہیں وہ جان کیسا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں

marfat.com

جہنم کے لقمے

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ تھا وعدۂ ازلی!

نہ منکروں کا عبث بدعقیدہ ہونا تھا

اَلْاَشْیَآءُ تُعْرَفُ بِاَضْدَادِھَا کے مطابق کسی چیز کا کمال ظاہر ہونے کے لیے اُس کی ضد کا ہونا ضروری ہے۔ قدرِ صحت کے لیے مرض اور لطفِ حلاوت کے لیے تلخی کا وجود ضروری ہے۔ کسی پہلوان کی شجاعت اور اس کے کمالِ فن کا اظہار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے مقابلہ میں کوئی دوسرا پہلوان اکھاڑے میں نہ اترے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون کو رکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں نمرود کو رکھا۔ اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ابوجہل کو اور خود اپنے دشمن شیطان کو بھی پیدا فرما دیا۔ غور کر لیجئے۔ کہ اگر فرعون نہ ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کا پھٹ جانا، یدِ بیضا اور آپ کے عصا کا سانپ بن جانا کیسے وقوع پذیر ہوتا؟

نمرود نہ ہوتا۔ تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر آتشکدہ نمرود کا باغ و بہار بن جانا وغیرہ معجزات کا ظہور کب ہوتا؟ ابوجہل نہ ہوتا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اک اشارۂ انگشت

marfat.com

سے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا۔ سنگریزوں کا کلمہ پڑھنا اور اسی طرح دیگر کئی معجزات کا اظہار کیسے ہوتا؛ یزید نہ ہوتا تو صبرِ حسین رضی اللہ عنہ کا مظاہرہ کیسے ہوتا؛ اسی معنی میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ کافروں کا وجود بھی مسلمانوں کے لیے ایک نعمت ہے۔ اور وہ یوں کہ کافر سے جہاد کرتے ہوئے مرنے والا شہید اور اُسے مارنے والا غازی ہوتا ہے۔ تو اگر کافر نہ ہوتے تو مسلمانوں میں نہ کوئی شہید ہوتا نہ غازی۔ کافر ہوئے تو مسلمانوں میں غازی بھی ہوئے اور شہید بھی۔

المختصر! خدا نے کوئی چیز بیکار پیدا نہیں فرمائی۔ اسی اصول کے پیشِ نظر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ العزیز نے مذکورہ بالا شعر میں فرمایا ہے ؎

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ تھا وعدۂ ازلی

نہ منکروں کا عبث بدعقیدہ ہونا تھا

یعنی خدا تعالیٰ جو رب العالمین ہے اور ہر ایک کا پیٹ بھرتا ہے۔ اُسے اپنی ایک مخلوق جہنم کا پیٹ بھی بھرنا تھا اسی لیے قرآن میں اس نے یہ وعدہ فرمایا ہے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ یعنی میں ضرور جہنم (کے پیٹ) کو بھروں گا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ جہنم کا پیٹ کن لوگوں سے بھرا جائیگا؛ مردِ مومن تو لقمۂ جہنم بن نہیں سکتا۔ پھر جہنم کا لقمہ کون بنے؛ چنانچہ جہنم کا پیٹ بھرنے کے لیے ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا انکار شروع کر دیا۔ آپ کی ہدایات و ارشادات سے منہ پھیر لیا۔ اور ایسے لوگوں نے حضور کے فضائل سُن سُن کر ہی جلنا شروع کر دیا۔ اور بتا دیا کہ جہنم میں جلنے کے لیے ہمیں موزوں ہیں کہ ہم جلنا خوب جانتے ہیں۔

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ جو بدعقیدگی کے حامل ہیں۔ عبث و بیکار نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی اس حکمت پر مبنی پیدا کیے گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ کا اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے ان سب کو جہنم کے لقمے بنا کر جہنم کا پیٹ بھرنا ہے۔ ان کا ہونا ضروری تھا۔ ورنہ جہنم بھوکا رہ جاتا۔ یہ جس قدر منکرین رسالت اور بدعقیدہ افراد ہیں

marfat.com

یہ سب لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ کے وعدۂ ازلی کی تکمیل کے لیے بدعقیدہ ہوئے ہیں۔ اور یہ جو حضور کی رفعت و عظمت سُن سُن کر جل بھُن جاتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ خدا نے انہیں جہنم کے لقمے بنا کر جہنم کا پیٹ بھرنا ہے۔ سچ فرمایا اعلیٰحضرت نے ؎

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ تھا وعدۂ ازلی
نہ منکروں کا عبث بدعقیدہ ہونا تھا

marfat.com

والدی المعظم فقیہ اعظم حضرت مولانا پیر ابو یوسف محمد شریف

محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ کلام

موسوم بہ

تبرکات

marfat.com

فقیہ اعظم حضرت مولانا ابو یوسف محمد شریف محدث کوٹکوی رحمۃ اللہ علیہ

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔ (متفق علیہ) (مشکوٰۃ شریف ص۴)

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُسے اپنے والدین۔ اولاد تمام رشتہ داروں اور سارے لوگوں سے زیادہ میرے ساتھ محبت نہ ہو گی۔

اس حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ مومن ہونے کے لیے ضروری ہے۔ کہ ماں باپ اولاد اور سارے لوگوں سے بڑھ کر حضور سے محبت ہو گویا ایمان نام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا۔ حفیظ نے خوب لکھا کہ ؎

محمد ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، جان و مال اولاد سے پیارا

اور میں نے لکھا ہے ؎

اطاعت کبریا ہی کی اطاعت مصطفےٰ کی ہے
جسے ایمان کہتے ہیں محبت مصطفےٰ کی ہے

نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ بیشک ضروری ارکان ہیں۔ مگر اس حدیث میں حضور نے

marfat.com

اپنی محبت کو ایمان بتایا ہے۔ اگر کوئی نمازی اور روزہ دار، حاجی یا سخی ہو۔ مگر حضور سے اُسے محبت نہ ہو۔ تو اس کی نماز۔ زکوٰۃ اور اس کا حج و روزہ سب بیکار ہے۔ میں نے لکھا ہے ؎

سرکار کی الفت سے گر دل ہے ترا خالی
اعمال ترے سارے بے کار نظر آئے

اس حدیث کے مطابق والدی المعظم حضرت فقیہ اعظم مولانا پیر ابو یوسف محمد شریف صاحب محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی۔ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ۔ کے مطابق آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کثرت کے ساتھ ذکر فرماتے رہتے۔ اپنے مواعظ میں حضور کے فضائل بیان فرماتے ہوئے حضور کا اسم گرامی لیتے وقت تعظیماً سر جھکا لیتے اور انگوٹھے چوم کر پرنم آنکھوں سے لگا لیتے۔

مدینہ منورہ کا اکثر ذکر فرماتے۔ پہلی مرتبہ جب آپ حج کے لیے گئے تو مدینہ منورہ میں چھ ماہ قیام فرمایا۔ یہ دور مبارک ترکیوں کا تھا۔ نجدیوں کا نہ تھا۔ اپنے قیام مدینہ منورہ کی ایمان افروز باتیں سنایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ترکیوں کو حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا پیار تھا۔ تعمیر مسجد نبوی ان کے پیار و محبت کی شاہد ہے مواجہہ شریف کی سنہری جالی میں درود و سلام میں یا رسول اللہ لکھنا۔ اور روضہ مقدسہ کی پیشانی پر آیت وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور حدیث مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ کا لکھنا۔ اور حضور کے آثار مقدسہ کا تحفظ یہ سب کچھ ترکیوں کے حُسنِ عقیدت کا مظاہرہ ہے۔ مسجد شریف کی قبلہ رُخ کی ساری دیوار پر جلی حرف سے لکھے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی زائر کی روح کو وجد میں لے آتے ہیں ؎

؎ حاشیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

marfat.com

فرماتے تھے۔ حکومت ترکیہ کے آرڈر کے مطابق گورنر مدینہ نے مدینہ منورہ میں جتنی تعداد میں کتے ہیں۔ ان کتوں کی تعداد رجسٹر میں درج کر رکھی ہے۔ اور ان کا سرکاری وظیفہ مقرر کر رکھا ہے۔ والدی المعظم رحمۃ اللہ علیہ دو مرتبہ حج کے لیے گئے ہیں۔ پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں چھ ماہ قیام فرمایا۔ اسی دوران میں حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی شرف ملاقات حاصل فرمایا۔ فرماتے تھے۔ کہ ایک دن میں بارگاہ نبوی میں سلام عرض کرنے باب السلام میں داخل ہوا۔ تو ایک نہایت وجیہ اور نورانی چہرہ سفید ریش والے بزرگ روضہ شریف سے دور دوزانو اور چہرہ جھکائے ہوئے بیٹھے نظر آئے۔ ان کی نورانی صورت نے مجھے اُن کا گرویدہ کر دیا۔ میں نے کسی سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں۔ تو معلوم ہوا۔ یہ حضرت علامہ یوسف نبہانی ہیں۔ میں بھی ان کے پاس دوزانو بیٹھ گیا۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے میری طرف توجہ فرمائی۔ تو میں نے عرض کیا۔ حضور میں آپ سے غائبانہ متعارف ہوں میرے پاس آپ کی جملہ کتابیں حجۃ اللہ علی العالمین، جواہر البحار، استغاثۃ الخلق وغیرہا موجود ہیں۔ اور میں نے پڑھی ہیں انہوں نے جب سنا تو بڑی شفقت سے مجھ سے مخاطب ہوئے۔ اور میرا وطن پوچھا میں نے بتایا۔ اور پھر بڑے ادب سے میں نے پوچھا۔ کہ حضور! روضہ شریف سے آپ اتنی دور کیوں بیٹھے ہیں؟ تو روتے ہوئے فرمانے لگے۔ میں اس قابل نہیں کہ حضور کے قریب

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:

ٹ افسوس کہ اب نجدیوں نے روضہ شریف کی پیشانی پر آیت لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ لکھ دیا ہے۔ قرآن میں تحریف ممکن نہیں ورنہ نجدی اس آیت کو قرآن سے بھی نکال دیں حدیث مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کو بھی مٹا دیا ہے۔ سنہری جالیوں میں "یا" کو بھی مٹا دیا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ یا کے دو نقطے تاحال موجود اور نجدیوں کی اس حرکت پر نکتہ چیں ہیں۔

marfat.com

جاؤں۔ اللہ اکبر! والد ماجد علیہ الرحمۃ فرماتے تھے ان کی یہ تواضع دیکھ کر میں بھی رونے لگا۔ پھر اکثر ان سے ملاقات ہونے لگی۔ اور والد ماجد علیہ الرحمۃ کو انہوں نے حدیث کی سند عطا فرمائی۔ نجدیوں نے حضرت علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ کی جملہ کتابوں کو اپنی مملکت میں ممنوع قرار دے رکھا ہے عجیب توحید ہے ان نجدیوں کی۔ کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے بازاروں میں ہندوستان کے ایمان افروز فلمی رسالے اور فحش لٹریچر عام نظر آتا ہے اور علامہ نبہانی کی افروز کتابیں۔ دلائل الخیرات اور کنز الایمان کا داخلہ ممنوع ہے۔

نجدیوں نے جب مزارات مقدسہ کو ڈھایا۔ تو والدی المعظم نے "اباحۃ السلف النبا علیٰ قبور المشائخ والعلماء" کے نام سے ایک محققانہ کتاب لکھی جس میں ثابت کیا کہ بزرگانِ دین کے مزارات پر قبے بنانا جائز اور ان کو گرانا ناجائز ہے۔ اس علمی کتاب پر حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریظ لکھی پھر ایک اور کتاب "آنحضرت کی نجدیوں سے نفرت" لکھی اور ثابت کیا کہ یہی بدنصیب نجدی ہیں جن سے حضور کو سخت نفرت تھی اور حضور نے ان کے لیے دعا نہیں کی۔

الغرض والدی المعظم حضرت فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ کو مدینہ منورہ سے بیحد پیار تھا۔ اور مدینہ منورہ کی حاضری کے لیے بیقرار رہتے تھے۔ آپ نے چند نعتیں لکھیں۔ اور ان میں اپنی اسی بیقراری کا اظہار کیا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر پیار تھا کہ حضور کا ذکر کرتے وقت آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ چنانچہ اپنی فارسی نعت میں عرض کرتے ہیں ؎

زشوقت ایں حزیں بیمار تا کے — ز ہجرت چشم من خونبار تا کے

اردو نعت میں عرض کرتے ہیں ؎

عارضِ گلرنگ دکھلائیں ہمیں — ہجر میں کب تک رہیں ناچار ہم

دوسری جگہ کہتے ہیں ؎

ہجر نبی میں یارب دل کو ہے بیقراری — سینہ میں سوز پنہاں آنکھوں سے اشک جاری

marfat.com

پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرما کر قدموں میں بلا لیا۔ تو شکریہ زیارت کے عنوان سے لکھا ؎

شکر خدا کہ پوری ہوئی دل کی آرزو　　بیٹھے جناب سرورِ عالم کے روبرو

عرصہ دراز ہوا میں نے ایک نعت لکھی تھی:

عشقِ حبیبِ کبریا سے ہے جو دل بسا ہوا
سامنے اس کے اوج کے ہے یہ فلک جھکا ہوا

یہ میرا نعت لکھنے کا ابتدائی دور تھا اس نعت کا مقطع یہ تھا:

صبح و مسا مرے خدا ہے یہ بشیر کی دُعا
در ہو ترے حبیب کا سر ہو مرا جُھکا ہُوا

والد ماجد علیہ الرحمۃ مجھ سے یہ نعت سُن کر بہت خوش ہوئے۔ بالخصوص مقطع کو بہت پسند فرمایا اور پھر خود گنگنانے لگے:

صبح و مسا مرے خدا ہے یہ شریف کی دُعا
در ہو ترے حبیب کا سر ہو مرا جھکا ہوا

فرماتے تھے تم نے میرے دل کی ترجمانی کی ہے۔

اس مجموعہ میں حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ کی نعتیں بھی تبرکات کے عنوان سے شائع کی جا رہی ہیں۔

ابو النور محمد بشیر

marfat.com

حمد و نعت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ خَالِقُ الْاِنْسَانِ
وَالشُّکْرُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ غَافِرُ الْعِصْیَانِ
وَالصَّلٰوۃُ عَلَی الَّذِیْ هُوَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
وَهُوَ الشَّفِیْعُ لِکُلِّ مَنْ هُوَ وَقَعَ فِی الْخُسْرَانِ
اَلَّذِیْ لَوْلَاہُ مَا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی
کَلَّا وَمَا خُلِقَ الْوَرٰی وَهُوَ رَفِیْعُ الشَّانِ
اَلَّذِیْ شَهِدَ الْحُصَاۃُ بِصِدْقِہٖ فِیْ کَفِّہٖ
بَایَعَ الْاَصْحَابُ مَعَہٗ بَیْعَۃَ الرِّضْوَانِ
اِسْمَعُوْا مَا قُلْتُ فِیْ مَدْحِ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی
وَاَنَا الشَّرِیْفُ الْمَادِحُ یَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ

marfat.com

زہجرت چشمِ من خونبار تا کے

رسول اللہ بسیں محرومیِ ما — زرحمت کن نظر برشومئے ما
زشوقت ایں حزیں بیمار تا کے — زہجرت چشمِ من خونبار تا کے
بیا بالطف احسانیکہ داری — کنم تا کے چنیں فریاد وزاری
برفت از خاطرِ زارے قرارے — شب و روز است زاری کار و بارے
بسوزِ ہجرِ تو بیمار گشتم — بسے حیران و بس لاچار گشتم
زمدت آرزوئے وصل دارم — شب و روز اندریں خواہش گذارم
خوشا وقتیکہ در خوابم بیائی — جمالِ پر ضیا بامن نمائی
زہے قسمت کہ در خوابت ببینم — زبستان جمالت گل بہ چینم
مرا آزارِ عشقت شد پدیدار — علاجے نیست الّا وصل و دیدار
نجی شد نوح از طوفاں طفیلت — خلیل از نار شد خنداں طفیلت

marfat.com

بمعراجت براقِ برق رفتار — گذشت از گنبدِ گردونِ دوّار

نہ باشد دور از بندہ نوازی — کہ روزے مرحمت برما بسازی

بدارم چشم از لطفت کہ روزے — نجاتے یابم از ہجران وسوزے

شوم گر فائز الخدمت بہ نیساں — کنم جاروبِ درگاہت بمژگاں

مرا سرمہ نیست از محشر کہ دارم — پناہِ مصطفٰے برحالِ زارم

شریفا خواندۂ لَا تَقْنَطُوا را

تو یابی از خدا ایں آرزو را

marfat.com

بخشش کے واسطے ہے کافی ترا اشارا

اے سیّدِ دو عالم فخرِ رسل خدارا
بلوائیے مدینہ تجھ بن نہیں گذارا

فرقت میں عمر گزری محروم مر چلا ہوں
سینہ مرا ہے بریاں دل ہے مرا دوپارا

جس آدمی کے دل میں الفت نہیں ہے تیری
وہ آدمی نہیں ہے حیوان ہے نکارا

شکرِ خدا کہ حق نے اُمّت تری بنایا
بخشش کے واسطے ہے کافی ترا اشارا

منکر نکیر آکر پوچھیں گے قبر میں جب
فی النور نام لوں گا اُس وقت میں تمہارا

marfat.com

میں نے تری محبّت مدّت تلک چھپائی

"دردا کہ رازِ پنہاں خواہد شد آشکارا"

نکلوں گا ہند سے میں ملکِ عرب کی جانب

فرقت میں اتنی دوری مجھ کو نہیں گوارا

زاہد ہے کوئی اور ہے تقویٰ پہ کوئی نازاں

پر اس شریف عاصی کو ہے ترا سہارا

marfat.com

مجھ کو مدینے لے چل کر دُور بیقراری

ہجر نبی میں یارب دل کو ہے بے قراری
سینہ میں سوز پنہاں آنکھوں سے اشک جاری

روضہ کے پاس جاکر قدموں میں سر کو رکھ کر
دردِ دلی سُنا کر چاہوں گا غمگساری

فرقت میں حال میرا اب ہو گیا ہے خستہ
کس کو سُناؤں جاکر اپنی یہ گریہ زاری

ہر سال اہل قسمت حاصل کریں زیارت
افسوس میری قسمت کرتی نہیں ہے یاری

marfat.com

کب تک رہوں گا سہتا میں ہجر کی مصیبت
اب صبر بھی ہے مشکل گزری ہے عمر ساری
عاجز شریف ہر دم کرتا یہی دُعا ہے
مجھ کو مدینے لے چل کر دور بیقراری

marfat.com

ہجر میں کب تک رہیں ناچار ہم

کس طرح ہوں بحرِ غم سے پار ہم
عشق میں احمد کے ہیں سرشار ہم

یا رسول اللہ مدد کو آیئے
اب تو ہیں حضرت بہت لاچار ہم

رحمۃ للعلمینی یا رسول !
رحم کر ہیں بیکس و بے یار ہم

تیری الفت کے سوا رکھتے نہیں
کاروبارِ دہر سے کچھ کار ہم

میرے دل پہ نقش ہے نامِ رسول
رکھتے ہیں ہر دم یہی تکرار ہم

جس کے دِل میں اُلفتِ احمد نہ ہو
اس سے سو سو بار ہیں بیزار ہم

عارضِ گلرنگ دکھلائیں ہمیں
ہجر میں کب تک رہیں ناچار ہم

قالبِ بے جاں پڑا ہوں ہند میں
میرے مولا ہوں گے کب رُوبار ہم

اپنے دل میں اور کچھ رکھتے نہیں
غیرِ حُبِّ احمدِ مختار ہم

جان و دل قرباں کریں اس جان پر
خواب میں پائیں اگر دیدار ہم

marfat.com

مجھ کو صحت کی ضرورت ہی نہیں
عشق میں حضرت کے ہیں بیمار ہم

روئے حضرت کا تصوّر دل میں ہے
پائیں گے اس شغل سے دیدار ہم

ہم غلامانِ نبی ہیں اے شریف
فکر کیا ہے گرچہ ہیں بدکار ہم

marfat.com

محشر میں ہم تو شوق سے نعتیں سنائیں گے

یارب مدینہ پاک کبھی ہم بھی جائیں گے
مدت کی آرزو کو کبھی ہم بھی پائیں گے

یُوں تو تمام عُمر کٹی ہے فراق میں
جب جائیں گے تو حالِ دل اپنا سنائیں گے

زخمِ جگر فراق میں کھلتا ہے دن بدن
خاکِ درِ رسول کا مرہم لگائیں گے

ہے آرزو کہ روضۂ اطہر کو دیکھ کر
آنکھیں ملیں گے چومیں گے سر اٹھائیں گے

سمجھیں گے ہم کو مل گئی باغ و بہار خلد
جب ہم پہنچ مدینۂ انور میں جائیں گے

marfat.com

محشر کے دن کا دل میں مرے کچھ خطر نہیں
محشر میں ہم تو شوق سے نعتیں سنائیں گے

جب سے ہمارے دل میں محبت حضور کی ہے
حضرت کے ساتھ ہم بھی تو جنت میں جائیں گے

طائر بنا کے جلد اُڑا یا خُدا ہمیں
کب تک فراق و ہجر میں ہم دِل جلائیں گے

دن رات ہے شریف کی وردِ زباں یہی
یا رب مدینہ پاک کبھی ہم بھی جائیں گے

marfat.com

مدد کو آیئے یا مصطفٰے خدا کے لیے

صبا مدینے کو اب جا ذرا خدا کے لیے
مرا یہ حال نبی کو سُنا خدا کے لیے

ہو مجھ پہ رحم حبیبِ خدا، خدا کے لیے
گناہ جتنے ہیں میرے مٹا خدا کے لیے

طبیبِ خستہ دلاں تو ہے یا رسول اللہ
میں خستہ دل ہوں مری کر دوا خدا کے لیے

تو آفتابِ جہاں ہے نہاں رہے کیوں کر
مدینہ طیبہ سے باہر آ خُدا کے لیے

تو اپنی اُمّتِ عاصی کی لے خبر جلدی
قبول کر یہ مری التجا خدا کے لیے

گنہ کا بار ہے گردن پہ تھک گیا ہوں میں
مدد کو آیئے یا مصطفٰے خُدا کے لیے

marfat.com

سفید آنکھیں ہوئی ہیں مری بہت رو کر
تو اپنی خاک کا سُرمہ لگا خدا کے لیے

اگرچہ حالتِ یقظہ میں میں رہا محروم
جمال خواب میں آکر دکھا خدا کے لیے

تو اپنے چہرہ سے ظلمت کی شام روشن کر
جہان سارے کو کر پُر ضیا خدا کے لیے

ترے فراق میں دن رات میں تڑپتا ہُوں
یہ آگ ہجر کی مولا بجھا خُدا کے لیے

تو اپنے فضل و عنایت سے کر کرم مجھ پر
نہ دیکھ تو مرے جُرم و خطا خدا کے لیے

نہیں شریف کا تیرے سوا کوئی حامی
بروزِ حشر مدد کے لیے آ خدا کے لیے

marfat.com

مجھے میرا آقا ملا دے الٰہی

مدینے کی بستی دکھا دے الٰہی
مرے دل کی حسرت مٹا دے الٰہی

مجھے لطف جینے کا آتا نہیں ہے
محمدؐ کا روضہ دکھا دے الٰہی

مجھے اُس کی الفت نے سب کچھ بھلایا
تو فضل و کرم سے ملا دے الٰہی

مری جان غم میں نہایت ہے مضطر
تو اس غم سے مجھ کو چھڑا دے الٰہی

مرق بے کسی پر ہو رحمت تمہاری
جُدائی کا پردہ اُٹھا دے الٰہی

فراق نبی میں ہُوا دل دو پارا
مرے دل پہ مرہم لگا دے الٰہی

marfat.com

میں ہوں بندہ اس کا وہ ہے میرا آقا　　مجھے میرا آقا ملا دے الٰہی
گدائی مدینہ کی بہتر ہے مجھ کو　　تو طیبہ کا کوچہ دکھا دے الٰہی
شریفِ گنہ گار کی ہے تمنا
مدینے کی بستی دکھا دے الٰہی

marfat.com

نبیؐ کا قیامت میں دیدار ہوگا

جو عشقِ محمدؐ میں بیمار ہوگا
وہی روزِ محشر میں سردار ہوگا

محبِ نبی بخشا جائے گا بیشک
اگرچہ وہ کیسا گنہ گار ہوگا

نہیں جس کے دل میں محبت نبی کی
وہ دنیا میں بھی دربدر خوار ہوگا

قیامت کے دن کا بھلا خوف کیوں ہو
نبی جبکہ اُمت کا غم خوار ہوگا

نبی اپنی اُمت کو چھڑوا ہی لیں گے
اگرچہ گناہوں کا انبار ہوگا

قیامت کا خواہاں ہوں جب سے سنا ہے
نبی کا قیامت میں دیدار ہوگا

تمنائے دیدار میں مر چکا ہوں
کوئی مجھ سا محروم و نادار ہوگا

فراقِ نبی میں ہوا حال ابتر
مرا ہجر میں جینا دشوار ہوگا

marfat.com

کرے گر کوئی ٹکڑے ٹکڑے بدن کے
محبت تری سے نہ انکار ہو گا

نکل جاؤں گا میں مدینے کو اک دِن
مرا ہند میں رہنا دشوار ہو گا

شریف اپنے آقا کا دامن نہ چھوڑو
مصیبت میں وہ حامی و یار ہو گا

marfat.com

نگاہیں خلق کی اُٹھتی ہیں مجھ پر اُنگلیاں ہو کر

الٰہی یہ تمنا ہے رہوں میں بے نشاں ہو کر
شہیدِ عشق ہو جاؤں نبی کا نعت خواں ہو کر

مرے اشعار سادہ ہیں تخیّل شاعرانہ ہے
اُڑائے مضحکہ کوئی نہ شاعر خوش بیاں ہو کر

مرے دل میں رسولِ ہاشمی کا عشق پنہاں ہے
یہی سودا رہا طفلی میں اور پیرِ جواں ہو کر

نہاں تھا مدتوں سے دِل میں عشقِ احمدِ مرسل
مری پردہ دری کی چشمِ تر نے خوں فشاں ہو کر

میری بدقسمتی دیکھو کہ جن پر دل سے شیدا ہُوں
نظر آتے نہیں مجھ کو وہ عالم میں عیاں ہو کر

marfat.com

مجھے عشقِ رسول اللہ نے گھائل کر دیا ایسا

تڑپتا ہوں مثالِ مرغِ بسمل نیم جاں ہو کر

مزارِ پاک کے بوسے لیے جا کر مدینے میں

سنائی دردِ دل کی داستاں خود ترجماں ہو کر

نہ آیا صبر پھر بھی اس دلِ مضطر کو اک ذرّہ

رہا ویسے ہی نالاں روبرو ئے آستاں ہو کر

میں عاشق ہُوں رسول اللہ کا ایسا زمانہ میں

نگاہیں خلق کی اُٹھتی ہیں مجھ پر اُنگلیاں ہو کر

کوئی کہہ دے شریفِ زار سے تم کیوں ہراساں ہو

چھڑائیں گے تجھے سرورِ شفیعِ عاصیاں ہو کر

marfat.com

شکریہ زیارت

شُکرِ خدا کہ پوری ہوئی دل کی آرزو
بیٹھے جناب سرورِ عالم کے رو برو

شُکرِ خدا حضور سے طلبی ہوئی مری
پھرتے رہے خوشی سے مدینے میں کو بکو

لاکھوں ہزار شُکر ہے پروردگار کا
دیکھے رسولِ پاک کے انوار سُو بسُو

ہم کون تھے کہ ہم کو یہ دولت ہوئی نصیب
دنیا کے بادشاہوں کو ہے جس کی جُستجو

اپنے کرم سے حق نے دکھایا یہ دن ہمیں
ورنہ کہاں مدینہ کہاں یہ سیاہ رو

marfat.com

صد شکر ہے کہ نعمتِ عظمیٰ ہمیں ملی
جس کے لیے ہمارے دلوں میں تھی بیکلی

بالی پکڑ کے ہم نے نکالے دلی بخار
شرمِ گنہ سے آنکھیں ہماری تھیں اشکبار

رو رو کے سب حضور سے حالِ دلی کہا
ہم پر ہوئے حضور کے الطاف بے شمار

ہر روز بارگاہ میں آتے تھے ہم غریب
ہر روز تھی سلام کی مسجد میں اک بہار

بعد از نماز روضۂ انور کے سامنے
ہوتی تھی ذوق و شوق سے صلوٰۃ کی پکار

پھر بیٹھ کے حضور کے روضہ کے سامنے
گردن جھکا کے عرض سناتے تھے بار بار

صدیق کی جناب میں کہتے تھے ہم سلام
بوبکر ہیں حضورِ معظم کے یارِ غار

marfat.com

پھر حضرتِ عُمر کو سناتے تھے حالِ دل
کیسا خوشی کا وقت تھا کیسی تھی اِک بہار

عثمانِ پاک سے ملے جا کر بقیع میں
دیکھا وہاں امامِ حسن کا بھی ہے مزار

دیکھا بقیع میں ہے جو روضہ بتول کا
ابنِ رسول کے بھی ہے روضہ کی واں بہار

دیکھا مزارِ پاک حلیمہ کا بھی وہاں
پالا ہے جس نے دودھ سے سرکارِ دو جہاں

marfat.com

بوقت حاضری دربار مدینہ

بہت در در پھرے اب آپکے در پر ہم آئے ہیں
دلِ بریاں ستم دیدہ کو نذرانے میں لائے ہیں

بہت مدت سے تھے مشتاق ہم تیری زیارت کے
تری فرقت میں اے مولیٰ بہت صدمے اُٹھائے ہیں

بحمداللہ تمنائے دلی پوری ہوئی ہے آج!
مقابل روئے انور ہم نے ڈیرے آجمائے ہیں

ترے دربار میں مولا سوالی بن کے آئے ھم
گناہوں کی ندامت سے یہ گردن ہم جُھکائے ہیں

بہت انبار ہیں سر پر گناہوں کے مرے مولا
گنہ کے بخشوانے کو ترے دربار آئے ہیں

marfat.com

ترے رستے میں جانبازوں نے جو تکلیف دیکھی ہے
ہزاروں نعمتوں سے بڑھ کے اس کے لُطف پائے ہیں
جہازوں کی جو تھی تکلیف وہ بھی عین راحت تھی
محبّت کے مزے میں بدّوؤں سے دکھ اُٹھائے ہیں
ترے روضہ کے زائر کو شفاعت کا یقیں آیا
خبر مَن زَارَ قَبْرِی سے یہ معنی ہم نے پائے ہیں
شریفِ خستہ دل کو محو رکھنا اپنی اُلفت میں
یہی ہے آرزو اس کے سُنانے کو ہم آئے ہیں

marfat.com

شرح صحیح مسلم (۷ جلد)

تصنیف:
علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی ۳۵

اس صدی کی بہترین شرح جس میں عصر حاضر کے جدید مسائل کا محققانہ حل پیش کیا گیا ہے۔

● ——— یہ شرح قارئین کو دوسری شرحوں سے بے نیاز کر دے گی۔

اشعۃ اللمعات (۷ جلد)

شرح مشکوٰۃ

تصنیف منیف:
عارف باللہ شیخ محقق حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و حواشی
حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی مدظلہ العالی
علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

بخاری شریف مترجم (۳ جلد)

امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری

سنن نسائی مترجم (۳ جلد)

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ مولانا دوست محمد شاکر و مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری

جامع ترمذی مترجم مع شمائل ترمذی (۲ جلد)

محدث جلیل امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی

مشکوٰۃ شریف مترجم (۳ جلد)

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ
مترجم فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری

سنن ابن ماجہ مترجم (۲ جلد)

امام حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم: مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری

طحاوی شریف (اردو) مترجم (سیٹ چار جلد پر مشتمل) مع خلاصہ مضامین

محدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ
مترجم: علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین
تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی شارح مسلم شریف

سنن ابوداؤد شریف مترجم

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ (۳ جلد)
مترجم: مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری

ریاض الصالحین مترجم (۲ جلد)

شیخ الاسلام ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی
مترجم: مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ
تقدیم: محمد عبدالحکیم شرف قادری

فرید بک سٹال ◎ ۳۸۔ اردو بازار ◎ لاہور ۲

فون ۷۳۱۲۱۷۳ / ۷۲۲۴۰۹۹

marfat.com

تصانیف الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب

واعظ (۴ جلد)

- خطبات (۲ جلد)
- مفید الواعظین
- شیطان کی حکایات
- سنی علماء کی حکایات
- عجائب الحیوانات
- آنا جانا نور کا (میلاد نامہ معراج نامہ)
- فقہ الفقیہ
- نماز حنفی مدلل

سچی حکایات (۵ جلد)

- خطیب
- دیوبندی علماء کی حکایات
- عورتوں کی حکایات
- مثنوی کی حکایات
- جبرئیل کی حکایات
- دلائل المسائل
- جامع المعجزات
- جبلِ نور

فرید بک سٹال
۳۸۔ اردو بازار، لاہور
فون: ۳۱۲۱۷۳-۷۲۲۴۸۹۹